# حرص







مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
MC 1286

المدینۃ العلمیۃ
(دعوتِ اسلامی)
شعبہ اصلاحی کتب

# حرص

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اِصلاحی کتب)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط


نام کتاب: حرص

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اِصلاحی کتب)

طباعتِ اول: جُمَادی الاُخریٰ ۱۴۳۳ھ مئی 2012ء

طباعتِ دوم: محرم الحرام ۱۴۳۴ھ دسمبر 2012ء تعداد: 15000

طباعتِ سوم: ربیع الثانی ۱۴۳۴ھ مارچ 2013ء تعداد: 15000

ناشِر: مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ باب المدینہ (کراچی)


# تصدیق نامہ

تاریخ: ۲۲ جُمَادی الاُخریٰ ۱۴۳۳ھ حوالہ: ۱۷۸

الحمد للّٰہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وعلی الہ واصحا بہ اجمعین

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب

''حرص''

(مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پرمجلسِ تفتیشِ کتب ورسائل کی جانب سے نظرِ ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اخلاقیات، فقہی مسائل اور عربی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کرلیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پرنہیں۔

مجلس تفتیشِ کتب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

14 - 05 - 2012




E.mail:ilmia@dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

# ''قناعت میں عظمت ہے'' کے چودہ حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ''14 نیّتیں''

**فرمانِ مصطفٰی** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: **نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ** o مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔(المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث:۵۹۴۲، ج۶،ص۱۸۵)

**دومَدَنی پھول:** ﴿۱﴾ بغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

﴿۲﴾ جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

اس کتاب کو پڑھنے سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کر لیجئے ،مثلاً{1} ہر بار حمد و {2}صلوٰۃ اور{3} تعوُّ ذ و{4}تَسمِیہ سے آغاز کروں گا۔(اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی دوعَرَ بی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہوجائے گا)۔ {5}حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضُو اور {6}قِبلہ رُو مُطالَعَہ کروں گا{7} قرآنی آیات اور {8}اَحادیثِ مبارَکہ کی زِیارت کروں گا{9} جہاں جہاں ''اللّٰہ'' کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور{10} جہاں جہاں ''سرکار'' کا اِسمِ مبارَک آئے گا وہاں صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھوں گا۔{11} شَرْعی مسائل سیکھوں گا۔{12}اگر کوئی بات سمجھ نہ آئی تو علماء سے پوچھ لوں گا{13} دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی تر غیب دلاؤں گا۔{14} کتابت وغیرہ میں شَرْعی غَلَطی ملی تو ناشِرین کوتحریری طور پرمُطَّلع کروں گا(مصنّف یا ناشِرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرْف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

# المدینۃ العلمیۃ

از: بانیٔ دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للّٰہ علٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم

تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن وخوبی سرانجام دینے کے لئے متعدِّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ''المدینۃ العلمیۃ'' بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء و مُفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اِشاعتی کام کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ (۲) شعبۂ درسی کُتُب

(۳) شعبۂ اصلاحی کُتُب (۴) شعبۂ تراجمِ کتب

(۵) شعبۂ تفتیشِ کُتُب (۶) شعبۂ تخریج

''المدینۃ العلمیۃ'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین و

مِلَّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر و بَرَکت، حضرتِ علاّمہ مولیٰنا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسْع سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے ۔تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاوُن فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ''**دعوتِ اسلامی**'' کی تمام مجالس بَشُمُول ''**المدینۃ العلمیۃ**'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

**اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

## عرش کے سائے میں ہوگا

**سَرْوَرِ کائنات**، شاہِ موجودات، مَحْبوبِ ربِّ الْارضِ وَالسَّمٰوٰت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: قِیامت کے روز اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سِوا کوئی سایہ نہیں ہوگا، تین شخص اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ عرض کی گئی: **یارسولَ اللّٰہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: **(1)** وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے **(2)** میری **سُنّت** کو زِندہ کرنے والا **(3)** مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھنے والا۔

(البدور السافرۃ فی امور الاخرۃ للسیوطی ص ۱۳۱ حدیث ۳۶۶)

یا الٰہی گرمیٔ محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

(حدائقِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## سونے کا انڈہ دینے والی ناگن

حضرتِ سیِّدنا عبدالرحمٰن بن علی جوزی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی نے **''عُیُونُ الحکایات''** میں ایک دلچسپ سبق آموز حکایت نَقْل کی ہے کہ کسی گھر میں ایک عجیب وغریب ناگن رہتی تھی جو روزانہ سونے کا ایک انڈا دیا کرتی۔ گھر کا مالک مُفْت کی

دولت ملنے پر بہت خوش تھا۔اُس نے گھر والوں کو تاکید کر رکھی تھی کہ وہ یہ بات کسی کو نہ بتائیں۔کئی ماہ تک یہ سلسلہ یونہی چلتا رہا۔ایک دن ناگن اپنے بِل سے نکلی اور اُن کی بکری کو ڈَس لیا۔اس کا زہر ایسا جان لیوا تھا کہ دیکھتے ہی دیکھتے بکری کی موت واقع ہوگئی۔یہ دیکھ کر گھر والوں کو بڑا طیش آیا اور وہ ناگن کو ڈھونڈنے لگے تاکہ اسے مار سکیں مگر اس شخص نے یہ کہہ کر انہیں ٹھنڈا کر دیا کہ ''ہمیں ناگن سے ملنے والے سونے کے انڈے کا نفع بکری کی قیمت سے کہیں زیادہ ہے، لہٰذا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔'' کچھ عرصہ بعد ناگن نے ان کے پالتو گدھے کو ڈَس لیا جو فوراً مر گیا۔اب تو وہ شخص بھی سَخت گھبرایا مگر لالچ کے مارے اس نے فوراً خود پر قابو پالیا اور کہنے لگا: ''اس نے آج ہمارا دوسرا جانور مار ڈالا ،خیر کوئی بات نہیں ،اس نے کسی انسان کو تو نقصان نہیں پہنچایا۔'' گھر والے چُپ ہو رہے۔اس کے بعد دو سال کا عرصہ گزر گیا مگر ناگن نے کسی کو نہیں ڈسا، اہلِ خانہ بھی اپنے جانوروں کے نقصان کو بھول گئے۔پھر ایک دن ناگن نے اُن کے غُلام کو ڈَس لیا۔اس بے چارے نے مدد کے لئے اپنے مالک کو پکارا، مگر اِس سے پہلے کہ مالک اُس تک پہنچتا، زہر کی وجہ سے غلام کا جِسْم پھٹ چکا تھا۔اب وہ شخص پریشان ہو کر کہنے لگا: ''اس ناگن کا زہر تو بہت خطرناک ہے، اس نے جس جس کو ڈَسا وہ فوراً موت کے گھاٹ اُتر گیا، اب کہیں یہ میرے گھر والوں میں سے کسی کو نہ ڈَس لے۔'' کئی دن اسی پریشانی میں گزر گئے کہ اِس ناگن کا کیا کِیا جائے! دولت کی حِرص نے ایک بار پھر اس شخص کی آنکھوں پر پٹّی باندھ دی اور اس نے یہ کہہ

کر اپنے گھر والوں کو مطمئن کر دیا: ’’اگر چہ اس ناگن کی وجہ سے ہمیں نقصان ہو رہا ہے مگر سونے کے انڈے بھی تو ملتے ہیں، لہٰذا ہمیں زیادہ پریشان نہیں ہونا چاہیے۔‘‘

کچھ ہی دنوں بعد ناگن نے اس کے بیٹے کو ڈَس لیا۔ فوراً طبیب کو بلایا گیا لیکن وہ بھی کچھ نہ کر سکا اور اس کی موت واقع ہوگئی۔ جوان بیٹے کی موت میاں بیوی پر بجلی بن کر گری اور وہ شخص غضبناک ہو کر کہنے لگا: ’’اب میں اس ناگن کو زندہ نہیں چھوڑوں گا۔‘‘ مگر وہ اُن کے ہاتھ نہ آئی۔ جب کافی عرصہ گزر گیا تو سونے کا انڈہ نہ ملنے کی وجہ سے ان کی لالچی طبیعت میں بے چینی ہونے لگی، چنانچہ دونوں میاں بیوی ناگن کے بِل کے پاس آئے، وہاں کی صفائی کی اور دُھونی دے کر خوشبو مہکائی، یوں ناگن کو صُلح کا پیغام دیا گیا۔ حیرت انگیز طور پر وہ واپس آگئی اور انہیں پھر سے سونے کا انڈا ملنے لگا۔ مال و دولت کی حِرص نے انہیں اندھا کر دیا اور وہ اپنے بیٹے اور غلام کی موت کو بھی بھول گئے۔ پھر ایک دن ناگن نے اس کی زوجہ کو سوتے میں ڈَس لیا، تھوڑی ہی دیر میں اس نے بھی تڑپ تڑپ کر جان دے دی۔ اب وہ لالچی شخص اکیلا رہ گیا تو اس نے ناگن والی بات اپنے بھائیوں اور دوستوں کو بتا ہی دی۔ سب نے یہی مشورہ دیا: ’’تم نے بہت بڑی غلطی کی، اب بھی وَقت ہے سنبھل جاؤ اور جتنی جلدی ہو سکے اس خطرناک ناگن کو مار ڈالو۔‘‘ اپنے گھر آکر وہ شخص ناگن کو مارنے کے لئے گھات لگا کر بیٹھ گیا۔ اچانک اُسے ناگن کے بِل کے قریب ایک قیمتی موتی نظر آیا جسے دیکھ کر اس کی لالچی طبیعت خوش ہوگئی۔ دولت کی ہَوَس نے اسے سب کچھ بھلا دیا، وہ کہنے لگا: ’’وَقت طبیعتوں کو بدل

دیتا ہے، یقیناً اس ناگن کی طبیعت بھی بدل گئی ہوگی کہ جس طرح یہ سونے کے انڈوں کے بجائے اب موتی دینے لگی ہے، اسی طرح اس کا زہر بھی ختم ہو گیا ہوگا، چُنانچِہ اب مجھے اس سے کوئی خطرہ نہیں۔'' یہ سوچ کر اس نے ناگن کو مارنے کا اِرادہ ترک کر دیا۔ روزانہ ایک قیمتی موتی ملنے پر وہ لالچی شخص بہت خوش رہنے لگا اور ناگن کی پرانی دھوکہ بازی کو بھول گیا۔ ایک دن اس نے سارا سونا اور موتی برتن میں ڈالے اور اس پر سر رکھ کر سو گیا۔ اسی رات ناگن نے اُسے بھی ڈَس لیا۔ جب اس کی چیخیں بلند ہوئیں تو آس پاس کے لوگ بھاگم بھاگ وہاں پہنچے اور اس سے کہنے لگے: ''تم نے اسے مارنے میں سُستی کی اور لالچ میں آ کر اپنی جان داؤ پر لگا دی!'' لالچی شخص شرم کے مارے کچھ نہ بول سکا، سونے سے بھرا ہوا برتن اپنے رشتے داروں اور دوستوں کے حوالے کیا اور کراہتے ہوئے بڑی مشکل سے کہا: ''آج کے دن میرے نزدیک اس مال کی کوئی قدر و قیمت نہیں کیونکہ اب یہ دوسروں کا ہو جائے گا اور میں خالی ہاتھ اس دنیا سے چلا جاؤں گا۔'' کچھ ہی دیر میں اُس کا اِنتقال ہو گیا۔

(عیون الحکایات، الحکایۃ الثامنۃ بعد الخمسمائۃ، ص۴۳۹ ملخصاً)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** آپ نے دیکھا کہ مال و دولت کی حِرص نے ہنستے بستے گھرانے کو اُجاڑ کر رکھ دیا! یقیناً حریص کی نگاہ محدود ہوتی ہے جو صرف وقتی فائدہ دیکھتی ہے جس کی وجہ سے وہ دُرُست فیصلے کرنے میں ناکام رہتا ہے اور نقصان اُٹھاتا ہے۔ حکایت میں مذکور گھر کے سربراہ کو سنبھلنے کے کئی مواقع ملے لیکن مُفت کی

دولت کے نشے نے اسے ایسا مدہوش کر دیا کہ بیٹے اور زوجہ کی ناگن کے ہاتھوں ہلاکت بھی اسے ہوش میں نہ لاسکی، اَنجامِ کار وہ خود بھی موت کے منہ میں جا پہنچا۔ ؎

دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت
سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام بُرا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

**حرص** کسے کہتے ہیں؟ کیا ہم حِرص سے بچ سکتے ہیں؟ حِرص کن کن چیزوں کی ہوسکتی ہے؟ اس کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہمیں کونسی چیزوں کی حِرص رکھنی چاہئے؟ کن اشیاء کی حِرص دنیا و آخرت کے لئے نقصان دہ ہے؟ ایسی حِرص کو کیونکر کم کیا جاسکتا ہے؟ مال کی حِرص اچھی ہے یا بُری؟ اسی طرح کے درجنوں سوالات کے جوابات اور حِرص کے بارے میں دیگر معلومات کے لئے 85 عَرَبی و اُردُو کتب کی مدد سے زیرِ نظر کتاب مُرتَّب کی گئی ہے جس کا نام **شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت** بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ نے ''**حرص**'' رکھا ہے۔[1] 16 آیاتِ قرآنیہ، 49 احادیثِ نبویہ، 68 روایاتِ عظیمہ، 40 دلچسپ حکایات، پانچ مَدَنی بہاروں اور بیشمار مَدَنی پھولوں پر مشتمل یہ کتاب نہ صرف خود مکمل پڑھئے بلکہ دیگر اسلامی بھائیوں کو بھی پڑھنے کی ترغیب دے کر عظیم الشان ثوابِ جاریہ کمائیے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اس کاوِش کو قبول فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

شعبہ اِصلاحی کتب (المدینة العلمیة)

۲۱ جُمادَی الْاُخریٰ ۱۴۳۳ھ بمطابق 12 مئی 2012ء

---

[1]: اس کتاب کی فہرست صفحہ 228 پر ملاحظہ کیجئے۔

## حرص کسے کہتے ہیں؟

کسی چیز سے جی نہ بھرنے اور ہمیشہ زیادتی کی خواہش رکھنے کو **حرص** اور حِرص رکھنے والے کو''حَرِیص'' کہتے ہیں۔(مراٰۃ المناجیح، ج۷، ص۸۶ ملتقطاً)

## حرص کسی بھی چیز کی ہوسکتی ہے

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** عام طور پر یہی سمجھا جاتا ہے کہ حِرص کا تعلق صِرْف ''**مال ودولت**'' کے ساتھ ہوتا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے کیونکہ حِرص تو کسی شے کی مزید خواہش کرنے کا نام ہے اور وہ چیز کچھ بھی ہوسکتی ہے، چاہے مال ہو یا کچھ اور! چنانچہ مزید مال کی خواہش رکھنے والے کو''**مال کا حریص**'' کہیں گے تو مزید کھانے کی خواہش رکھنے والے کو''**کھانے کا حریص**'' کہا جائے گا اور نیکیوں میں اِضافے کے تمنائی کو''**نیکیوں کا حریص**'' جبکہ گناہوں کا بوجھ بڑھانے والے کو''**گناہوں کا حریص**'' کہیں گے۔ تلمیذِ صدر الشریعہ حضرتِ علامہ عبدالمُصطفٰے اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی لکھتے ہیں: لالچ اور حِرص کا جذبہ خوراک، لباس، مکان، سامان، دولت، عزت، شہرت الغرض ہر نعمت میں ہوا کرتا ہے۔(جنتی زیور، ص۱۱۱ ملخصًا)

## ہم حرص سے بچ نہیں سکتے

حِرص ایسی چیز ہے کہ دودھ پیتا بچہ ہو یا گَڑیل جوان ہو یا پھر سوسال کا بوڑھا، مرد ہو یا عورت، حاکم ہو یا محکوم، افسر ہو یا مزدور، غریب ہو یا امیر، عالم ہو یا جاہل! اِس سے بچ نہیں سکتا، یہ الگ بات ہے کہ کسی کو ثوابِ آخرت کی حِرص ہوتی ہے تو

کسی کو مال و دولت، جاہ وحشمت اور عزت وشہرت کی! قران مجید فرقانِ حمید کی سورۂ نساء کی آیت 128 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ؕ ترجمہ کنزالایمان: اور دل لالچ کے پھندے میں ہیں۔ (پ۵، النسآء: ۱۲۸)

تفسیرِ خازن میں اس آیت کے تحت ہے: لالچ دل کا لازمی حصہ ہے کیونکہ یہ اسی طرح بنایا گیا ہے۔ (تفسیرالخازن، ج۱،ص۷۴۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## لالچ تو جانوروں میں بھی پایا جاتا ہے

انسان تو ایک طرف رہے! حرص ولالچ میں تو جانور بھی مبتلا ہوتے ہیں۔ کُتّے کا لالچ مشہور ہے، یہ ایسا حریص ہوتا ہے کہ اگر اس کو کوئی مَرا ہوا جانور کھانے کو مل جائے تو اکیلے ہی اُسے ہڑپ کرنا چاہتا ہے اور اگر اس دوران دوسرا کتا وہاں آ نکلے تو اُسے قریب بھی نہیں آنے دیتا۔ آیئے! ایک لالچی کتے کی مشہور سبق آموز حکایت سنتے ہیں:

## لالچی کتّا

ایک کتا بہت بھوکا تھا اور کھانے کی تلاش میں اِدھر اُدھر مارا مارا پھر رہا تھا۔ اچانک اس کو ایک ہڈی ملی جسے اس نے منہ میں دَبایا اور ایک نہر کے کنارے کنارے چلنے لگا۔ ایک دَم اس کی نظر نہر میں پڑی تو اسے اپنا عکس دکھائی دیا۔ وہ سمجھا کہ میرے آس پاس ایک اور کتا بھی ہے جس کے منہ میں ہڈی ہے۔ اس نے سوچا کیوں نہ وہ

دوسرے کتے کی ہڈی بھی چھین لے۔مگر جلد ہی اس نے اپنا اِرادہ بدل دیا کہ چھوڑو! اپنے پاس ایک ہڈی تو ہے نا! لیکن یہ سوچ اس کے لالچ پر غالب نہ آسکی چنانچہ اس کے دل میں پھر سے یہ خواہش جاگ اٹھی کہ اگر ایک کے بجائے دو ہڈیاں مل جائیں تو خوب مزہ آئے گا۔ یہ سوچ کر اس نے دوسرے کتے کو ڈرانے کے لئے بھونکنا شروع کیا مگر وہ صرف ایک بُھوں کر کے رہ گیا کیونکہ اُس کے منہ میں دبی ہوئی ہڈی پانی میں گر گئی اور پانی کے بہاؤ کے ساتھ بہتی ہوئی کہیں دُور نکل گئی۔ یوں وہ لالچی کتا دوسری ہڈی حاصل کرنے کے چکر میں ایک ہڈی بھی گنوا بیٹھا۔

# حرص کی تین قسمیں

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** حِرص کا تعلق جن کاموں سے ہوتا ہے ان میں سے کچھ کام باعثِ ثواب ہوتے ہیں اور کچھ باعثِ عذاب جبکہ کچھ کام محض مُباح (یعنی جائز) ہوتے ہیں یعنی ایسے کاموں کے کرنے پر کوئی ثواب ملتا ہے اور نہ ہی چھوڑنے پر کوئی عِتاب ہوتا ہے لیکن یہی مُباح (یعنی جائز) کام اگر کوئی اچھی نیت سے کرے تو وہ ثواب کا مستحق اور اگر بُرے اِرادے سے کرے تو عذابِ نار کا حقدار ہوجاتا ہے، یوں بنیادی طور پر حِرص کی تین قسمیں بنتی ہیں:

**(۱)** حِرصِ محمود (یعنی اچھی حِرص) **(۲)** حِرصِ مذموم (یعنی بُری حِرص)

**(۳)** حِرصِ مباح (یعنی جائز حِرص)، لیکن اگر اس حِرص میں اچھی نیت ہوگی تو یہ حِرص محمود بن جائے گی اور اگر بُری نیت ہوگی تو مذموم ہوجائے گی۔

# ہر حرص بری نہیں ہوتی

حِرْص کی مذکورہ تقسیم سے معلوم ہوا کہ ہر حِرْص بُری نہیں ہوتی بلکہ حِرْص کی اچھائی یا بُرائی کا اِنحصار اُس شے پر ہے جس کی حِرْص کی جارہی ہے، لہٰذا اچھی چیز کی حِرْص اچھی اور بُری کی حِرْص بُری ہوتی ہے، مگر اچھائی یا بُرائی کی طرف جانا ہمارے ہاتھ میں ہے۔ لیکن سب سے پہلے یہ جاننا بے حد ضروری ہے کہ کن کن چیزوں کی حِرْص "**محمود**" ہے؟ تاکہ اسے اپنایا جاسکے اور کون کونسی اشیاء کی "**مذموم**"؟ تاکہ اس سے بچا جاسکے۔ اس سلسلے میں حِرْص کی اَقسام کی مختصر وضاحت ملاحظہ کیجئے: چنانچہ

## (۱) کونسی حرص محمود ہے؟

رضائے الٰہی کے لئے کئے جانے والے نیک اَعمال اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ انسان کو جنت میں لے جائیں گے، لہٰذا **نیکیوں کی حرص** محمود (یعنی پسندیدہ) ہوتی ہے مثلاً نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، صدقہ وخیرات، تلاوت، ذِکْرُ اللہ، دُرُودِ پاک، حصولِ علمِ دین، صِلہ رحمی، خیر خواہی اور نیکی کی دعوت عام کرنے کی حِرْص محمود ہے۔

## (۲) کن چیزوں کی حرص مذموم ہے؟

جس طرح گناہوں کا اِرتکاب ممنوع ہے اسی طرح ان کی حِرْص بھی ممنوع و مذموم ہوتی ہے کیونکہ اس حِرْص کا اَنجام آتشِ دوزخ میں جلنا ہے مثلاً رشوت، چوری، بدنگاہی، زِنا، اِغلام بازی، اَمْرَد پسندی، حُبِّ جاہ، فلمیں ڈرامے دیکھنے، گانے باجے سننے، نشے، جُوئے کی حِرْص، غیبت، تُہمت، چُغلی، گالی دینے، بدگمانی، لوگوں کے عیب ڈھونڈنے اور انہیں اُچھالنے ودیگر گناہوں کی حِرْص مذموم ہے۔

## (۳) کونسی حرص محض مباح ہے؟

کھانا پینا، سونا، دولت اِکٹّھی کرنا، مکان بنانا، تحفہ دینا، عمدہ یا زائد لباس پہننا اور دیگر بہُت سارے کام **مُباح** ہیں، چنانچہ ان کی حِرص بھی مباح ہے۔ مُباح اُس جائز عمل یا فِعل (یعنی کام) کو بولتے ہیں جس کا کرنا نہ کرنا یکساں ہو یعنی ایسا کام کرنے سے نہ ثواب ملے نہ گناہ! لہٰذا ان کی حِرص میں بھی ثواب یا گناہ نہیں ملے گا، مثلاً کسی کو نت نئے اور عمدہ کپڑے پہننے کی حِرص ہے اور نیت کچھ بھی نہیں (نہ تکبر کی اور نہ ہی اِظہارِ نعمت کی) تو اُسے اِس کا نہ گناہ ملے گا اور نہ ہی ثواب، جبکہ اس حِرص کو پورا کرنے میں شریعت کی خلاف ورزی نہ کرے، چنانچہ اگر اس قسم کی حِرص کو پورا کرنے کے لئے رِشوت، چوری، ڈاکہ جیسے حرام کمائی کے ذَرائع اِختیار کرنے پڑتے ہیں تو ایسی حِرص سے بچنا لازِم ہے۔

## حرصِ مباح کب حرصِ محمود بنے گی اور کب مذموم؟

**اگر** کوئی مُباح کام اچّھی نیّت سے کیا جائے تو **اچّھا** ہو جائے گا، لہٰذا اِس کی حِرص بھی **محمود** ہوگی اور اگر وہی کام بُری نیّت سے کیا جائے تو **بُرا** ہو جائے گا اور اس کی حِرص بھی **مذموم** ہوگی اور کچھ بھی نیّت نہ ہو تو وہ کام اور اس کی حِرص **مُباح** رہے گی۔ **میرے آقا اعلیٰ** حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن **فرماتے ہیں:** ہر مُباح (یعنی ایسا جائز عمل جس کا کرنا نہ کرنا یکساں ہو) نیّتِ حَسَن (یعنی اچّھی نیّت) سے **مُستَحَب** ہو جاتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ **مُخرَّجہ** ج۸ ص

(۴۵۲)**فُقَہائے کرام** رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلام **فرماتے ہیں: مُباحات** (یعنی ایسے جائز کام جن پر نہ ثواب ہو نہ گناہ ان) کا حُکم الگ الگ نیّتوں کے اِعتِبار سے مختلف ہوجاتا ہے، اس لئے جب اس سے (یعنی کسی مباح سے) طاعات (یعنی عبادات) پر قُــوَّت حاصِل کرنا یا طاعات (یعنی عبادات) تک پہنچنا مقصود ہو تو یہ (مُباحات یعنی جائز چیزیں بھی) عبادات ہوں گی مَثَلاً کھانا پینا، سونا، حُصولِ مال اور وَطی (یعنی زوجہ سے ہم بستری) کرنا۔

(اَیضاً ج ۷، ص ۱۸۹، رَدُّ الْمُحتار ج ۴ ص ۷۵)

## مُباح حرص کے محمود یا مذموم بننے کی ایک مثال

**عِطْر** لگانا ایک مُباح کام ہے جس پر اچھی اچھی نیتیں کر کے ثواب کمایا جاسکتا ہے چنانچہ جسے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ عطر لگانے کی حِرص ہو تو اس کی یہ حِرص محمود ہوگی۔ عارِف بِاللّٰہ، مُحَقِّق عَلَی الاطلاق، خاتِمُ المُحَدِّثین، حضرتِ علّامہ **شیخ عبدُ الحق مُحَدِّث دِہلوی** عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی لکھتے ہیں: مُباح کاموں میں بھی اچّھی نیّت کرنے سے ثواب ملے گا، مَثَلاً خوشبو لگانے میں اِتّباعِ سنّت اور (مسجِد میں جاتے ہوئے لگانے پر) تعظیمِ مسجِد (کی نیّت بھی کی جاسکتی ہے)، فَرْحَتِ دِماغ (یعنی دِماغ کی تازگی) اور اپنے اسلامی بھائیوں سے ناپسندیدہ بُو دُور کرنے کی نیّتیں ہوں تو **ہر نیّت کا الگ ثواب** ملے گا۔ (اشعۃ اللمعات ج ۱ ص ۳۷)

خوشبو لگانے میں اکثر شیطان غَلَط **نیّت** میں مُبتلا کر دیتا ہے، لہٰذا اگر کوئی اِس نیت سے خوشبو لگاتا ہے کہ لوگ واہ واہ کریں، جدھر سے گزروں خوشبو مہک

جائے ،لوگ مڑمڑ کر دیکھیں اور میری تعریف کریں تو ایسی نیت مَذموم ہے چنانچہ اس نیت سے خوشبو لگانے کی حِرْص بھی مذموم ہے۔ **حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرتِ سیِّدُنا ابو حامد امام محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الوالی کا فرمانِ عالی ہے: اِس نیّت سے خوشبو لگانا کہ لوگ واہ واہ کریں یا قیمتی خوشبو لگا کر لوگوں پر اپنی مالداری کا سکّہ بٹھانے کی نیّت ہو تو ان صُورَتوں میں خوشبو لگانے والا گنہگار ہوگا اور خوشبو بروزِ قِیامَت مُردار سے بھی زِیادہ بدبودار ہوگی۔ (نیکی کی دعوت (حصہ اول)، ص ۱۱۸ بحوالہ احیاء علوم الدین، کتاب النیۃ ...الخ، بیان تفصیل الاعمال...الخ، ج ۵، ص ۹۸)

## نیت حاضِر ہونے پر خوشبو لگائی

**ایک** مرتبہ شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّارؔ قادری دامت برکاتہم العالیہ نے خوشبو استعمال کرنے کیلئے عِطْر کی شیشی اُٹھائی لیکن غالباً اس خیال سے پھر واپس رکھ دی کہ اگر میں صِرْف خوشبو حاصل کرنے کیلئے عِطْر لگاؤں گا تو خوشبو تو ملے گی مگر دل میں سنت کی نیت حاضر نہ ہونے کی بِنا پر سنت کا ثواب نہیں ملے گا۔ چند لمحوں بعد آپ دامت برکاتہم العالیہ نے دوبارہ عِطْر کی شیشی اُٹھائی اور سنت کی نیت سے خوشبو اِستعمال فرمائی۔ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں: میری کوشش ہوتی ہے کہ جب نماز کیلئے تیاری ہو تو تعظیمِ نماز کی نیت سے خوشبو اِستعمال کر کے نماز پڑھوں۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلَیۡہِ واٰلہٖ وسلَّم

## ہمیں کونسی حرص اپنانی چاہئے؟

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** حِرص کی تینوں قسمیں ہمارے سامنے ہیں اور یہ بھی کھلی حقیقت ہے کہ حِرص ہماری طبیعت میں رَچی بسی ہوئی ہے، ہم اس سے مکمل طور پر کنارہ کش نہیں ہوسکتے لیکن اس حِرص کا رُخ موڑنا ہمارے اختیار میں ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہمیں اپنی حِرص کو کہاں استعمال کرنا چاہئے؟ تو اس کا جواب بڑا آسان ہے کہ اُن کاموں میں جن سے ہمیں دنیا وآخرت کا نفع ہی نفع حاصل ہوتا ہے نقصان کچھ بھی نہیں ہوتا، اور یہ خوبی صِرف اور صِرف **نیکیوں کی حرص** میں ہی پائی جاتی ہے کیونکہ یہ حِرصِ محمود (یعنی اچھی حِرص) ہی ہے جو انسان کے جنت کے اعلیٰ درجات میں پہنچنے کا وسیلہ بنتی ہے جبکہ **حِرصِ مذموم** (یعنی بُری حِرص) میں ہمارا سَرا سر نقصان ہے کیونکہ یہ ہمیں جہنم کے نچلے طبقات میں پہنچا سکتی ہے اور **حِرصِ مباح** (یعنی جائز چیزوں کی حِرص) میں بنیادی طور پر اگر چہ کوئی قباحت نہیں لیکن یہ اُس وقت تک ہے جب تک دل میں اچھی یا بُری نیت موجود نہ ہو، چنانچہ بُری نیت ہونے کی صورت میں یہ حِرص بھی مَذموم ہو جائے گی جبکہ نیکی کی سچی نیت حاضِر ہونے کی صورت میں اس کا حُکم حِرصِ محمود والا ہوگا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## عبادت پر حرص کرو

بہرحال **نیکیوں کا حریص** بننا بے حد ضروری ہے، ہمارے پیارے آقا، سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بھی اِسی کی تاکید فرمائی

چنانچہ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ نصیحت نشان ہے: **اِحْرِصْ عَلٰی مَایَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَاتَعْجِزْ** یعنی اس پر حرص کرو جو تمہیں نفع دے اور اللہ سے مدد مانگو عاجز نہ ہو۔ (صحیح مسلم، کتاب القدر، باب فی الامر بالقوۃ...الخ، الحدیث: ۲۶۶۴، ص ۱۴۳۲)

شارحِ مسلم حضرت علامہ شرف الدین نَوَوِی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں خوب حِرص کرو اور اس پر اِنعام کا لالچ رکھو مگر اِس عبادت میں بھی اپنی کوشش پر بھروسہ کرنے کے بجائے **اللہ** تعالٰی سے مدد مانگو۔ (شرح صحیح مسلم للنووی، الجزء ۱۶، ج ۸، ص ۲۱۵ ملخصا) جبکہ **مُفَسِّرِشَہِیر حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: خیال رہے کہ دُنیاوی چیزوں میں قَناعت اور صبر اچھا ہے مگر آخرت کی چیزوں میں حِرص اور بے صبری اعلٰی ہے، دین کے کسی درجہ پر پہنچ کر قناعت نہ کرلو آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ (مراٰۃ المناجیح، ج ۷، ص ۱۱۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## نیکیاں کمانے میں لگ جایئے

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دنیا کی محبت میں زِیادتی اور آخرت کی اُلفت میں کمی کی وجہ سے مسلمانوں کی بھاری اکثریَّت شوقِ عبادت سے کوسوں دُور اور گناہوں کی حِرص کے بہت قریب ہے۔ آج کا نوجوان قطار میں لگ کر مہنگے داموں ٹکٹ خرید کر ساری رات گناہوں بھرے میوزک پروگرام دیکھنے سننے کو تیار ہے مگر نماز ادا کرنے

کی غرض سے چند منٹ کے لئے مسجد کا رُخ کرنے سے کتراتا ہے، کئی کئی گھنٹے ریموٹ (Remote) ہاتھ میں پکڑے کیبل پر فلمیں ڈرامے دیکھنے کے لئے ہمارے پاس وقت ہے مگر علمِ دین سیکھنے کے لئے 100 فیصد خالص اسلامی چینل **''مدنی چینل''** دیکھنے میں نفس وشیطان رُکاوٹ بن جاتے ہیں، سینکڑوں سطروں پر مشتمل کئی کئی اخبار روزانہ پڑھنے والوں کو کئی کئی مہینے قرانِ پاک کی چند آیات کی تلاوت کی فُرصت اور دینی کتابیں پڑھنے کا وَقت نہیں ملتا، بُرے دوستوں کی گندی صحبت میں بلاناغہ گھنٹوں اپنا وَقت برباد کرنے والا ہفتے میں صِرف ایک دن عاشِقانِ رسول کے ساتھ **علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت** میں اپنا ایک ڈیڑھ گھنٹہ صَرف کرنے کو تیار نہیں ہوتا۔ **یادرکھئے!** گناہوں کا اَنجام ہلاکت ورسوائی کے سوا کچھ نہیں، اس سے پہلے کہ پیامِ اَجَل آن پہنچے اور ہم اپنے عزیز واَقرِباء کو روتا چھوڑ کر اس دُنیا سے کُوچ کر جائیں ہمیں چاہئے کہ بقیہ زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے ہاتھوں ہاتھ سچی توبہ کرلیں اور نیکیاں کمانے کی کوشش میں لگ جائیں۔

وہ ہے عیش و عشرت کا کوئی مَحَل بھی     جہاں تاک میں ہر گھڑی ہو اَجَل بھی
بس اب اپنے اس جَہْل سے تُو نکل بھی     یہ جینے کا انداز اپنا بدل بھی

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

**صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد**

## کوئی نیکی چھوڑنی نہیں چاہئے

**نیکیاں** دو قسم کی ہوتی ہیں: **پہلی** وہ جن کا کرنا ہم پر فرض یا واجب ہوتا ہے جیسے نماز، روزہ وغیرہ، ان کی ادائیگی پر ثواب اور عدمِ ادائیگی پر عتاب وعِقاب (یعنی مَلامت کرنے کے ساتھ ساتھ سزا بھی) ہے اور **دوسری** وہ نیکیاں جو مُسْتَحَبّات کے درجے میں ہیں جیسے نوافِل اور تلاوتِ قرآن وغیرہ یعنی اگر کریں تو ثواب اور نہ کریں تو گناہ نہیں لیکن ثواب سے بہرحال محروم رہیں گے، اس لئے کوئی بھی **نیکی** چھوڑنی نہیں چاہئے۔**سرکارِ نامدار**، مدینے کے تاجدار صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمان عظمت نشان ہے: لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ یعنی نیکی کی کسی بات کو حقیر نہ سمجھو چاہے وہ تمہارا اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملاقات کرنا ہو۔ (مسلم، کتاب البر، الحدیث: ۲۶۲۶، ص ۱۴۱۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## مجھے ایک نیکی دے دیجئے

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** قیامت کے دن ہمیں ایک ایک نیکی کی قدر و قیمت کا احساس ہوگا، اس ضمن میں ایک عبرت انگیز روایت ملاحظہ کیجئے، چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عِکْرَمہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے مَرْوِی ہے: قِیامت کے دن ایک شخص اپنے باپ کے پاس آکر کہے گا: اَبو جان! کیا میں آپ کا فرماں بَردار نہ تھا؟ کیا میں آپ سے مَحَبَّت بھرا سُلوک نہ کرتا تھا؟ کیا میں آپ کے ساتھ بھلائی نہ کرتا تھا؟

آپ دیکھ رہے ہیں کہ میں کس مصیبت میں گرِفتار ہوں! مجھے اپنی نیکیوں میں سے **صِرْف ایک نیکی** عطا کر دیجئے یا میرے **ایک گناہ کا بوجھ** اُٹھا لیجئے۔ باپ کہے گا: ''میرے بیٹے! تو نے مجھ سے جو چیز مانگی وہ آسان تو ہے لیکن میں بھی اُسی چیز سے ڈرتا ہوں جس سے تم ڈر رہے ہو۔'' اس کے بعد باپ بیٹے کو اپنے اِحسانات یاد دِلا کر یہی مطالَبہ کرے گا تو بیٹا جواب دے گا: آپ نے بَہُت تھوڑی چیز کا سُوال کیا ہے لیکن مجھے بھی اُسی بات کا خوف ہے جس کا آپ کو ڈر ہے۔ (تفسیر قرطبی، ج ۷، الجزء ۱۴، ص ۲۴۷)

قِیامت کی گرمی میں سایہ عطا ہو — کرم سے ترے عرش کا یاالٰہی
خُدایا مجھے بے حساب بخش دینا — مِرے غوث کا واسِطہ یاالٰہی
جِوار اپنی جنت میں مجھ کو عطا کر
ترے پیارے محبوب کا یاالٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## نیکیوں کی حرص بڑھانے کا طریقہ

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** سب سے پہلے اپنا مَدَنی ذِہن بنا لیجئے کہ مجھے **نیکیوں کا حریص** بننا ہے، پھر ان **مَدَنی پھولوں** پر عمل کیجئے:

۞ نیکیوں کے فضائل کا مطالعہ کیجئے (کیونکہ انسانی طبیعت اس شے کی طرف جلدی راغب ہوتی ہے جس میں اسے اپنا فائدہ دکھائی دیتا ہے) پھر ۞ رضائے الٰہی پانے کی نیت سے راہِ عمل پر قدم رکھ دیجئے ۞ نیکیوں کا حریص بننے کی راہ میں پیش آنے والی مشقتوں کو برداشت کرنے کا حوصلہ پانے کے لئے بُزُرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِین

کے شوقِ عبادت کی حکایات پڑھئے اور ۞ نیکیوں پر اِستقامت حاصل کرنے کے لئے اچھی صحبت اِختیار کر لیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## نیکیوں کے فضائل کا مطالعہ کیجئے

**نیکیوں** کے فضائل جاننے کے بعد نیکیوں کا شوق بڑھ جاتا ہے، یہ فضائل جاننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی اِدارے **مکتبۃ المدینہ** کی مطبوعہ کتب ورسائل سے بھی مدد لی جاسکتی ہے۔[1] دینی کتب ورسائل کے مطالعے سے جہاں

---

[1] : مثلاً **شیخِ طریقت امیرِ** اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی تمام تصانیف بالخصوص ۞ فیضانِ سنت (جلد اول) ۞ تلاوت کی فضیلت ۞ نماز کے احکام ۞ رفیق الحرمین ۞ رفیق المعتمرین ۞ نیکی کی دعوت (فیضانِ سنت کا ایک باب) ۞ اسلامی بہنوں کی نماز ۞ مدنی پنج سورہ ۞ سمندری گنبد ۞ مدینے کی مچھلی ۞ عفوودرگزر کے فضائل ۞ ابلق گھوڑے سوار ۞ 163 مدنی پھول ۞ 101 مدنی پھول ۞ مسجدیں خوشبودار رکھیے ۞ صبحِ بہاراں ۞ خاموش شہزادہ ۞ آقا کا مہینہ ۞ میٹھے بول ۞ انمول ہیرے (وغیرہ) کا مطالعہ کیجئے **اور مجلس المدینۃ العلمیۃ** (دعوتِ اسلامی) کی پیش کردہ تالیفات میں سے ۞ فیضانِ زکوٰۃ ۞ جنت کی دو چابیاں ۞ توبہ کی روایات وحکایات ۞ ضیائے صدقات ۞ قبر میں آنے والا دوست ۞ خوفِ خدا ۞ چالیس فرامینِ مصطفٰی ۞ جنت میں لے جانے والے اعمال ۞ حسنِ اخلاق ۞ سایۂ عرش کس کس کو ملے گا؟ ۞ شکر کے فضائل ۞ راہِ علم ۞ فضائلِ دعا ۞ راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل ۞ بہشت کی کنجیاں ۞ اخلاقِ صالحین ۞ جنت کی تیاری کا **مطالعہ** بے حد مفید ہے۔ **اِن** کتب و رسائل کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ڈاؤن لوڈ بھی کیا جاسکتا ہے اس کے علاوہ دعوتِ اسلامی کی مجلس آئی ٹی (I.T) کی طرف سے "**المدینہ لائبریری**" کے نام سے ایک سافٹ وئیر بھی شائع کیا جاچکا ہے جس کی مدد سے ان کتب ورسائل کا مطالعہ کرنا اور اپنا مطلوبہ مواد تلاش کرنا بے حد آسان ہوگیا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

ہمیں بے شُمار معلومات حاصل ہوں گی وہیں یہ مطالعہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عمل کا جذبہ بھی دِلائے گا۔ مثلاً جب ہمیں یہ معلوم ہوگا کہ **نماز** سے رحمت نازِل ہوتی اور گناہ معاف ہوتے ہیں، **نماز** دعاؤں کی قبولیت اور روزی میں بَرَکت کا سبب ہے، **نماز** جنت کی کنجی اور میٹھے میٹھے آقا صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ نیز نَفْل نمازوں کے بھی بے شمار فضائل ہیں تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے دل میں فَرْض نماز کے ساتھ ساتھ نوافِل پڑھنے کی بھی حِرص پیدا ہوگی۔ (علی ھذا القیاس)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## راہِ عَمَل پر قدم رکھ دیجئے

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** قطرہ قطرہ مل کر دریا بنتا ہے، اس لئے اگر آپ نیکیوں کا خزانہ اکٹھا کرنا چاہتے ہیں تو **نیت** کر لیجئے کہ میں فرائض وواجبات کی پابندی کرنے کے ساتھ ساتھ جب بھی کسی مُسْتَحَب عمل کی فضیلت کے بارے میں پڑھوں یا سنوں گا تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ موقع ملتے ہی اس پر عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

## جتنی زیادہ مشقت اُتنا زیادہ ثواب

بعض لوگ گناہ کرنے کے لئے تو بڑی سے بڑی مَشَقَّت اُٹھا لیتے ہیں مگر جونہی نیکیوں کا موقع ملتا ہے انہیں ایسا لگتا ہے جیسے بہت بڑا پہاڑ سر پر رکھنے کو کہا جا رہا ہے اور وہ نَفْس وشیطان کے بہکاوے میں آ کر بھاگ کھڑے ہوتے ہیں۔ ایسوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ نیکی میں جتنی مَشَقَّت زیادہ ہوگی اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اتنا ہی ثواب

زیادہ ملے گا جیسا کہ منقول ہے: ''اَفْضَلُ الْعِبَادَاتِ اَحْمَزُهَا یعنی افضل عبادت وہ ہے جس میں زحمت (تکلیف) زِیادہ ہے۔'' (کشف الخفاء ج۱ ص۱۴۱، الحدیث ۴۵۹) امام شَرَفُ الدّین نَوَوِی (نَ۔وَ۔وِی) علیہ رحمۃُ اللّٰہ القوی فرماتے ہیں: ''عبادات میں مَشَقَّت اور خرچ زیادہ ہونے سے ثواب اور فضیلت زیادہ ہو جاتی ہے۔'' (شرح صحیح مسلم للنووی ج۴ جزء۸ ص۱۵۲) حضرتِ سیدُنا ابراہیم بن اَدْھَم علیہ رَحمَۃُ اللّٰہ الاکرم کا فرمانِ معظّم ہے: دُنیا میں جو نیک عَمَل جتنا دُشوار ہوگا قِیامت کے روز نیکیوں کے پلڑے میں اُتنا ہی زیادہ وَزْن دار ہوگا۔ (تذکرۃ الاولیاء ص۹۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## آسان نیکیاں

ہر نیکی مَشَقَّت والی نہیں ہوتی بلکہ بے شمار نیکیاں ایسی بھی ہوتی ہیں کہ جن میں محنت ومَشَقَّت نہ ہونے کے برابر یا پھر قدرے کم ہوتی ہے مگر ان کا ثواب بہت زیادہ ہوتا ہے لیکن توجُّہ نہ ہونے یا لاعلمی کی وجہ سے ہم ایسے سینکڑوں مواقع ضائع کر بیٹھتے ہیں۔ اگر تھوڑی سی توجُّہ کر لی جائے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے نامہ اعمال میں لاکھوں کروڑوں نیکیاں اکٹھی ہو سکتی ہیں۔

## 82 آسان نیکیاں

۞ اچھی اچھی نیتیں کرنا ۞ ہر جائز کام ''بسم اللّٰہ'' سے شروع کرنا ۞ ذکرُ اللّٰہ کرنا ۞ بازار میں اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کرنا ۞ تلاوت کرنا ۞ قراٰن مجید

دیکھ کر پڑھنا ۞ دُرودِ پاک پڑھنا ۞ مختلف سنتوں پر عمل کرنا ۞ توبہ کرنا ۞ عمامہ شریف باندھنا اور کھولنا ۞ اذان دینا ۞ اذان کا جواب دینا ۞ اذان کے بعد کی دُعا پڑھنا ۞ وضو کے شروع میں بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰه پڑھنا ۞ وضو کے بعد کلمۂ شہادت پڑھنا ۞ باوُضو رہنا ۞ باوُضو سونا ۞ مسجدیں آباد کرنا ۞ مسجد سے محبت کرنا ۞ عمامے کے ساتھ نماز پڑھنا ۞ نماز سے پہلے مِسواک کرنا ۞ پہلی صَف میں نماز پڑھنا ۞ صف میں داہنی طرف کھڑے ہونا ۞ صف میں خالی جگہ پُر کرنا ۞ نماز کے اِنتظار میں بیٹھنا ۞ سلام میں پہل کرنا ۞ سلام کے الفاظ بڑھانا ۞ گرم جوشی سے سلام کرنا ۞ مصافحہ کرنا ۞ خندہ پیشانی سے ملاقات کرنا ۞ دُعا کرنا ۞ قبرستان والوں کے لئے دُعا کرنا ۞ آیت یا سنّت سکھانا ۞ نیکی کی دعوت دینا ۞ جمعے کے دن ناخن کاٹنا ۞ صالحین کا ذکرِ خیر کرنا ۞ شعائرِ اسلام کی تعظیم کرنا ۞ اِیثار کرنا ۞ خاموش رہنا ۞ مسلمان کے دل میں خوشی داخل کرنا ۞ نَرْم گفتگو کرنا ۞ مسلمان بھائی کو تکیہ پیش کرنا ۞ مسلمان بھائی کے لئے مسکرانا ۞ بیچی ہوئی چیز واپس لینا ۞ قبلہ رخ بیٹھنا ۞ مجلس برخاست ہونے کی دُعا پڑھنا ۞ مسلمان سے محبت رکھنا ۞ راستے سے تکلیف دہ چیز کو دور کرنا ۞ جانوروں پر رحم کھانا ۞ مریض کی عِیادت کرنا ۞ مسلمان کی حاجت روائی کرنا ۞ جائز سفارش کرنا ۞ جھگڑے سے بچنا ۞ اِعتکاف کرنا ۞ تعزیت کرنا ۞ تنگ دَسْت قَرْض دار کو مہلت دینا یا اس کے قَرْض میں کچھ کمی کرنا ۞ رشتے دار پر صَدَقہ کرنا ۞ تنگ

دَست کا بقدرِ طاقت صَدَقہ کرنا ۞ چھپا کرصَدَقہ دینا ۞ اہل خانہ پرخرچ کرنا ۞ سوال نہ کرنا ۞ قَرْض دینا ۞ یتیم کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرنا ۞ تَلْبِیہ پڑھنا ۞ بیت اللّٰہ میں داخل ہونا ۞ آبِ زَم زَم پینا ۞ مُصیبت چھپانا ۞ صَبْر کرنا ۞ عَفْو ودَرگزر کرنا ۞ صلح کرنا ۞ شکرکرنا ۞ اپنی آخرت کے بارے میں غور وفکر کرنا ۞ ماں باپ کو محبت بھری نگاہ سے دیکھنا ۞ والدین کی قبروں پر جمعہ کے دن حاضری دینا ۞ نمازِ جنازہ پڑھنا ۞ عاجزی کرنا ۞ نیک مسلمان سے حسنِ ظن رکھنا ۞ عیب پوشی کرنا ۞ اِیصالِ ثواب کرنا ۞ مسلمانوں کے لئے دُعائے مَغْفِرت کرنا ۞ نیک اِجتماعات میں شرکت کرنا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## بُزرگانِ دین کو اپنا آئیڈیل بنالیجے

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** جس طرح مال ودولت کے حریص لوگ مالداروں کو اپنا آئیڈیل بناتے ہیں کہ مجھے بھی اِنہی کی طرح مالدار بننا ہے، اسی طرح ہمیں بھی چاہئے کہ نیکیاں کرنے کا جذبہ بڑھانے ، اس راہ میں پیش آنے والی مشقتوں کو برداشت کرنے کا حوصلہ پانے کے لئے اور دیگر اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ بزرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ المُبِین کو اپنا آئیڈیل بنالیں کیونکہ ان پاکیزہ ہستیوں کی زندگیاں یقیناً ہمارے لئے مَشعلِ راہ ہیں۔ جتنی فِکْر ایک دنیا دار کو اپنی دنیا بنانے کی

---

[1] : مزید تفصیل کے لئے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسالے ’’ آسان نیکیاں ‘‘ کا مطالعہ کیجئے۔

ہوتی ہے اس سے کہیں زیادہ ان نفوسِ قُدسیہ کو اپنی آخرت سنوارنے کی دُھن ہوتی تھی اور یہ اس کے لئے بہت زیادہ کوششیں فرمایا کرتے تھے۔ اگر ہم ان کے حالات زندگی تفصیل سے پڑھیں تو ہمیں بخوبی اندازہ ہوجائے گا کہ یہ حضراتِ کرام نیکیوں کی کس قدر حِرْص رکھتے تھے! اور فرائض وواجبات کی پابندی کے ساتھ ساتھ نفلی عبادتوں کے لئے بھی ان کا ذوق مثالی اور قابلِ رشک ہوا کرتا تھا۔ بطورِ ترغیب 13 منتخب حکایات ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

## (۱) صِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کا شوقِ عبادت

**حضرتِ** سیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ **سرکارِ** والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دریافت فرمایا: آج تم میں سے کس نے روزہ رکھا؟ تو حضرتِ سیِّدُنا **صِدّیقِ اکبر** رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عَرْض کی: میں نے۔ پھر پوچھا: آج تم میں سے کس نے جنازے میں شرکت کی؟ تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عَرْض کی: میں نے۔ دریافت فرمایا: آج تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا؟ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عَرْض کی: میں نے۔ اِرشاد فرمایا: آج تم میں سے کس نے مریض کی عیادت کی؟ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عَرْض کی: ''میں نے۔'' تو بحر و بَر کے بادشاہ، دوعالَم کے شَہَنشاہ، اُمّت کے خیر خواہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: جس کسی میں یہ خصلتیں جمع ہوجائیں وہ جنت میں داخِل ہوگا۔ (صحیح مسلم ص ۵۱۳ حدیث ۱۰۲۸)

نہایت مُتَّقی وپارسا صِدّیقِ اکبر ہیں    تَقی ہیں بلکہ شاہِ اَتْقِیا صِدّیقِ اکبر ہیں
امیرُ المؤمنیں ہیں آپ امامُ المسلمیں ہیں آپ    نبی نے جنّتی جن کو کہا صِدّیقِ اکبر ہیں

(وسائلِ بخشش ص ۴۹۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !    صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## (۲) زخمی حالت میں بھی نماز ادا فرمائی

امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ پرنمازِ فجر سے پہلے خنجر سے قاتِلانہ حملہ کیا گیا، مگر آپ شدید زخمی ہونے کے باوجود اپنی زندگی کے آخری سانس تک نَماز کا اِہتمام کرتے رہے، چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا مِسْوَرْ بن مَخْرَمَہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کو نیزے سے زخمی کیا گیا تو میں اور ابنِ عباس (رضی اللہ تعالٰی عنہما) حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان پر کپڑا ڈالا ہوا تھا، ہم نے کہا: یہ نماز کے نام پر جتنی جلدی اٹھیں گے کسی اور چیز کے نام سے نہیں اٹھیں گے، چنانچہ ہم نے عَرْض کی: یاامیرَالْمُؤمِنِین! نماز!! یہ سن کر حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ اُٹھے اور فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جونماز تَرْک کرے اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔ پھر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے زخمی حالت میں بھی نماز ادا کی۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، ج ۸، ص ۵۷۹، حدیث ۱۲)

وہ عُمر وہ حبیبِ شہِ بحر و بر　　　وہ عمر خاصۂ ہاشمی تاجور

وہ عمر کھل گئے جس پہ رحمت کے در　　　وہ عمر جس کے اعداء پہ شیدا سَقَر

اُس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! 　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## (۳) شہادتِ عثمان دورانِ تلاوتِ قرآن

**حضرتِ** سیِّدُ ناعبداللہ ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ ایک روز حضرتِ سیِّدُ نا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ **اللہ** کے محبوب ،دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ ''اے عثمان! تم سورۂ بقرہ پڑھتے ہوئے شہید ہوگے اور تمہارا خون اِس آیت پر پڑے گا: ''**فَسَیَكْفِیْكَهُمُ اللّٰهُ**'' (مستدرک ج ۴ ص ۶۲ حدیث ۴۶۱۱) اپنی خلافت کے آخری ایام میں جب حضرتِ سیِّدُ نا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ آزمائش میں مبتلاء ہوئے تو بھی نفلی روزے رکھتے اور تلاوتِ قرآن میں مشغول رہتے حتّٰی کہ جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ کی شہادت ہوئی تو اس وقت بھی تلاوت کررہے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ کے جسم مبارک سے نکلنے والے خونِ شہادت کے قطرے سامنے کھلے ہوئے قرآن پاک کی اِسی آیت پر پڑے جس کے بارے میں غیب داں آقا، دوعالَم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خبر دی تھی۔ چنانچہ مُحَدِّثِین و مُؤَرِّخِین فرماتے ہیں کہ جب مِصْری لوگ قتل کے اِرادے سے

حضرتِ سیّدُ نا عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ کے گھر میں گُھسے تو وہ اتنے پُرخَطر حالات میں بھی قرآن شریف کھولے ہوئے یہی رُکوع پڑھ رہے تھے ایک شَقِی (یعنی بد بخت) نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ کے ہاتھ پر تلوار ماری جس سے خون نکل کر اُسی لفظ پر پڑا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ قرآن پاک کو صاف کرتے تھے اور فرماتے تھے: ''خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! سب سے پہلے اِسی ہاتھ سے قرآن لکھا ہے۔'' ان مِصْریوں میں سے سب بُرے حال پر مَرے، کچھ ہی عرصہ کے بعد لوگوں نے اُس قرآن پاک کی زِیارت کی اور اس پر خون کا اثر دیکھا۔ (درمنثور ۱/ ۳۴۰) (تفسیر نعیمی ۱/۶۸۵)

واسِطہ نبیوں کے سَرْوَر کا واسِطہ صِدِّیق اور عُمَر کا

واسِطہ عثمان وحیدر کا یااللّٰہ مِری جھولی بھر دے

**اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## (۴) افسوس! میں نے آدھی عبادت کم کردی

حضرت سَیِّدُ نا کَہْمَس بن حسن رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ روزانہ ایک ہزار نوافِل پڑھتے تھے، جب فارِغ ہوتے تو چلنے کی سکت باقی نہ رہتی تھی۔ اس کے بعد بھی قَناعت سے کام نہ لیتے تھے بلکہ عاجزی کرتے ہوئے اپنے نَفْس سے فرماتے: اے ہر برائی کے مرکز! اب دوسری عبادت کے لئے اُٹھ۔ جب آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ

آخری عمر میں کمزور ہوگئے تو روزانہ 500 رکعتیں پڑھا کرتے تھے،اس پر بھی یہ فرماتے: افسوس! میں نے آدھی عبادت کم کردی! (تنبیہ المغترین، الباب الثانی،ص ۱۳۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## (۵) عبادت کیلئے جاگنے کا عجیب انداز

**حضرتِ** سیِّدُ نا صَفوان بن سُلَیم علیہ رَحمَۃُ اللہ الکریم کی پنڈلیاں نماز میں زیادہ دیر کھڑے رہنے کی وجہ سے سُوج گئی تھیں۔آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ اس قدر کثرت سے عبادت کیا کرتے تھے کہ بِالفرض آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ سے کہہ دیا جاتا کہ کل قِیامت ہے تو بھی اپنی عبادت میں کچھ اِضافہ نہ کرسکتے (یعنی ان کے پاس عبادت میں اضافہ کرنے کے لئے وقت کی گنجائش ہی نہ تھی)۔جب **سردی کا موسم** آتا تو آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ مکان کی چھت پر سویا کرتے تا کہ سردی آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کو جگائے رکھے اور جب **گرمیوں کا موسم** آتا تو کمرے کے اندر آرام فرماتے تا کہ گرمی اور تکلیف کے سبب سونہ سکیں ( کیونکہ .A.C کُجا اُن دنوں بجلی کا پنکھا بھی نہ ہوتا تھا!)۔سجدہ کی حالت میں ہی آپ کا اِنتقال ہوا۔آپ دعا کیا کرتے تھے: **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ ! میں تیری ملاقات کو پسند کرتا ہوں تُو بھی میری ملاقات کو پسند فرما۔

(اتحاف السادۃ المتقین بشرح احیاء علوم الدین ج ۱۳ ص ۲۴۷، ۲۴۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## (۶) جوانی نے ساتھ چھوڑ دیا مگر نوافل نہ چھوڑے

حضرت سَیِّدُ نا جُنید بغدادی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی جب بُڑھاپے کو پہنچے تو لوگوں نے عرض کی: حضور! آپ ضعیف ہوگئے ہیں، لہٰذا بعض عباداتِ نافلہ تَرْک فرما دیجئے۔ آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: یہی تو وہ چیزیں ہیں جن کو اِبتدا میں کر کے اِس مرتبے کو پایا ہے، اب یہ کیسے ممکن ہے کہ اِنتہا پر پہنچ کر ان کو چھوڑ دوں!

(کشف المحجوب، کشف الحجاب الخامس فی الصلوۃ، ص ۳۳۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## (۷) نماز کے وقت اُٹھ کھڑے ہوتے

حضرت سَیِّدُ نا سہل بن عبداللہ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ اس قدر کمزور ہوگئے تھے کہ اپنی جگہ سے اُٹھ نہیں سکتے تھے مگر جب نماز کا وقت آتا تو شوقِ نماز کی بدولت ان کی قوت لَوٹ آتی اور وہ لوہے کی سلاخ کی طرح سیدھے کھڑے ہوجاتے اور جب نماز سے فارِغ ہوتے تو پھر سے پہلی کمزوری کی حالت میں آجاتے اور اپنی جگہ سے اُٹھ نہ سکتے تھے۔ (کتاب اللمع فی التصوف (مترجم)، ص ۲۳۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## (۸) روزہ کی خوشبو

حضرتِ سَیِّدُ نا امام قتادہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ وغیرہ کے اُستاذِ حدیث حضرتِ سَیِّدُ نا عبداللہ بن غالِب حدّانی قُدِّسَ سرُّہُ الرَّبّانی شہید کردیئے گئے۔ تدفین کے بعد

ان کی قَبْــــــر شریف کی مٹّی سے مُشک کی خوشبو آتی تھی۔ کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا، **مَــا صُـنِعُـتَ**؟ یعنی آپ کے ساتھ کیا مُعَاملہ فرمایا گیا؟ کہا، ''اچھا معاملہ فرمایا گیا۔'' پوچھا: آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کو کہاں لے جایا گیا؟ کہا، ''جنّت میں۔'' پوچھا، ''کون سے عمل کے باعِث؟'' فرمایا، ''ایمانِ کامِل، تہجُّد اور **گرمیوں کے روزوں** کے سبب۔'' پھر پوچھا، ''آپ کی قَبْــــــر سے مُشک کی خوشبو کیوں آ رہی ہے؟'' تو جواب دیا: ''**یہ میری تِلاوت اور رَوزوں میں پیاس کی خوشبو ہے۔**''

(حِلیۃُ الاَوْلیاء، ج۶ ص۲۶۶ حدیث ۸۵۵۳)

صَـلُّـوا عَـلَـی الْـحَبِیـب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## (۹) بخار میں بھی روزہ نہ چھوڑا

**شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں: **ایک بار رَمَـضانُ المبارَک** میں **صَدرُ الشَّریعہ** بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی کو سخت سردی کا بخار چڑھ گیا۔ اس میں خُوب ٹھنڈ لگتی اور **شدید بخار** چڑھتا ہے نیز پیاس اتنی شدّت سے لگتی ہے کہ نا قابلِ برداشت ہو جاتی ہے۔ تقریباً ایک ہفتہ تک اِس بخار میں گرفتار رہے۔ ظہر کے بعد خُوب سردی چڑھتی پھر بخار آ جاتا مگر قربان جایئے! اس حال میں بھی کوئی روزہ نہیں چھوڑا۔ (تذکرۂ صدر الشریعہ، ص ۳۲)

صَـلُّـوا عَـلَـی الْـحَبِیـب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## (۱۰) مرضُ الموت میں بھی تلاوت

**حضرتِ جُنید** بغدادی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی وقتِ نَزْع قرآنِ پاک پڑھ رہے تھے، اُن سے اِستفسار کیا گیا: اس وَقْت میں بھی تلاوت؟ اِرشاد فرمایا: میرا نامۂ اَعمال لپیٹا جارہا ہے تو جلدی جلدی اس میں اِضافہ کررہا ہوں۔ (صید الخاطر لابن الجوزی ص ۲۲۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## (۱۱) نیند بھگانے کے لئے منہ پر پانی کے چھینٹے مارتے

**اِمام محمد شیبانی** علیہ رحمۃ اللّٰہ الغنی **شب بیداری** فرمایا کرتے تھے اور آپ کے پاس مختلف قسم کی کتابیں رکھی ہوتی تھیں جب ایک فَن سے تھک جاتے تو دوسرے فن کے **مطالعے** میں لگ جاتے تھے۔ یہ بھی منقول ہے کہ آپ اپنے پاس پانی رکھا کرتے تھے جب **نیند** کا غلبہ ہونے لگتا تو **پانی** کے چھینٹے دے کر نیند کو دُور فرماتے اور فرمایا کرتے تھے کہ نیند گرمی سے ہے لہٰذا ٹھنڈے پانی سے دُور کرو۔ (تعلیم المتعلم طریق التعلم، ص ۱۰۱) آپ کو **مطالعے** کا اتنا شوق تھا کہ رات کے **تین حصے** کرتے، ایک حصہ میں عبادت، ایک حصہ میں مطالعہ اور بقیہ ایک حصہ میں آرام فرماتے تھے۔ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ''مجھے اپنے والد کی مِیراث میں سے تیس ہزار درہم ملے تھے ان میں سے پندرہ ہزار میں نے علمِ نَحو، شعر واَدَب اور لُغت وغیرہ کی تعلیم و تحصیل میں خرچ کئے اور پندرہ ہزار حدیث وفِقہ کی تکمیل پر۔'' (تاریخ بغداد، ج ۲، ص ۱۷۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## (۱۲) مَرَضُ الموت میں بھی ایثار

**حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرتِ سیِّدُ نا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوالی ''اِحیاءُ الْعُلُوم ''میں نَقْل کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُ نا بِشر بن حارِث رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ مَرَض الموت میں مُبتَلا تھے، کسی نے آکر سُوال کیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ نے اپنی قمیص اُتار کراُسے دیدی، اپنے لئے اُدھار کپڑا حاصِل کیا اور اُسی میں اِنتِقال فرمایا۔

(اِحیاءُ الْعُلُوم ج ۳ ص ۳۱۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## (۱۳) کام کرنے کی مشین

**صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ** حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی کوخدمتِ دین کی دُھن تھی، چنانچہ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کا روزانہ کا **جَدْوَل** کچھ اِس طرح تھا کہ بعد نمازِ فجر ضَروری **وظائف و تلاوتِ قراٰن** کے بعد گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ **پریس کا کام** انجام دیتے۔ پھر فوراً مدرَسہ جا کر **تدریس** فرماتے۔ دوپہر کے کھانے کے بعد مُستَقِلاً کچھ دیر تک پھر پریس کا **کام** انجام دیتے۔ نمازِ ظہر کے بعد عَصْر تک پھر **مدرَسہ** میں تعلیم دیتے۔ بعد نمازِ عصر مغرِب تک اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت کی خدمت میں **نشست** فرماتے۔ بعدِ مغرِب عشاء تک اور عشاء کے بعد سے بارہ بجے تک اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت کی خدمت میں **فتوٰی نَویسی** کا کام انجام دیتے۔ اسکے بعد گھر **واپسی** ہوتی اور کچھ **تحریری** کام کرنے کے بعد تقریباً

دو بجے شب میں **آرام** فرماتے۔ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت کے اخیر زمانۂ حیات تک یعنی کم وبیش **دس برس** تک روزمرّہ کا یہی **معمول** رہا۔ حضرتِ صدرُ الشَّریعہ، بدرالطریقہ مفتی محمدامجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی کی اس محنتِ شاقّہ وعَزم واِستقلال سے اُس دَور کے اکابر علماء **حیران** تھے۔ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت کے بھائی حضرت ننھے میاں مولانا محمد رضا خان علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الحنان فرماتے تھے کہ مولانا امجد علی **کام کی مشین** ہیں اور وہ بھی ایسی مشین جو کبھی **فیل** نہ ہو۔

مصنِّف بھی، مقرِّر بھی، فَقیہِ عصرِ حاضِر بھی
وہ اپنے آپ میں تھا اک اِدارہ علم وحکمت کا

(تذکرۂ صدرالشریعہ، ص۱۶)

**اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

# ہماری کیا حالت ہے؟

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** آپ نے ملاحظہ کیا کہ بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِین کو نیکیاں کمانے کی کیسی حِرص ہوتی تھی اور وہ اس کے لئے کیسی کیسی مَشقَّتیں و تکلیفیں اٹھایا کرتے تھے اور ایک ہم ہیں کہ نفلی عبادتوں کی حِرص رکھنا دَرکنار فرائض کی بھی پابندی نہیں کر پاتے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں فرائض وواجبات کی ادائیگی کے ساتھ

ساتھ نوافل کی بھی حرص عطا کرے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت

ہو توفیق ایسی عطا یا الٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## اچھی صُحبت اختیار کر لیجئے

**خربوزے** کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے، تِل کو گلاب کے پھول میں رکھ دیا جائے تو اُس کی صُحبت میں رَہ کر گلابی ہو جاتا ہے۔ اِسی طرح تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو کر عاشِقانِ رسول کی صُحبت میں رہنے والا بے وَقعت پتّھر بھی **اللہ ورسول** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مہربانی سے اَنمول ہیرا بن جاتا، خوب جگمگاتا اور ایسی شان سے پَیکِ اَجَل کو **لَبَّیک** کہتا ہے کہ دیکھنے سننے والا اس پر رَشک کرتا اور جینے کے بجائے ایسی موت کی آرزو کرنے لگتا ہے۔ آپ بھی دعوتِ اِسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوجایئے۔ اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اِسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت اور راہِ خدا میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سفر کیجئے اور شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ **مَدَنی اِنعامات**

کے مطابِق زندَگی گزاریئے اور اِس پر استِقامت پانے کیلئے ہر روز ''**فکرِ مدینہ**'' کر کے مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کرتے رہئے اور ہر مَدَنی ماہ کی ابتِدائی دس تاریخ کے اندر اندر اپنے یہاں کے دعوتِ اسلامی کے ذِمّے دار کو جمع کروا دیجئے ،آپ کی ترغیب وتحریص کیلئے ایک **مَدَنی** بہار پیشِ خدمت ہے:چُنانچِہ

## سُدھرنے کا راز

محراب پور (سندھ) کے اسلامی بھائی (عمر تقریباً 18 سال) کا بیان ہے کہ والد صاحب کی دعوتِ اسلامی سے وابستگی کی برکت سے میں بھی مدنی ماحول سے وابستہ اور **مدرسۃ المدینہ** کا طالب علم تھا۔پھر میرے والد صاحب روزگار کے سلسلے میں بیرونِ ملک چلے گئے ۔ میں بہن بھائیوں میں سب سے بڑا تھا ،آزادی ملی تو میرے پَر پُرزے نکلنا شروع ہوئے اور میں ہر کام اپنی مرضی سے کرنے لگا۔رفتہ رفتہ **نمازوں کی پابندی ختم ہوگئی اور لڑنا جھگڑنا میرا معمول بن گیا**۔کردار بگڑا تو میرے سر پر عشقِ مَجازی کا بُھوت بھی سوار ہو گیا اور مُراد نہ ملنے پر میں نفسیاتی مریض بن کر رہ گیا۔میرے بگڑنے کی خبر والد صاحب تک پہنچی تو وہ سخت پریشان ہوئے اور مجھے فون پر سمجھانے کی کوشش کی مگر میرے رنگ ڈھنگ نہ بدلے لیکن اتنا فرق ضرور پڑا کہ میرا ضمیر اب مجھے مَلامت کرنے لگا تھا۔ایک دن بیٹھا **مَدَنی چینل** دیکھ رہا تھا کہ 63 دن کے **تربیتی کورس** کا اِعلان ہوا تو میرے دل میں یہ کورس کرنے کا جذبہ پیدا ہوا لیکن یہ

سوچ کر ہمت ہار گیا کہ میں تو بہت گناہ گار انسان ہوں، میرے **شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت** بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطارؔ قادری دامت برکاتہم العالیہ مجھے کہاں قبول فرمائیں گے! لیکن اگلے ہی روز ابو جان کا فون آ گیا اور انہوں نے مجھ پر اِس کورس میں شامل ہونے کے لئے بھرپور **اِنفرادی کوشش** کی تو میرے منہ سے نکل گیا کہ ٹھیک ہے! میں امتحان دیتے ہی باب المدینہ کراچی چلا جاؤں گا۔ چنانچہ پیپر دینے کے بعد میں نے عالمی مدنی مرکز **فیضانِ مدینہ** باب المدینہ کراچی کا رُخ کیا۔ جونہی میں نے فیضان مدینہ میں قدم رکھا تو ایسا رُوحانی سکون ملا جو پہلے کبھی نہیں ملا تھا۔ تربیتی کورس میں داخلہ لینے کے بعد میں نے ایک نئی زندگی کا آغاز کیا جس میں **پانچ وقت کی باجماعت نمازیں تھیں**، تلاوت، نعت، ذکر و دُرُود اور **نیکی کی دعوت کی بہاریں تھیں**۔ تربیتی کورس مکمل کرنے کے بعد 12 ماہ کے **مَدَنی قافلے** میں سفر کی نیت کر کے جب میں واپس گھر پہنچا تو میرے والدین میرے کردار میں مثبت تبدیلیاں دیکھ کر حیران رہ گئے کہ یہ ہمارا وہی بیٹا ہے یا کوئی اور ہے! میں نے عَرض کی: ’’یہ میرے **شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کا مجھ پر کرم ہے۔‘‘

تَـنَـزُّل کے گہرے گڑھے میں تھے اُن کی — ترقّی کا باعث بنا مَدَنی ماحول
تمہیں لُطف آ جائے گا زندگی کا — قریب آ کے دیکھو ذرا مَدَنی ماحول

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! — صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

# گناھوں کی حرص مذموم ھے

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** گناہ جہنّم میں لے جانے والے اَعمال ہیں اور ان کی حِرص مذموم ہوتی ہے مگر افسوس صَد کروڑ افسوس! آج مسلمانوں کی بھاری اکثریّت گناہوں کی حِرص کا شکار ہے ۔مَساجِد، مَدارِس، جامِعات، سنّتوں بھرے اِجتماعات اور دینی لائبریریوں میں آنے والوں کی تعداد بہت کم جبکہ سینما گھروں، ڈرامہ ہالوں اور نائٹ کلبوں جیسے گناہوں کے اَڈّوں میں جانے والوں کی تعداد اِس سے کئی گُنا زیادہ ہے۔ ٹی وی، وی سی آر، ڈی وی ڈی پلیئر، ڈش اِنٹینا، اِنٹرنیٹ اور کیبل کا غلَط استعمال عام ہے۔نمازیں قضا کرنا، فرض روزے چھوڑ دینا، گالی دینا، تُہمت لگانا، بدگمانی کرنا، غیبت کرنا، چُغلی کھانا، لوگوں کے عیب جاننے کی جستجو میں رہنا، لوگوں کے عیب اُچھالنا، جھوٹ بولنا، جھوٹے وعدے کرنا، کسی کا مال ناحق کھانا، خون بہانا، کسی کو بِلا اجازتِ شَرعی تکلیف دینا، قرض دبالینا، کسی کی چیز عارِیتاً (یعنی وقتی طور پر) لے کر واپَس نہ کرنا، مسلمانوں کو بُرے اَلقاب سے پکارنا، کسی کی چیز اُسے ناگوار گزرنے کے باوُجُود بِلا اجازت استعمال کرنا، شراب پینا، جُوا کھیلنا، چوری کرنا، زِنا کرنا، فلمیں ڈرامے دیکھنا، گانے باجے سُننا، سُود و رِشوت کا لین دین کرنا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور انہیں ستانا، اَمانت میں خِیانت کرنا، بدنگاہی کرنا، عورَتوں کا مَردوں کی اور مردوں کا عورَتوں کی مُشابہَت (یعنی نقّالی) کرنا، بے پردگی، غُرُور، تکبُّر، حَسَد، رِیاکاری، اپنے دل میں کسی مسلمان کا بُغض و کینہ رکھنا، غصّہ آجانے پر شریعت

کی حد توڑ ڈالنا، حُبِّ جاہ، بُخل، خود پسندی جیسے مُعاملات ہمارے مُعاشَرے میں بڑی بے باکی کے ساتھ کئے جاتے ہیں۔

نفس وشیطان ہوگئے غالب ان کے چُنگل سے تُو چُھڑا یا ربّ
نِیم جاں کردیا گناہوں نے مرضِ عِصیاں سے دے شِفا یا ربّ

(وسائلِ بخشش، ص ۸۷)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّى اللّٰهُ تعالٰی علٰی محمَّد

# نیک لوگ گناھوں سے ڈرتے ھیں

**اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے گناہ سے بَہُت زیادہ ڈرتے ہیں مگر گناہوں کے عادی لوگ اِس کی ذرا بھی پرواہ نہیں کرتے جیسا کہ ''بخاری شریف'' میں **فرمانِ مصطَفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: **مومِن اپنے گناہوں کو اس انداز سے دیکھ رہا ہوتا ہے گویا کہ وہ کسی پہاڑ تلے بیٹھا ہے اور اسے ڈر ہے کہ کہیں یہ پہاڑ اِس کے اوپر نہ آ گرے جبکہ فاسق وفاجر کے نزدیک گناہوں کا مُعامَلہ ایسا ہے گویا کوئی مکّھی اس کی ناک پر بیٹھی اور اس نے ہاتھ کے اِشارے سے اُڑادی۔** (بخاری ج ۴ ص ۱۹۰ حدیث ۶۳۰۸)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّى اللّٰهُ تعالٰی علٰی محمَّد

# گناھوں کی حرص سے بچنے کا نُسخه

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** گناہوں کی حِرص سے بچنا بے حد ضروری ہے، اس کے لئے سب سے پہلے **گناہوں کی پہچان** حاصل کیجئے، پھر ان کے **نقصانات**

پر غور کیجئے کیونکہ ہمارا نَفْس فائدے کی طرف لپکتا اور نقصان سے بھاگتا ہے۔ اگر حقیقی معنوں میں اِحساس ہو جائے کہ ہمیں گناہوں کی کیسی ہولناک سزا ملے گی تو ہم گناہ کے خیال سے بھی دُور بھاگیں۔ حصولِ عبرت کے لئے مختلف گناہوں میں مُلَوَّث ہونے والوں کے لَرزہ خیز اَنجام کی **حکایات** پڑھنا بھی بے حد مفید ہے۔

## گناہوں کی پہچان ہونا ضروری ہے

**گناہوں** سے بچنے کے لئے ان کی شناخت و پہچان بہت اہم ہے تاکہ ان سے بچا جا سکے، ان گناہوں کی پہچان حاصل کرنے اور سزائیں جاننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے **مکتبۃ المدینہ** کی مطبوعہ کتب ورسائل سے بھی مدد لی جاسکتی ہے۔[1]

---

[1]: مثلاً **شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتھم العالیہ کی تمام تصانیف بالخصوص ❁ کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب ❁ غیبت کی تباہ کاریاں ❁ بُرے خاتمے کے اسباب ❁ پُراسرار بھکاری ❁ گانے باجے کی ہولناکیاں ❁ غصے کا علاج ❁ کالے بچھو ❁ خودکشی کا علاج ❁ پردے کے بارے میں سوال جواب ❁ گانے باجے کے 35 کفریہ اشعار ❁ خزانے کے انبار ❁ کفن چوروں کے انکشافات ❁ شیطان کے چار گدھے ❁ ظلم کا انجام ❁ چندے کے بارے میں سوال جواب ❁ زخمی سانپ ❁ چار سنسنی خیز خواب اور ❁ ٹی وی کی تباہ کاریاں کا مطالعہ بے حد مفید ہے اور **مجلس المدینۃ العلمیۃ** (دعوتِ اسلامی) کی پیش کردہ تالیفات میں سے ❁ ریاکاری ❁ حسد ❁ بدگمانی ❁ تکبر ❁ نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں ❁ جنت کی دو چابیاں ❁ قبر میں آنے والا دوست ❁ جہنم کے خطرات ❁ جہنم میں لے جانے والے اعمال (جلد اول و دوم) ❁ اصلاحِ اعمال اور ❁ جلد بازی کے نقصانات (وغیرہ)

# ایک گناہ کے دس نقصانات

**امیرالمومنین** حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے **فرمایا: گناہ** چاہے ایک ہوا پنے ساتھ **دس بُری خصلتیں** لے کر آتا ہے:

(۱) جب بندہ گناہ کرتا ہے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو غضب دلاتا ہے۔

(۲) وہ (یعنی گناہ کرنے والا) اِبلیس مَلْعُون کو خوش کرتا ہے۔

(۳) جنت سے دُور ہو جاتا ہے۔

(۴) جہنم کے قریب آجاتا ہے۔

(۵) اپنی سب سے پیاری چیز یعنی اپنی جان کو تکلیف دیتا ہے۔

(۶) اپنے باطِن کو ناپاک کر بیٹھتا ہے۔

(۷) اَعمال لکھنے والے فرشتوں یعنی کراماً کاتِبین کو اِیذاء دیتا ہے۔

(۸) نبی کریم صلَّی اللہ تعالی علیہ والہٖ وسلَّم کو قبرِ انور میں رنجیدہ کر دیتا ہے۔

(۹) زمین وآسمان اور تمام مخلوق کو اپنی نافرمانی پر گواہ بنالیتا ہے۔

(۱۰) تمام انسانوں سے خیانت اور ربُّ العٰلمین عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتا ہے۔

(بحرالدموع ،الفصل الثانی عواقب المعصیۃ ،ص ۳۰ ملخصًا)

ہے آہ طُغیانیاں گناہوں کی

پار نیّا مِری لگا یاربّ (وسائل بخشش ص ۸۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## بُرے خاتمے سے بے خوف نہ ہو

حضرت سیِّدُ نا ابن عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنھما اِرشاد فرماتے ہیں: **اے گناہ کرنے والے!** توبُرے خاتمے سے بے خوف نہ ہو اور جب تو کوئی گناہ کرلے تو اس کے بعد اس سے **بڑا گناہ** نہ کر۔ تیرا دائیں، بائیں جانب کے فرشتوں سے حیا میں کمی کرنا اس گناہ سے **بڑا گناہ** ہے جو تو نے کیا۔ اور تیرا گناہ کرلینے پر خوش ہونا اس سے بھی **بڑا گناہ** ہے حالانکہ تُو نہیں جانتا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تیرے ساتھ کیا سُلوک فرمانے والا ہے! اور گناہ کرتے ہوئے تیز ہوا سے دروازے کا پردہ اُٹھ جائے تو تُو ڈر جاتا ہے مگر تیرا دل اس بات سے نہیں ڈرتا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **تجھے دیکھ رہا ہے۔** تیرا یہ عمل اس سے بھی **بڑا گناہ** ہے۔ (ابن عساکر ج ۱۰، ص ۶۰)

؎ خدایا بُرے خاتمے سے بچانا
پڑھوں کلمہ جب نکلے دَم یاالٰہی (وسائل بخشش ص ۸۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## گناہوں کی نحوست

گناہوں کے حریص کی ایک عبرتناک **حکایت** ملاحظہ ہو، چنانچہ حضرت سیِّدُ نا منصور بن عمار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہ الغفّار اِرشاد فرماتے ہیں: میرا ایک شخص سے ملنا جُلنا تھا، میں اس کو بڑا عبادت گزار، تہجُّد گزار اور خوفِ خدا سے گریہ وزاری کرنے والا سمجھتا تھا۔ ہماری اکثر ملاقات ہوتی رہتی تھی۔ ایک مرتبہ کافی دن ہوگئے وہ مجھے دکھائی

نہیں دیا، جب معلومات کیں تو پتا چلا کہ وہ بہت بیمار اور کمزور ہو گیا ہے۔ میں اس کے گھر گیا تو دیکھا کہ وہ صحن میں ایک بستر پر پڑا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ سیاہ، آنکھیں نیلی اور ہونٹ موٹے ہو چکے تھے۔ میں نے اسے کہا: ”لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه“ کی کثرت کرو۔“ آواز سن کر اس نے بڑی مشکل سے میری طرف دیکھا، پھر اس پر غشی طاری ہو گئی۔ میں نے دوسری مرتبہ یہی تلقین کی تو اس نے اُداس نگاہوں سے میری طرف دیکھا اور اس پر دوبارہ غَشی طاری ہو گئی۔ جب میں نے تیسری مرتبہ کلمۂ پاک پڑھنے کی تلقین کی تو اُس نے اپنی آنکھیں کھولیں اور لڑکھڑاتی آواز میں کہنے لگا: ”میرے بھائی منصور! اس کلمہ کے اور میرے درمیان رُکاوٹ کھڑی کر دی گئی ہے۔“ میں نے حیرانی سے پوچھا: کہاں گئیں وہ نمازیں، وہ روزے، تہجد اور راتوں کا قیام؟ تو اس نے مجھے بڑی حسرت سے بتایا: میرے بھائی! یہ سب کچھ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے نہیں تھا بلکہ میں یہ عبادتیں اس لئے کیا کرتا تھا تا کہ لوگ مجھے نمازی، روزے دار اور تہجد گزار کہیں، میں لوگوں کو دکھانے کے لئے ذِکْرُ اللّٰه کیا کرتا تھا لیکن جب میں تنہا ہوتا تو کمرے کا دروازہ بند کر کے بَرَہْنَہ ہو کر شراب پیتا اور اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کو ناراض کرنے والے کاموں میں مشغول رہتا۔ ایک عرصہ تک میں اِسی طرح کرتا رہا پھر ایسا بیمار ہوا کہ بچنے کی اُمید نہ رہی، میں نے اپنی بیٹی سے قرآن پاک منگوایا اور حَرْف بَحَرْف پڑھنا شروع کیا یہاں تک کہ سورۂ یٰسٓ تک پہنچ گیا، اس وَقْت میں نے قرآن مجید کو ہاتھوں میں اُٹھا کر بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں دعا کی: ”یااللّٰه عَزَّوَجَلَّ! اس قرآنِ عظیم کے

صدقے مجھے شفا عطا فرما، آیندہ میں گناہ نہیں کروں گا۔'' **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے میری سُن لی اور میں صحت یاب ہو گیا۔

**مگر آہ!** کچھ ہی دن بعد دوبارہ لَہْو ولَعِب اور لذّات و خواہشات میں پڑ گیا۔ شیطان لعین نے مجھے وہ عہد بھلا دیا جو میں نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے کیا تھا۔ عرصۂ دَراز تک میں اپنے نامۂ اَعمال کو گناہوں سے بھرتا رہا یہاں تک کہ دوبارہ بیمار ہو گیا، جب میں نے موت کے سائے مَنڈلاتے دیکھے تو گھر والوں سے کہا کہ مجھے صحن میں ڈال دیں۔ پھر قرآن شریف منگوا کر پڑھا اور بلند کر کے عَرْض کی: ''**یااللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! اس پاک کلام کی عظمت کا واسطہ! مجھے اس مرض سے نجات عطا فرما۔'' **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے اس مرتبہ بھی میری دعا قبول فرمائی اور مجھے دوبارہ شفا مل گئی۔ لیکن افسوس صد افسوس! کہ ایک بار پھر نفسانی خواہشات اور نافرمانیوں میں پڑ گیا اور اب میں جس حال میں ہوں تم دیکھ ہی رہے ہو، ایک بار پھر میں نے قرآن حکیم منگوایا اور پڑھنا چاہا تو ایک حَرْف بھی نہ پڑھ سکا، میں سمجھ گیا کہ **اللّٰہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی** مجھ سے بہت ناراض ہے، جب میں نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھا کر عرض کی: ''**یااللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! اس مصحف شریف کی عظمت کا صدقہ! اس مرض سے میرا پیچھا چھڑا دے۔'' تو میں نے ایک غیبی آواز سنی کہ '' جب تُو بیماری میں مبتلا ہوتا ہے تو اپنے گناہوں سے توبہ کر لیتا ہے اور جب تندرست ہو جاتا ہے تو پھر گناہ کرنے لگ جاتا ہے۔ تُو جب تک تکلیف میں مبتلا رہتا ہے روتا رہتا ہے اور جب قوت حاصل کر لیتا ہے تو بُرے کام کرنے لگتا ہے۔

کتنی ہی مصیبتوں اور آزمائشوں میں تو مبتلا ہوا مگر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے تجھے ان سب سے نجات عطا فرمائی۔ اُس کے منع کرنے اور روکنے کے باوجود تو گناہوں میں ڈُوبا رہا۔ کیا تجھے موت کا خوف نہ تھا؟ تو عَقْل اور سمجھ رکھنے کے باوجود گناہوں پر ڈٹا رہا! اور تجھ پر جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا فضل وکرم تھا اسے بھلا دیا! اور کبھی بھی تجھ پر نہ کپکپی طاری ہوئی، نہ ہی کوئی خوف لاحق ہوا، کتنی مرتبہ تو نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ عہد کیا لیکن پھر توڑ دیا۔'' حضرت سیِّدُنا منصور بن عمار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الغفّار فرماتے ہیں: یہ سُننے کے بعد میں اس کی بے بسی پر آنسو بہاتا ہوا وہاں سے نکل آیا، ابھی میں اپنے گھر کے دروازے تک بھی نہ پہنچا تھا کہ مجھے خبر ملی کہ اس کا اِنتقال ہو چکا ہے۔ (الروض الفائق، المجلس الثانی، ص۱۷)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے رِیا کاری کی باطِنی بیماری اور چُھپ کر گناہ کرنے کی حِرْص نے بظاہر نیک و پارسا دکھائی دینے والے کو کیسے عبرت ناک اَنجام سے دوچار کیا! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بے نیازی سے **لرز** جایئے اور اس کے حضور گِڑ گِڑا کر **اِخلاص و مَغْفِرَت** کی بھیک مانگ لیجئے۔

آج بنتا ہوں معزَّز جو کُھلے حَشْر میں عیب
آہ! رُسوائی کی آفت میں پھنسوں گا یا ربّ! (وسائلِ بخشش ص۹۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## گناہوں کا انجام جہنم ہے

گناہوں کی منزل جہنم ہے اور جہنم کی آگ دنیا کی آگ سے ستر گُنا تیز

ہے۔اگر جہنم کو سوئی کے ناکے کے برابر کھول دیا جائے تو تمام اہلِ زمین اس کی گرمی سے مر جائیں۔اگر جہنمیوں کو باندھنے والی ایک زنجیر کی ایک کڑی دنیا کے کسی پہاڑ پر رکھ دی جائے تو وہ زمین میں دَھنس جائے۔جہنم میں اُونٹ کے برابر سانپ ہیں،ان میں سے اگر کوئی سانپ کسی کو کاٹ لے تو چالیس سال تک اس کا درد محسوس ہوتا رہے گا۔اس میں خچر کے برابر بچھو ہیں جو ایک مرتبہ کاٹ لیں تو چالیس برس تک تکلیف محسوس ہوتی رہے۔جہنم کا ہلکا ترین عذاب یہ ہے کہ انسان کو آگ کی جوتیاں پہنائی جائیں گی،جس سے اس کا دماغ ہانڈی کی طرح کھولنے لگے گا۔(اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ)

## سب تکلیفیں بھول جائے گا

**جہنَّم** کاصِرْف ایک جھونکا عمر بھر کی راحت سامانیوں کو بُھلا کر رکھ دے گا،چنانچہ تاجدارِ مدینہ قرارِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے:قِیامت کے دن اس دوزخی کو لایا جائے گا جسے دنیا میں سب سے زیادہ نعمتیں ملیں اور اسے جہنَّم کا ایک جھونکا دے کر پوچھا جائے گا:اے ابنِ آدم!کیا تو نے کبھی کوئی بھلائی دیکھی تھی؟کیا تجھے کبھی کوئی نعمت ملی تھی؟تو وہ کہے گا:''خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم!نہیں۔''پھر اس جنتی کو لایا جائے گا جو دنیا میں سب سے زیادہ تکلیف میں رہا اور اُسے جنّت کی سیر کروائی جائے گی پھر اس سے پوچھا جائے گا:''اے انسان!کیا تو نے کبھی کوئی تکلیف دیکھی تھی؟تجھ پر کبھی کوئی سختی آئی تھی؟''تو وہ کہے گا:بخدا!اے میرے رب!کبھی نہیں،مجھے کبھی کوئی تکلیف نہیں ہوئی اور نہ میں نے کبھی کوئی سختی دیکھی۔(صحیح مسلم،ص۱۵۰۸ حدیث۲۸۰۷)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** یقیناً ہمارے نرم و نازُک جسم جہنم کا عذاب سیکنڈ کے کروڑویں حصے کے لئے بھی برداشت نہیں کر سکتے ، لہٰذا گناہوں کی حِرْص سے چھٹکارا پانے میں ہی عافیت وسلامتی ہے۔

گنہگار طلبگارِ عَفْوْ ورَحْمت ہے
عذاب سہنے کا کس میں ہے حوصلہ یارب (وسائل بخشش ص ۹۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## ہم گناہوں میں کیوں مبتلاء ہو جاتے ہیں؟

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** جب گناہ ہماری آخرت کے لئے سخت نقصان دہ ہیں تو آخر کیا وجہ ہے کہ ہم پھر بھی گناہوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں؟ شاید اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ انسان کو جس **عذاب** سے ڈرایا گیا ہے وہ فی الحال اس کی نگاہوں سے اوجھل ہے جبکہ اس کی **نفسانی خواہشات** کا نتیجہ فوری طور پر اس کے سامنے آ جاتا ہے اور انسان کی فطرت ہے کہ یہ اُدھار کی جگہ نَقْد کو پسند کرتا ہے ، مثلاً زِنا کرنے والے کی نظر زنا سے فوری طور پر حاصل ہونے والی **ناپاک لذت** پر ہوتی ہے جس کی وجہ سے وہ زنا کی **اُخروی سزا** سے غافِل ہو جاتا ہے۔ لیکن ہم میں سے ہر ایک کو غور کرنا چاہئے کہ یہ عذابات اگر چہ فوراً نہیں ملتے لیکن جب ملیں گے تو کیا میں برداشت کر پاؤں گا۔ کیا میں جہنم کے خوف کی وجہ سے گناہوں سے باز نہیں رہ سکتا ! کتنے ہی دنیاوی فوائد ایسے ہیں جنہیں میں مستقبل میں ہونے والے نقصان کی وجہ سے چھوڑ دیتا ہوں

مثلاً کوئی ڈاکٹر یہ کہہ دے کہ تمہیں دل کا مرض ہے لہٰذا چکنائی والی چیزیں مثلاً پراٹھا، سموسے، پکوڑے وغیرہ کھانا بالکل تَرْک کردو ورنہ تمہاری تکلیف میں اِضافہ ہوجائے گا تو میں محض ایک ڈاکٹر کی بات پر اعتبار کرکے آئندہ نقصان سے بچنے کے لئے اپنی مَن پسند چیزوں کو ان کی تمام تَرلذت کے باوجود چھوڑ دیتا ہوں لیکن کیا بات ہے کہ میں ساری کائنات کے خالق ومالک عَزَّوَجَلَّ کے وعدۂ عذاب کو سچا جانتے ہوئے اپنے نَفْس کی ناجائز خواہشات کو کیوں نہیں تَرْک کرتا! اس انداز سے غوروفِکْر کرنے کی بَرَکت سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم گناہوں کی بیماری سے شفا پانے میں کامیاب ہوجائیں گے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## گناہوں کی وجہ سے اپنا ہی نہیں دوسروں کا بھی نقصان ہوتا ہے

کئی گناہ ایسے بھی ہیں کہ جن کی وجہ سے براہِ راست دوسروں کو نقصان اُٹھانا پڑتا ہے اور معاشرے میں بگاڑ بڑھتا چلا جاتا ہے، مَثَلاً اگر کوئی شخص چوری کا گناہ کرے گا تو اُس شخص کا نقصان ہوگا جس کی چیز چُرائی جائے گی، بِالکل یِہی مُعاملہ ڈاکہ ڈالنے ،اَسلحہ (اَس۔لِ۔حَہ) دکھا کر موبائل فون وغیرہ چھین لینے والوں کا ہے۔ دُنیوی نقصانات تو ایک طرف رہے گناہ کرنے والے کا اَصل بڑا نقصان تو آخرت کا ہے۔

گناہوں نے میری کمر توڑ ڈالی
مرا حشر میں ہوگا کیا یاالٰہی (وسائل بخشش، ص ۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## میں گناہوں کی دلدل سے کیسے نکلا؟

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** گناہوں کی دَلْدَل سے نکلنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہردَم وابستہ رہئے، آپ کی ترغیب وتحریص کے لئے ایک مَدَنی بہار پیشِ خدمت ہے، چنانچہ باب المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی نے گناہوں کی دلدل سے نکلنے کی داستان کچھ یوں بیان کی: یہ اس دَور کی بات ہے جب پاکستان میں VCR نیانیامُتعارِف ہوا تھا، ہمارے کچھ رشتہ دار روزی کمانے کے لئے بیرون ملک گئے تو مال کے ساتھ ساتھ وہاں سے وی سی آر کی نحوست بھی اپنے گھروں میں لے آئے۔ میں اس وقت کم سِن تھا اور بُرے بھلے کا شعور نہ تھا، لہٰذا میں اور میرے ہم عمر فلم دیکھنے کے شوق میں روزانہ اپنے رشتہ داروں کے گھر پہنچ جاتے۔ عِشق ومحبت کی داستانیں اور فلمی اداکاراؤں کی منحوس ادائیں دیکھ دیکھ کر میں بے راہ رَوی کا شکار ہوگیا۔ عورتوں کو بُری نظر سے دیکھنا میرا معمول بن گیا۔ میری بدنگاہیوں کا سلسلہ دَراز ہوتے ہوتے نوبت یہاں تک پہنچی کہ میں اپنے ہاتھوں سے اپنی جوانی برباد کرنے لگا۔ اپنے ہی جیسے گندے ذہن کے دوستوں کی صحبت نے مجھے شہوت کی تسکین کے لئے اَمردوں سے بدفعلی کا راستہ دکھایا لیکن اُس وقت نہ تو مجھے اس فعل کے حرام ہونے کے بارے میں علم تھا اور نہ ہی مجھے کوئی سمجھانے والا تھا۔ اب میں کبھی کبھار جِنسی مناظِر پر مشتمل فُحش فلمیں بھی دیکھنے لگا تھا۔ قصہ مختصر! میں تقریباً 9 سال تک تباہی کے اس راستے پر چلتا رہا۔ پھر ایک روز مجھے اپنے محلے دار اسلامی

بھائی کی اِنفرادی کوشش کے نتیجے میں درسِ فیضانِ سنّت سننے کی سعادت ملی، میری خوش نصیبی کہ اس روز دَرْس میں جو صفحات پڑھے گئے ان میں لواطت کی لرزہ خیز سزا کا بھی ذکر تھا جسے سن کر میں کانپ اٹھا اور اُسی وقت اس فعلِ بد سے توبہ کرلی۔ پھر میں اپنے علاقے کے مبلغینِ دعوتِ اسلامی کی شفقتوں کے نتیجے میں مَدَنی ماحول کے قریب ہوتا چلا گیا۔ اس دوران **شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت** بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ کا اُمّت کی خیرخواہی کے لئے لکھا گیا پرچہ ''برباد جوانی'' پڑھ کر اپنے ہاتھوں سے اپنی جوانی برباد کرنے سے بھی باز آ گیا۔ نمازوں کی پابندی، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں سفر، درسِ فیضانِ سنّت میں شرکت اور دیگر مَدَنی کاموں میں شمولیت میرا معمول بن گیا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی نے مجھے خوفِ خدا و عشقِ رسول کا ایسا جام پلایا کہ (تادمِ تحریر) تقریباً 16 سال ہوگئے ہیں میں اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کے لئے کوشاں ہوں۔

آج جو عیب کسی پر نہیں کھلنے دیتے
کب وہ چاہیں گے مری حشر میں رُسوائی ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## گناہوں کے شائقین کا عبرت ناک انجام

نیکی میں کوئی نقصان اور گناہ میں کوئی فائدہ نہیں۔ گناہوں کی حِرص

کا نقصان اٹھانے والوں کی عبرت ناک حکایات سے کتابیں بھری پڑی ہیں۔ ایسی ہی **12** منتخب حکایات پڑھیئے اور خوفِ خدا سے لرزیئے کہ کہیں ہمارا بھی یہی اَنجام نہ ہو! اور گناہوں سے بچنے کی سبیل کیجئے۔

## (۱)بارہ ہزار لوگ بندر بن گئے

حضرتِ سیِّدُ نا داؤد عَلٰی نَبِیِّنا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلام کی قوم کے ستر ہزار آدمی ''عَقَبَہ'' کے پاس سمندر کے کنارے ''اَیْلَہ'' نامی گاؤں میں رہتے تھے اور یہ لوگ بڑی فراخی اور خوشحالی کی زندگی بسر کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کا اس طرح امتحان لیا کہ سنیچر (یعنی ہفتے) کے دن مچھلی کا شکار اُن لوگوں پر حرام فرما دیا اور ہفتے کے باقی دنوں میں شکار حلال فرما دیا۔ ہفتے کے روز دوسرے دنوں کے مقابلے میں بہت زیادہ مچھلیاں آتیں۔ یہ انہیں دیکھ کر للچاتے مگر کچھ کر نہ پاتے۔ شیطان نے اُن لوگوں کو یہ حیلہ سُجھایا کہ سمندر سے کچھ نالیاں نکال کر خشکی میں چند حوض بنالو اور جب ہفتے کے دن اُن نالیوں کے ذریعہ مچھلیاں حوض میں آجائیں تو نالیوں کا منہ بند کر دو اور اس دن شکار نہ کرو بلکہ دوسرے دن آسانی کے ساتھ اُن مچھلیوں کو پکڑ لو۔ حرص کے ماروں کو یہ شیطانی حیلہ بازی پسند آ گئی، اُن لوگوں نے یہ نہیں سوچا کہ حوض میں مچھلیاں قید کرنا بھی تو شکار ہی ہے۔ بہر حال وہ اس طریقے سے ہفتے کے دن بھی شکار کر کے اپنے رب تعالیٰ کی نافرمانی کرتے رہے۔ اس موقع پر ان یہودیوں کے تین گروہ ہو گئے:

﴿۱﴾ کچھ لوگ ایسے تھے جو شکار کے اس شیطانی حیلہ سے منع کرتے رہے اور ناراض

و بیزار ہوکر شکار سے باز رہے ﴿۲﴾ کچھ لوگ اس کام کو دل سے بُرا جان کر خاموش رہے مگر دوسروں کو منع نہ کرتے تھے بلکہ منع کرنے والوں کو سمجھاتے کہ تم لوگ ایسی قوم کو کیوں نصیحت کرتے ہو جنہیں اللہ تعالیٰ ہلاک کرنے والا یا سخت سزا دینے والا ہے اور ﴿۳﴾ کچھ وہ سَرکش و نافرمان لوگ تھے جنھوں نے حکمِ خداوندی کی اعلانیہ مخالفت کی اور شیطان کی حیلہ بازی کو مان کر ہفتے کے دن شکار کرلیا اور ان مچھلیوں کو کھایا اور بیچا بھی۔

**جب** نافرمانوں نے منع کرنے کے باوجود شکار کرلیا تو منع کرنے والی جماعت نے کہا کہ اب ہم ان گنہگاروں سے کوئی میل ملاپ نہ رکھیں گے۔ چنانچہ ان لوگوں نے گاؤں کو تقسیم کر کے درمیان میں ایک دیوار بنالی اور آمد و رفت کے لئے ایک الگ دروازہ بھی بنالیا۔ حضرتِ سیِّدُ نا داؤد عَلٰی نَبِیِّنا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلام نے غضب ناک ہو کر ہفتے کے دن شکار کرنے والے نافرمانوں پر لعنت فرما دی۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ ایک دن خطا کاروں میں سے کوئی باہر نہیں نکلا۔ جب انہیں دیکھنے کے لئے کچھ لوگ دیوار پر چڑھے تو دیکھا کہ وہ سب لوگ بندروں کی صورت میں مَسخ ہو گئے ہیں۔ اب لوگ ان مجرموں کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئے تو وہ بندر اپنے رشتہ داروں کو پہچانتے تھے اور ان کے پاس آکر اُن کے کپڑوں کو سُونگھتے تھے اور زار و زار روتے تھے، مگر لوگ اُن بندر بن جانے والوں کو نہیں پہچانتے تھے۔ اُن بندر بن جانے والوں کی تعداد بارہ ہزار تھی۔ یہ سب تین دن تک زندہ رہے اور اس درمیان میں کچھ بھی کھا پی نہ سکے اور یوں ہی بھوکے پیاسے سب کے سب ہلاک ہو گئے۔ (تفسیر الصاوی، ج۱ص ۷۲، پ۱، البقرۃ: تحت الآیۃ ۶۵) **اس**

واقعہ کا اجمالی بیان پہلے پارے کی "**سورۂ بقرہ**" کی آیت 65 اور تفصیلی بیان "**پارہ 9، سورۂ اعراف**" کی آیت: 163 تا 166 میں ہے۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے کہ شیطانی جال میں پھنس کر اَحکامِ خداوندی کی نافرمانی کرنے کا اَنجام کس قدر ہولناک وخطرناک ہوتا ہے۔ اس دل ہلا دینے والے واقعہ میں ہر اسلامی بھائی کے لئے عبرتوں اور نصیحتوں کا وافر سامان ہے۔ کاش! ہمارے دلوں میں خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کا سمندر موجزن ہوجائے اور ہم **اللہ** و **رسول** عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی نافرمانیوں کی پگڈنڈیوں پر چلنے کے بجائے اِطاعت وفرمانبرداری کی سیدھی سڑک پر رواں دواں ہوجائیں جس کے نتیجے میں دونوں جہانوں کی بھلائی ہمارا مقدر بن جائے۔

گر تُو ناراض ہوا میری ہلاکت ہوگی
ہائے میں نارِ جہنم میں جلوں گا یارب (وسائلِ بخشش ص ۹۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## (۲) آندھی نے تباہ وبرباد کردیا

**قومِ عاد** مقامِ "اَحْقَاف" میں رہتی تھی جو "عُمان وحَضْرمَوْت" کے درمیان ایک بڑا ریگستان ہے۔ یہ لوگ بُت پَرست اور بہت بداعمال وبدکردار تھے۔ اللّٰہ تعالٰی نے اپنے پیغمبر حضرتِ سیِّدُنا ہُود عَلٰی نَبِیِّنا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلام کو اُن لوگوں کی ہدایت کے لئے بھیجا مگر اس قوم نے اپنے تکبُّر اور سَرکشی کی وجہ سے حضرتِ سیِّدُنا ہود عَلٰی نَبِیِّنا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ

وَ السَّلام کوجھٹلا دیا اور اپنے کُفر پر اَڑے رہے۔حضرتِ سیِّدُ نا ہود عَلٰی نَبِیِّنا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلام بار بار اُن سَرکشوں کو عذابِ الٰہی سے ڈراتے رہے، مگر گناہوں کی حِرْص میں مبتلا اُس قوم نے نہایت ہی بے باکی اور گستاخی کے ساتھ اپنے نبی (عَلَیْہِ السَّلام) سے یہ کہہ دیا:

اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَ نَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝

(پ ۸،الاعراف: ۷۰)

ترجمۂ کنز الایمان: کیا تم ہمارے پاس اسلئے آئے ہو کہ ہم ایک اللہ کو پوجیں اور جو ہمارے باپ دادا پوجتے تھے، انہیں چھوڑ دیں تو لاؤ جس کا ہمیں وعدہ دے رہے ہو اگر سچے ہو۔

آخِرش عذابِ الٰہی کی جھلکیاں شروع ہوگئیں۔ تین سال تک بارش ہی نہیں ہوئی اور ہر طرف قَحط وخشک سالی کا دور دورہ ہوگیا۔ یہاں تک کہ لوگ اَناج کے دانے دانے کو ترس گئے۔اُس زمانے کا یہ دستور تھا کہ جب کوئی ''بلا'' اور ''مصیبت'' آتی تھی تو لوگ مکّۂ مُعَظَّمَہ (زَادَهَا اللّٰهُ شَرَفًا وَّ تَعظِيْماً) جا کر خانۂ کعبہ میں دعائیں مانگتے تھے اور بلائیں ٹل جاتی تھیں۔ چنانچہ ایک جماعت مکّۂ مُعَظَّمَہ (زَادَهَا اللّٰهُ شَرَفًا وَّ تَعظِيْماً) گئی۔اس جماعت میں حضرت مَرْثَد بِن سَعْد (رحمةُ الله تعالى عليه) بھی تھے جو مومن تھے مگر اپنے ایمان کو قوم سے چھپائے ہوئے تھے۔ جب ان لوگوں نے مکّۂ مُعَظَّمَہ (زَادَهَا اللّٰهُ شَرَفًا وَّ تَعظِيْماً) میں دعا مانگنی شروع کی تو حضرت مرثد بن سعد (رحمةُ الله تعالى عليه) نے جوشِ ایمانی سے تڑپ کر کہا کہ اے میری قوم! تم لاکھ دعائیں مانگو، مگر اس وقت تک پانی نہیں برسے گا جب تک تم اپنے نبی حضرت ہُود (عَلٰی نَبِیِّنا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ

السَّلام) پرایمان نہ لاؤ گے۔حضرت مَرْثَد بن سَعْد (رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ) نے جب اپنا ایمان ظاہر کر دیا تو قومِ عاد کے غُنڈوں نے ان کو مار پیٹ کر الگ کر دیا اور دعائیں مانگنے لگے۔اس وقت اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے سفید، سُرخ اور سیاہ رنگ کی تین بدلیاں بھیجیں۔آسمان سے ایک آواز آئی: ''اے قوم عاد! تم لوگ اپنے لئے ان میں سے ایک بدلی کو پسند کرلو۔'' ان لوگوں نے کالی بدلی کو پسند کرلیا اور یہ لوگ اس خیال میں مگن تھے کہ کالی بدلی خوب زیادہ بارش دے گی۔ چنانچہ وہ ابرِ سیاہ قومِ عاد کی آبادیوں کی طرف چل پڑا۔قومِ عاد کے لوگ کالی بدلی کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔حضرتِ سیّدُنا ہودعَلٰی نَبِیِّنا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلام نے فرمایا کہ اے میری قوم! دیکھ لو عذابِ الٰہی ابر کی صورت میں تمہاری طرف بڑھ رہا ہے مگر قوم کے گستاخوں نے اپنے نبی (عَلَیْہِ السَّلام) کو جھٹلا دیا اور کہا کہ کہاں کا عذاب اور کیسا عذاب؟

هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ؕ ترجمۂ کنز الایمان: یہ بادل ہے کہ ہم پر برسے گا۔

(پ ۲۶، الاحقاف: ۲۴)

(روح البیان، ج ۳، ص ۱۸۶ تا ۱۸۹، پ ۸، الاعراف: تحت الایۃ ۷۰)

یہ بادل مغرب کی طرف سے آبادیوں کی طرف برابر بڑھتا رہا اور ایک دَم اس میں سے ایک آندھی آئی جو اتنی شدید تھی کہ اونٹوں کو سواروں سمیت اُڑا کر کہیں سے کہیں پھینک دیتی تھی۔ پھر اتنی زوردار ہوگئی کہ درختوں کو جڑوں سے اُکھاڑ کر اُڑا لے جانے لگی۔ یہ دیکھ کر قومِ عاد کے لوگوں نے اپنے مضبوط مکانوں

میں داخل ہوکر دروازوں کو بند کرلیا مگر آندھی کے جھونکے نہ صِرْف دروازوں کو اُکھاڑ کر لے گئے بلکہ پوری عمارتوں کو جھنجھوڑ کر ان کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ سات رات اور آٹھ دن مسلسل یہ آندھی چلتی رہی یہاں تک کہ قومِ عاد کا ایک بھی شخص زندہ نہ بچا۔ جب آندھی ختم ہوئی تو اس قوم کی لاشیں زمین پر اس طرح پڑی ہوئی تھیں جس طرح کھجوروں کے درخت اُکھڑ کر زمین پر پڑے ہوں۔ قراٰن پاک میں ان کی اسی کیفیت کو بیان کیا گیا ہے، چنانچہ پارہ 29 کی سورۃ الحاقۃ کی آیت 6 تا 8 میں ہے:

وَ اَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِیْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِیَةٍۙ(۶) سَخَّرَهَا عَلَیْهِمْ سَبْعَ لَیَالٍ وَّ ثَمٰنِیَةَ اَیَّامٍۙ حُسُوْمًاۙ فَتَرَى الْقَوْمَ فِیْهَا صَرْعٰىۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِیَةٍۚ(۷) فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِیَةٍ(۸) (پ ۲۹، الحاقۃ: ۶ تا ۸)

**ترجمۂ کنزالایمان:** اور رہے عاد وہ ہلاک کئے گئے نہایت سخت گرجتی آندھی سے وہ ان پر قوت سے لگادی سات راتیں اور آٹھ دن لگاتار تو ان لوگوں کو ان میں دیکھو بچھڑے ہوئے گویا وہ کھجور کے ڈنڈ (سوکھے تنے) ہیں گرے ہوئے تو تم ان میں کسی کو بچا ہوا دیکھتے ہو!

پھر قدرتِ خداوندی سے کالے رنگ کے پرندوں کا ایک غول نمودار ہوا جنہوں نے ان کی لاشوں کو اُٹھا کر سمندر میں پھینک دیا۔ حضرتِ سیِّدُنا ہود عَلٰی نَبِیِّنا وَ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلام چند مومنین کو ساتھ لے کر مکّۂ مکرَّمہ (زَادَهَا اللّٰهُ شَرَفًا وَّ تَعظِیْماً) چلے گئے اور وہیں آباد ہو گئے۔ (تفسیر الصاوی، ج ۲، ص ۶۸۶، پ ۸، الاعراف، تحت الآیۃ: ۷۰)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے کہ ''قوم عاد'' جو بڑی طاقتور، قدآور اور خوشحال قوم تھی، ان کے پاس لہلہاتی کھیتیاں اور ہرے بھرے باغات تھے۔ پہاڑوں کو تراش خَراش کر ان لوگوں نے گرمیوں اور سردیوں کے لئے الگ الگ محلات تعمیر کئے تھے، ان کو اپنی کثرت اور طاقت پر بڑا اِعتماد، اپنے تموُّل اور سامانِ عیش و عشرت پر بڑا ناز تھا مگر کُفر اور بداعمالیوں و بدکاریوں کی نحوست نے ان لوگوں کو قہرِ الٰہی کے عذاب میں اس طرح گرفتار کر دیا کہ آندھی کے جھونکوں نے ان کی پوری آبادی کو جھنجھوڑ کر مَلیا میٹ کر دیا، مضبوط محلات کو توڑ پھوڑ دیا اور اس پوری قوم کے وجود کو صفحہ ہستی سے مٹا ڈالا۔ ہمیں چاہئے کہ اللّٰہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی نافرمانیوں اور بداعمالیوں سے ہمیشہ بچتے رہیں۔ اپنی زندگی اطاعتِ الٰہی میں بسر کریں، ورنہ قرانِ مجید کی آیتیں ہمیں جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر یہ دَرْس دے رہی ہیں کہ نیکی کی تاثیر آبادی اور بدی کی تاثیر بربادی ہے۔

زمیں بوجھ سے میرے پھٹتی نہیں ہے
یہ تیرا ہی تو ہے کرم یاالٰہی (وسائل بخشش ص ٨٢)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## (٣) پتھروں کی برسات

حضرتِ **سیِّدُ نالُوط** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلام کے شہر ''سَدُوم'' کی بستیاں بہت آباد اور نہایت سَرسبز وشاداب تھیں اور وہاں طرح طرح کے اَناج اور قِسم

قسم کے پھل اور میوے بکثرت پیدا ہوتے تھے۔شہر کی خوشحالی کی وجہ سے اَطراف کی آبادیوں کے لوگ اکثر مہمان بن کر یہاں آیا کرتے اور شہر کے لوگوں کو اُن مہمانوں کی مہمان نوازی کا بار اُٹھانا پڑتا تھا۔ اس لئے اس شہر کے لوگ مہمانوں کی آمد سے بہت ہی کبیدہ خاطِر اور تنگ ہو چکے تھے مگر مہمانوں کو روکنے اور بھگانے کی کوئی صورت نظر نہیں آرہی تھی۔ اس ماحول میں اِبلیس لعین ایک بوڑھے کی صورت میں نمودار ہوا اور ان لوگوں سے کہنے لگا کہ اگر تم لوگ مہمانوں کی آمد سے نجات چاہتے ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ جب بھی کوئی مہمان تمہاری بستی میں آئے تو تم لوگ زبردستی اس کے ساتھ بدفعلی کرو۔ چنانچہ سب سے پہلے اِبلیس خود ایک خوبصورت لڑکے کی شکل میں مہمان بن کر اس بستی میں داخل ہوا اور ان لوگوں سے خوب بدفعلی کرائی اس طرح یہ ''فعلِ بد'' ان لوگوں نے شیطان سے سیکھا۔ پھر رفتہ رفتہ یہ لوگ اس گندے کام کے اِس قدر حریص بن گئے کہ عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے اپنی شہوت پوری کرنے لگے۔

(روح البیان، ج ۳،ص ۱۹۷، پ ۸، الاعراف، تحت الایۃ: ۸۴) حضرتِ سیِّدُنا لوط عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلام نے ان لوگوں کو اس فعلِ بد سے منع کرتے ہوئے اس طرح سمجھایا:

اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۸۱﴾

(پ۸، الاعراف: ۸۰، ۸۱)

ترجمۂ کنز الایمان: کیا وہ بے حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے جہان میں کسی نے نہ کی تم تو مردوں کے پاس شہوت سے جاتے ہو عورتیں چھوڑ کر بلکہ تم لوگ حد سے گزر گئے۔

حضرتِ سیّدُ نالوط عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلام کے اس اِصلاحی بیان کوسن کران کی قوم نے نہایت بے باکی اور انتہائی بے حیائی کے ساتھ کیا کہا؟ اس کوقرآن سے سنئے:

وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۸۲﴾

ترجمۂ کنز الایمان: اور اس کی قوم کا کچھ جواب نہ تھا مگر یہی کہنا کہ انکو اپنی بستی سے نکال دو یہ لوگ تو پاکیزگی چاہتے ہیں۔

(پ۸،الاعراف:۸۲)

جب قومِ لُوط کی سَرکشی اور بدفعلی قابلِ ہدایت نہ رہی تو اللہ تعالیٰ کا عذاب آ گیا۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُ نا جبرائیلِ امین عَلَیْہِ السَّلام چند فرشتوں کو ہمراہ لے کر آسمان سے اُتر پڑے۔ یہ فرشتے مہمان بن کر حضرتِ سیِّدُ نالُوط عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلام کے پاس پہنچے اور یہ سب فرشتے بہت ہی حسین اور خوبصورت لڑکوں کی شکل میں تھے۔ ان مہمانوں کے حُسن و جمال کو دیکھ کر اور قوم کی بدکاری کا خیال کر کے حضرتِ سیِّدُ نالوط عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلام بہت فکرمند ہوئے۔ آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلام کا اندیشہ دُرُست ثابت ہوا اور تھوڑی دیر بعد قوم کے بدکاروں نے حضرتِ سیِّدُ نا لوط عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلام کے گھر کا محاصرہ کرلیا اور ان مہمانوں کے ساتھ بدفعلی کے اِرادہ سے دیوار پر چڑھنے لگے۔ حضرتِ سیّدُ نالوط عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلام نے نہایت دل سوزی کے ساتھ ان لوگوں کو سمجھایا اور اس بُرے کام سے منع کیا

مگر بدفعلی کے نشے میں چُور سَرکش قوم نے بے ہُودہ جوابات دیئے اور بُرے ارادے سے باز آنے پر تیار نہ ہوئے تو آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلام اپنی تنہائی اور مہمانوں کے سامنے شرمندگی کے خیال سے غمگین ورَنجیدہ ہو گئے۔ یہ منظر دیکھ کر حضرتِ سیِّدُ نا جبرئیلِ امین عَلَیْہِ السَّلام نے کہا: ''اے **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کے نبی (عَلَیْہِ السَّلام)! آپ بے فکر رہئے، ہم لوگ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے بھیجے ہوئے فرشتے ہیں جو اِن بدکاروں پر عذاب لے کر اُترے ہیں، لہٰذا آپ عَلَیہ السَّلام مومنین اور اپنے اہل وعیال کو ساتھ لے کر صبح ہونے سے پہلے ہی اس بستی سے دُور نکل جائیں اور کوئی شخص پیچھے مڑ کر اس بستی کی طرف نہ دیکھے ورنہ وہ بھی اس عذاب میں گرفتار ہو جائے گا۔'' چنانچہ حضرتِ سیِّدُ نا لوط عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلام اپنے گھر والوں اور مومنین کو ہمراہ لے کر بستی سے باہر نکل گئے۔ پھر حضرتِ سیِّدُ نا جبرئیلِ امین عَلَیْہِ السَّلام اس شہر کی پانچوں بستیوں کو اپنے پروں پر اٹھا کر آسمان کی طرف بلند ہوئے اور کچھ اوپر جا کر ان بستیوں کو الٹ دیا اور یہ آبادیاں زمین پر گر کر چکنا چور ہو کر زمین پر بکھر گئیں۔ پھر کنکر کے پتھروں کا مینہ برسا اور اس زور سے پتھر برسے کہ قومِ لُوط کے تمام لوگ مر گئے اور ان کی لاشیں بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بکھر گئیں۔ عین اس وقت جب کہ یہ شہر اُلٹ پلٹ ہو رہا تھا حضرتِ سیِّدُ نا لوط عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلام کی ایک بیوی جس کا نام ''وَاعِلَہ'' تھا جو درحقیقت مُنافِقہ تھی اور قوم کے بدکاروں سے محبت رکھتی تھی، اس نے پیچھے مُڑ کر دیکھ لیا، اس کے منہ سے نکلا ''ہائے رے میری قوم''، یہ کہہ کر وہ ایک جگہ کھڑی ہو گئی۔ عذابِ الٰہی کا

ایک پتھر اس کے اوپر بھی گرا اور وہ بھی ہلاک ہوگئی۔ جو پتھر اس قوم پر برسائے گئے وہ کنکروں کے ٹکڑے تھے اور ہر پتھر پر اُس شخص کا نام لکھا ہوا تھا جو اُس پتھر سے ہلاک ہوا۔ (تفسیر الصاوی، ج ۲، ص ۶۹۱، پ ۸، الاعراف، تحت الآیۃ: ۸۴)

## پتھر نے پیچھا کیا!

**حضرتِ سیِّدُ نا لوط** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی قوم کا ایک تاجر اُس وَقت کاروباری طور پر **مکّۃُ المکرَّمہ** زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْمًا آیا ہوا تھا، اُس کے نام کا **پتھر** وَہیں پہُنچ گیا مگر فِرِشتوں نے یہ کہہ کر روک لیا کہ یہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا حرم ہے۔ چُنانچِہ وہ **پتھر** 40 دن تک حرم کے باہَر زمین و آسمان کے درمیان مُعَلَّق (یعنی لٹکا) رہا جُوں ہی وہ تاجر فارِغ ہو کر **مکّۃُ المکرَّمہ** زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْمًا سے نکل کر حرم سے باہَر ہوا وہ **پتھر** اُس پر گرا اور وہ وَہیں ہلاک ہو گیا۔ (مُکاشَفۃُ القُلوب ص ۶۷ ماخوذاً)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ **لواطت** کس قدر شدید اور ہولناک **گناہ کبیرہ** ہے کہ اس جُرم میں قومِ لوط کی بستیاں **اُلٹ پلٹ** کردی گئیں اور سارے مُجرِم پتھراؤ کے عذاب سے مر کر دنیا سے نیست و نابود ہوگئے۔

## اللہ عزوجل کی بارگاہ میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ گناہ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 46 صفحات پر مشتمل رسالے ''قومِ لُوط کی تباہ کاریاں'' کے صفحہ 5 پر **شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں: **حضرتِ سیِّدُ نا سُلَیمان** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے

ایک مرتبہ شیطان سے پوچھا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو سب سے بڑھ کر کون سا گناہ ناپسند ہے؟ ابلیس بولا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو یہ گناہ سب سے زیادہ ناپسند ہے کہ مَرد، مَرد سے بدفِعلی کرے اور عورت، عورت سے اپنی خواہِش پوری کرے۔ (روحُ البیان ج ۳ ص ۱۹۷) **خاتَمُ الْمُرسَلین، رَحمَۃٌ لِّلعٰلمین** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جب مرد مرد سے حرام کاری کرے تو وہ دونوں زانی ہیں اور جب عورت عورت سے حرام کاری کرے تو وہ دونوں زانیہ ہیں۔ (السّنَنُ الکبریٰ ج ۸ ص ۴۰۶ حدیث ۱۷۰۳۳)

**اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں اس فعلِ بد کے تصوُّر سے بھی کوسوں دُور رکھے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلہٖ وسلَّم

جو ناراض تُو ہوگیا تو کہیں کا<br>
رہوں گا نہ تیری قسم یاالٰہی (وسائلِ بخشش ص ۸۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## (۴) آگ لپکتی ھے

**حضرتِ** سیِّدُنا مالک بن دینار علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغفّار ایک بیمار کے سرہانے تشریف لائے جو قریبُ الموت تھا۔ آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے کئی بار اسے کلمہ شریف تلقین فرمایا، لیکن وہ **''دس گیارہ، دس گیارہ''** کی آوازیں لگاتا رہا! جب اُس سے اِس کی وجہ پوچھی گئی تو کہا: میرے سامنے **آگ کا پہاڑ ہے جب میں کلمہ شریف پڑھنے کی کوشِش کرتا ہوں تو یہ آگ مجھے جلانے کیلئے لپکتی ہے۔** پھر آپ نے

لوگوں سے پوچھا: دنیا میں یہ کیا کام کرتا تھا؟ بتایا گیا کہ یہ **سُود خور** تھا اور **کم تولا** کرتا تھا۔

(تذکرۃُ الاولیاء ص ۵۲)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** سامان اور سودا دیتے وقت ناپ تول میں کمی کرنا ایک قسم کی چوری اور خیانت ہے جو **حرام** اور **جہنم میں لے جانے والا کام** ہے۔ قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں پورا پورا تولنے کی تاکید کی گئی ہے چنانچہ پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت 35 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ اَوْفُوا الْكَیْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِیْمِؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِیْلًا ﴿۳۵﴾ (پ ۱۵، بنی اسرآئیل: ۳۵،۳۶)

ترجمہ کنزالایمان: اور ماپو تو پورا ماپو اور برابر ترازو سے تولو یہ بہتر ہے اور اس کا انجام اچھا۔

کم تولنے والوں کو تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا:

وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ ﴿۱﴾ الَّذِیْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ ﴿۲﴾ وَ اِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ یُخْسِرُوْنَ ﴿۳﴾ اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓىٕكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ﴿۴﴾ لِیَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۵﴾ یَّوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶﴾ (پ ۳۰، المطففین: ۱ تا ۶)

ترجمہ کنزالایمان: کم تولنے والوں کی خرابی ہے وہ کہ جب اوروں سے ماپ لیں پورا لیں اور جب انہیں ماپ یا تول کر دیں کم کر دیں کیا ان لوگوں کو گمان نہیں کہ انہیں اٹھنا ہے ایک عظمت والے دن کیلئے جس دن سب لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔

**تاجر اسلامی بھائیوں** کو چاہئے کہ ناپ تول میں ہرگز ہرگز کمی نہ کریں،

یہ رب عزوجل کو ناراض اور تجارت کو برباد کرنے والا کام ہے۔ دنیا کی فانی دولت کی خاطر خود کو جہنَّم کے شُعلوں کی نَذر کرنا بہت بڑی جرأت ہے۔ **روحُ البیان** میں منقول ہے: جو شخص **ناپ تول** میں خِیانت کرتا ہے قِیامت کے روز اسے جہنَّم کی گہرائیوں میں ڈالا جائے گا اور **دو پہاڑوں** کے درمیان بٹھا کر حکم دیا جائے گا: ''ان پہاڑوں کو ناپو اور تولو'' جب تولنے لگے گا تو آگ اس کو جلا دیگی۔ (روح البیان ج١٠ ص٣٦٤)

گر ان کے فضل پہ تم اعتماد کر لیتے
خدا گواہ کہ حاصِل مُراد کر لیتے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## (۵) سُود خور کا انجام

**حضرت** علامہ ابن حجر مکّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ جب میں چھوٹا تھا تو پابندی سے اپنے والد ماجد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی **قَبْر** پر حاضری دیتا اور قرآن پاک کی تلاوت کیا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ رمضان المبارک میں نماز فجر کے فوراً بعد قبرستان گیا۔ اس وقت قبرستان میں میرے علاوہ کوئی نہ تھا۔ میں نے اپنے والد صاحب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی **قَبْر** کے قریب بیٹھ کر قرآن پاک کی تلاوت شروع کر دی، کچھ ہی دیر گزری تھی کہ اچانک مجھے کسی کے زور زور سے رونے کی آواز سنائی دی۔ یہ آواز ایک **قَبْر** سے آ رہی تھی۔ میں گھبرا گیا اور تلاوت چھوڑ کر **قَبْر** کی طرف دیکھنے لگا، ایسا لگتا تھا جیسے **قَبْر** کے اندر کسی کو عذاب دیا جا رہا ہو، **قَبْر** میں دفن مُردے کی آہ وزاری سن کر مجھے

خوف محسوس ہونے لگا۔ جب دن خوب چڑھ گیا تو وہ آواز سنائی دینا بند ہوگئی۔ ایک شخص میرے قریب سے گزرا تو میں نے اس سے **قبر** کے بارے میں پوچھا، اس نے مجھے بتایا کہ یہ فلاں کی **قبر** ہے۔ میں اس شخص کو پہچان گیا، یہ بڑا پکا نمازی تھا اور بے جا گفتگو سے پرہیز کیا کرتا تھا۔ ایسے نیک شخص کی **قبر** سے رونے پیٹنے کی آوازیں سن کر میں بڑا حیران تھا۔ میں نے معلومات کیں تو پتا چلا کہ وہ سُود خور تھا، شاید اسی وجہ سے اسے **قبر** میں عذاب ہورہا تھا۔ (الزواجرعن اقتراف الکبائر، ج۱،ص ۳۰،۳۱) **اِس** حکایت سے سُود خوروں کو عبرت پکڑنی چاہئے کہ کہیں مرنے کے بعد اُن کا بھی یہی انجام نہ ہو!

## سُود حرام ہے

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** سود حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ یہ اس قدر غلیظ فعل ہے کہ اسے **70** گناہوں کا مجموعہ قرار دیا گیا ہے، چنانچہ نبی اکرم، نُورِ مجسم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: **سُود** ستر گناہوں کا مجموعہ ہے، ان میں سب سے ہلکا یہ ہے کہ آدمی اپنی ماں سے زِنا کرے۔

(سنن ابن ماجہ ج ۳،ص ۷۲ حدیث ۲۲۷۴)

## سُود باعث لعنت ہے

رسولِ نذیر، سراجِ مُنیر صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سُود کھانے والے اور سُود کھلانے والے اور سُود لکھنے والے اور سُود کے دونوں گواہوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا کہ یہ سب گناہ میں برابر ہیں۔ (صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، حدیث ۱۵۹۸، ص ۸۶۲)

**غور کیجئے** کہ سود کتنا بڑا جرم ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَو لاک صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صِرف اس کے کھانے والے اور لینے والے پرلعنت نہیں فرمائی بلکہ سود دینے والے، اس معاملہ میں گواہ بننے والے اور اس معاملے کو قلم بند کرنے والے اور ان تمام لوگوں کے لئے جنہوں نے اس میں کسی بھی طرح کا تعاوُن کیا ہے لعنت بھیجی ہے اور سب کو اس گناہ عظیم اور لعنت میں شریک اور مُساوی قرار دیا ہے۔ ذرا سوچئے! کہ جن پر **رسولِ اکرم** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **رَحمَۃٌ لِّلعٰلمین** ہو کر لعنت بھیجیں اور ان کے لئے **اللّٰہ** کی رحمت اور خیر سے دُوری کی دعا کریں، انہیں دنیا میں کہاں پناہ ملے گی اور آخرت میں ان کا ٹھکانہ کہاں ہوگا؟

## سود سے مال بڑھتا نہیں گھٹتا ہے

سود کا لین دین کرنے والا سمجھتا ہے کہ اس کے مال میں اِضافہ ہو رہا ہے حالانکہ سُود ہرگز ہرگز باعثِ برکت نہیں ہوسکتا، چنانچہ خلق کے رہبر، شافِعِ محشر صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: **سُود سے مال خواہ کتنا ہی بڑھے آخِر کار قِلّت کی طرف لے جاتا ہے۔** (مشکوۃ المصابیح، کتاب البیوع، باب الربا، الفصل الثالث، الحدیث ۲۸۲۷، ج۱، ص ۵۲۴)

## سود لینے والوں کی پریشانیاں

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ایسے بہت سے واقعات آپ کو ملیں گے کہ فلاں صاحب آرام سے حلال کی روٹیاں کھاتے، چین سے سوتے اور عزت کی زندگی گزارتے تھے۔ کسی نے انہیں سُودی قرض لے کر اچھا اور بڑا کاروبار کرنے یا کارخانہ

وغیرہ لگانے کی ترغیب دی اور انہیں لالچ دیا کہ اس طرح تم بھی بہت بڑے آدمی بن جاؤ گے۔ اس کی باتوں میں آ کر انہوں نے ایک موٹی رقم سود پر قرض لے کر کاروبار شروع کیا یا کارخانہ لگایا مگر سُود کی نحوست سے آج وہ قلاش اور انتہائی ذلیل وخوار ہیں کیونکہ اتنی بڑی رقم دیکھ کر انہوں نے اور ان کے اہل خانہ نے خوب ٹھاٹ باٹ کئے اور شاہانہ زندگی گزارنا شروع کر دی جس سے اَخراجات میں اِضافہ ہوا، اُدھر کاروبار میں نقصان ہوا اور قرض کے ساتھ سود کی رقم بھی بڑھتی گئی اور وقت پر قرض کی ادائیگی نہ ہو سکنے کی بنا پر زمین، جائداد بیچنی پڑی، کوٹھی نیلام ہوگئی اور آج بے گھر اور پیسے پیسے کے محتاج اور ذلیل وخوار ہیں۔ ''نوائے وقت'' آن لائن سے لی گئی ایسی ہی چند عبرت ناک اخباری خبریں ملاحظہ کیجئے: ۞ سمن آباد مرکز الاولیاء لاہور کا ایک رہائشی جس کی کپڑے کی فیکٹری تھی، اس نے سُود خوروں سے ایک کروڑ روپے قرض لیا، اس نے تین کروڑ روپے واپس کر دیئے اس کے باوجود اس کے ذمے اصل رقم واجب الادا تھی۔ وہ یہ رقم ادا نہ کر سکا، آخر کار اس نے اپنی فیکٹری اور گھر لاہور کے سودخوروں کے ہاتھوں اونے پونے داموں میں فروخت کر دیا، اب وہ بیچارا باب المدینہ کراچی میں ملازمت کر رہا ہے اور اس کے بیوی بچے مُفْلِسی کی زندگی گزار رہے ہیں۔ ۞ مرکز الاولیاء لاہور میں ملتان روڈ کے رہائشی ایک رکشہ ڈرائیور نے سُودی قرض ادا نہ کر سکنے پر اپنی بیوی اور تین بچوں کے ساتھ زہر کھا کر زندگی کا خاتمہ کر لیا۔ ۞ باغبانپورہ مرکز الاولیاء لاہور میں دو بچیوں کے باپ نے بھی سودخوروں سے تنگ آ کر گلے میں پھندہ لے کر خودکشی کر لی۔ ۞ سود

خوروں نے رقم نہ ملنے پر کھاریاں کے ایک شخص کو قتل کر دیا۔ ✿ راولپنڈی میں ویسٹرج کے علاقے میں ایک شخص کو سود خور نے چُھریاں مار کر شدید زخمی کر دیا۔

**ایسی** مثالیں بکثرت ملیں گی کہ مسلمانوں کی بیشتر جائیدادیں سُود کی نذر ہوگئیں۔ پھر قرض خواہ کے تقاضے اور اس کے تشدُّد آمیز لہجے سے رہی سہی عزت پر بھی پانی پڑ جاتا ہے، شرح سُود زیادہ ہونے کی وجہ سے کچھ ہی عرصے میں قرض لی گئی رقم دُگنی بلکہ اس سے بھی زیادہ ہوجاتی ہے جسے پورا کرنا سُودی قرض لینے والوں کی پہنچ سے باہر ہوجاتا ہے پھر سُود خور اپنی رقم کی واپسی کیلئے ان کے بچے تک اِغوا کر لیتے ہیں اور رقم نہ ملنے پر انہیں قتل بھی کر دیتے ہیں۔ افسوس کہ لوگ یہ ساری تباہی بربادی آنکھوں دیکھ رہے ہیں مگر عبرت نہیں ہوتی، آنکھیں نہیں کھلتیں اور وہ اپنے بچوں کی شادیوں، ان کی تعلیم یا بیماری پر اٹھنے والے اخراجات پورے کرنے کیلئے سود خوروں کے ہتھے چڑھ جاتے ہیں۔ یاد رکھئے! سود کا وبال یہیں تک محدود نہیں بلکہ آخرت کا عذاب الگ ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو اپنی پناہ وعافیت میں رکھے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## سودخوروں کی سزاؤں کی جھلکیاں

**سود خور** دنیا میں چاہے کتنی ہی عیش کرلیں مگر آخرت میں انہیں ایسی ایسی

سزائیں ملیں گی جن کا ذکر سنتے ہی رُونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں، صِرْف دوسزائیں ملاحظہ ہوں: **(۱)** بخاری شریف میں ہے: کچھ دوزخیوں کوخون کے دریا میں ڈال دیا جائے گا اور وہ تیرتے ہوئے کنارہ کی طرف آئیں گے تو ایک فرشتہ پتھر کی ایک چٹان اُن کے منہ پر اِس زور سے مارے گا کہ وہ پھر بیچ دریا میں پلٹ کر چلے جائیں گے۔ بار بار یہی عذاب اُن کو دیا جاتا رہے گا۔ یہ سودخوروں کا گروہ ہوگا۔ (بخاری، کتاب الجنائز، حدیث ۱۳۸۶ ملخصاً، ج ۱، ص ۴۶۷، ۴۶۸ ملتقطاً) **(۲)** ابن ماجہ شریف میں ہے: معراج کی رات میرا گزر کچھ ایسے لوگوں پر ہوا، جن کے پیٹ مکانوں کی طرح تھے، ان میں سانپ تھے، جو پیٹوں کے باہر سے بھی نظر آتے تھے۔ میں نے پوچھا کہ اے جبرئیل! (علیہ السلام) یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے عرض کی: ''**سُود کھانے والے۔**''

(سنن ابن ماجہ، ج ۳، ص ۷۱، حدیث ۲۲۷۳)

**مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان** علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: آج اگر ایک معمولی کیڑا پیٹ میں پیدا ہو جائے تو تندرستی بگڑ جاتی ہے، آدمی بیقرار ہو جاتا ہے، تو سمجھ لو! کہ جب اُس کا پیٹ سانپوں بچھوؤں سے بھر جائے، تو اُس کی تکلیف و بیقراری کا کیا حال ہوگا، رب (عَزَّوَجَلَّ) کی پناہ۔ (مرأۃ المناجیح ج ۴ ص ۲۵۹) **ہم قَہرِ قَہّار اور غَضَبِ جبّار سے اُسی کی پناہ کے طلبگار ہیں۔**

ے مری لاش سے سانپ بچھّو نہ لپٹیں
کرم بہرِ احمد رضاؔ یاالٰہی (وسائلِ بخشش ص ۷۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

# (۶) قبر میں آگ بھڑک رہی تھی

**حضرت** سیِّد ناعَمرو بن دِینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں کہ مدینہ طیبہ میں ایک شخص رہتا تھا جس کی بہن مدینہ شریف کے قریب ایک بستی میں رہتی تھی۔ وہ بیمار ہوئی تو یہ شخص اس کی تیمار داری میں لگا رہا مگر وہ اسی مرض میں اِنتقال کرگئی۔ اس شخص نے اپنی بہن کی تجہیز وتکفین کا اِنتظام کیا، جب دفن کر کے واپس آیا تو اُسے یاد آیا کہ وہ **رقم** کی ایک تھیلی قبْر میں بھول آیا ہے۔ اس نے اپنے ایک دوست سے مدد طلب کی دونوں نے جا کر اس کی قبْر کھود کر تھیلی نکال لی۔ تو اس شخص نے دوست سے کہا: ''ذرا ہٹنا میں دیکھوں تو سہی میری بہن کس حال میں ہے؟'' اس نے لحد میں جھانک کر دیکھا تو وہاں **آگ** بھڑک رہی تھی، وہ چپ چاپ واپس چلا آیا اور ماں سے پوچھا: '' کیا میری بہن میں کوئی خراب عادت تھی؟'' ماں نے کہا: تیری بہن کی عادت تھی کہ وہ **ہمسایوں کے دروازوں سے کان لگا کر ان کی باتیں سنتی تھی اور چغل خوری کیا کرتی تھی**۔ (مکاشفۃ القلوب، ص ۷۱)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اس حکایت میں چُغلی کے حریصوں کے لئے عبرت ہی عبرت ہے۔ امام نَوَوِی علیہ رحمۃ القوی نے **چغلی کی تعریف** ان الفاظ میں کی ہے:

لوگوں میں فساد کروانے کے لئے اُن کی باتیں ایک دوسرے تک پہنچانا **چغلی** ہے۔(شرح مسلم للنووی ج۱، جزء ۲، ص ۱۱۲) **چغل خور محبتوں کا چور** ہے، آج ہمارے معاشرے میں محبتوں کی فضا آلُودہ ہونے کا ایک بڑا سبب چغل خوری بھی ہے، لوگوں کے درمیان چغلیاں کھا کر فساد بَرپا کر کے اپنے کلیجے میں ٹھنڈک محسوس کرنے والے کو کل جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ میں جلنا پڑے گا، اگر کبھی زندگی میں یہ گناہ ہوا ہو تو توبہ کر کے یہ نیت کر لیجئے کہ **ہم چغلی کھائیں گے نہ سُنیں گے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ۔

سنوں نہ فُحش کلامی نہ غیبت و چغلی
تِری پسند کی باتیں فَقَط سنا یارب (وسائلِ بخشش، ص ۹۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## (۷) زانیوں کا انجام

**مِعراج** کی رات سَرورِ کائنات، شاہِ مَوجودات صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **تَنُّور** جیسے ایک سُوراخ کے پاس پہنچے اس کے اندر جھانک کر دیکھا تو اس میں کچھ ننگے مرد اور عورتیں تھیں اچانک ان کے نیچے سے آگ کا شعلہ اُٹھتا تو مرد اور عورتیں دھاڑیں مارتے اور ہائے ہائے کرتے۔ **سرکارِ عالم مدار** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اِستفسار پر **حضرتِ سیِّدُنا جبرئیلِ** اَمین علیہ السلام نے عرض کی: یہ زانی مرد اور زانیہ عورتیں ہیں۔ (مسند امام احمد بن حنبل ج ۷ ص ۲۴۹ حدیث ۲۰۱۱۵ ملتقطاً دار الفکر بیروت)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** زِنا کی بُرائی محتاجِ بیان نہیں، یہ بھی حرام اور جہنم

میں لے جانے والا کام ہے۔اس ناپاک فعل کی ممانعت کرتے ہوئے رب تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشادفرمایا:

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةًؕ وَسَآءَ سَبِیْلًا ﴿۳۲﴾ (پ۱۵،بنی اسرائیل:۳۲)

ترجمہ کنزالایمان: اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ، بے شک وہ بے حیائی ہےاور بہت ہی بری راہ۔

## زنا کی سزا

زنااس قدر گھناؤنافعل ہے کہ شریعت نے اس کی دنیامیں بھی سزامقرر فرمائی ہے۔چنانچہ نَفْس وشیطان کے بہکاوے میں آکر وقتی لذّت کی خاطِر زِنا کا اِرتکاب کرنے والامرد یاعورت اگر غیر شادی شدہ ہوتواس کی شرعی سزا یہ ہے کہ اسے کسی نرمی کے بغیر اعلانیہ طور پر 100 کوڑے مارے جائیں گے،اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشادفرماتا ہے:

اَلزَّانِیَةُ وَ الزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ۪ وَّ لَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِۚ وَ لْیَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآىٕفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۲﴾ (پ۱۸،النور۲)

ترجمہ کنزالایمان: جوعورت بدکار ہواور جو مردتو ان میں ہر ایک کوسو کوڑے لگاؤ اور تمہیں ان پر ترس نہ آئے اللہ کے دین میں اگرتم ایمان لاتے ہواللہ اور پچھلے دن پراور چاہیۓ کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ حاضر ہو۔

اوراگرکوئی شادی شدہ مرد یاعورت اس فعل میں مبتلاء ہو جائے توبِالْاِجماع اسے سنگسار کردیا جائے گا۔البحرالرائق میں ہے:اگرزنا کرنے والا شادی شدہ ہوتو اسے

کسی کھلی جگہ میں پتھر مارے جائیں حتی کہ مر جائے ۔(البحرالرائق، کتاب الحدود، ج۵،ص ۱۳)

لیکن یاد رہے کہ ان سزاؤں کے تعیّن کا ایک طریقہ کار ہے اور یہ سزائیں دینے کا حق بھی بادشاہِ اسلام کو ہے نہ کہ ہرکس وناکس کو۔ نیز ہمیں چاہئے کہ محض شک یا گمان یا سنی سنائی باتوں کی بنیاد پر کسی کو زانی قرار نہ دیں اور اگر ہمیں کسی کے گندے کام کے بارے میں یقینی طور پر معلوم ہو بھی جائے تو ہر کسی کے سامنے رُسوا کرنے کے بجائے اس کی پردہ داری کرتے ہوئے حتی المقدور اَحسن انداز میں سمجھانا چاہئے ۔اس ضمن میں **شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی تالیف **''پردے کے بارے میں سوال جواب''** کے صفحہ 389 سے اہم اِقتباس ملاحظہ کیجئے:

**سُوال:** کسی کا گناہ معلوم ہو جائے تو کیا کرنا چاہئے؟

**جواب:** اُس کا پردہ رکھنا چاہئے کہ بِلا مَصلحتِ شَرعی کسی دوسرے پر اس کا اظہار کرنے والا گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہے۔ مسلمانوں کا عیب چُھپانے کا ذِہن بنائیے کہ جو کسی کا عیب چُھپائے اس کیلئے جنّت کی بِشارت ہے۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے: جو شخص اپنے بھائی کی کوئی بُرائی دیکھ کر اُس کی پردہ پوشی کردے تو وہ جنّت میں داخِل کر دیا جائیگا۔ (مُسْنَدُ عَبْدِ بْنِ حُمَید ص ۲۷۹، الحدیث ۸۸۵) لہٰذا جب بھی ہمیں معلوم ہو کہ فُلاں نے **مَعَاذَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! زِنا یا لواطت کا اِرتِکاب کیا ہے، بدنِگاہی کی ہے، جھوٹ بولا ہے، بدعہدی یا غیبت کی ہے یا کوئی بھی ایسا جُرم چُھپ کر کیا ہے جس کو ظاہر کرنے میں کوئی شَرعی مَصلحت نہیں تو

ہمیں اس کا پردہ رکھنا لازِم ہے اور دوسرے پر ظاہر کرنا گناہ ۔ یقیناً غیبت اور آبروریزی کا عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا۔ (پردے کے بارے میں سوال جواب ص ۳۸۹)

## زنا کی اُخروی سزائیں

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** مذکورہ بالا سزاؤں کا تعلُّق تو دُنیاوی زندگی سے ہے، اگر زنا کا حریص بغیر توبہ کے مرگیا تو اسے انتہائی دردناک عذابات کا سامنا کرنا پڑے گا: مثلاً

(۱) جہنَّم میں ایک ''غَیّ'' نامی وادی ہے اس کی گرمی اور گہرائی سب سے زیادہ ہے اس میں ایک ہولناک کنواں ہے جس کا نام ''ہب ہب'' ہے جب جہنَّم کی آگ بجھنے پر آتی ہے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کُنویں کو کھول دیتا ہے جس سے وہ بدستور بھڑکنے لگتی ہے یہ ہولناک کُنواں بے نَمازیوں ، **زانیوں** ، شرابیوں ، سودخوروں اور ماں باپ کو اِیذا دینے والوں کے لیے ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱، حصہ ۳، ص ۴۳۴)

(۲) علامہ شمس الدین ذہبی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی نقل فرماتے ہیں کہ زبور شریف میں ہے: زانیوں کو ان کی شرمگاہوں کے ذَرِیعے جہنَّم میں لٹکایا جائے گا اور لوہے کے کوڑوں سے مارا جائے گا۔ جب کوئی زانی اس سزا سے بچنے کے لیے مدد طلب کرے گا تو فرشتے کہیں گے کہ تیری یہ آواز اُس وقت کہاں تھی جب تو ہنستا تھا، خوش ہوتا اور اکڑتا تھا۔ نہ **اللّٰہ** تعالیٰ کی عظمت کو دیکھتا اور نہ ہی اس سے حیا کرتا تھا۔ (کتاب الکبائر، ص ۵۵)

(۳) حضرت مکحول دمشقی تابعی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ دوزخیوں

کو شدید بدبو محسوس ہوگی تو وہ کہیں گے: ہم نے اس سے گندی بدبو کبھی محسوس نہیں کی! تو انہیں بتایا جائے گا: یہ زانیوں کی شرمگاہوں کی بدبو ہے۔(کتاب الکبائر، ص۵۷)

(۴) منقول ہے کہ جہنم میں ایک وادی ہے جس میں سانپ اور بچھو ہیں۔ ہر بچھو، خچر کے برابر موٹا ہے۔ ان میں سے ہر ایک کے ستر ڈنک ہیں اور ہر ڈنک میں ایک زہر کی تھیلی ہے۔ یہ زانی کو ڈنک ماریں گے اور اپنا زہر اس کے بدن میں چھوڑ دیں گے، زانی اس کے درد کی تکلیف کو ہزار سال تک محسوس کریگا۔ پھر اس کا گوشت زَرد پڑ جائے گا اور اس کی شرمگاہ سے پیپ اور زرد پانی بہنے لگے گا۔(کتاب الکبائر، ص۵۹)

**ہم قَہرِ قہّار اور غَضَبِ جبّار سے اُسی کی پناہ کے طلبگار ہیں۔**

ے گناہوں نے میری کمر توڑ ڈالی
مِرا حَشر میں ہوگا کیا یا الٰہی (وسائل بخشش ص۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## کیا آپ کو یہ گوارا ہوگا؟

**بدکاری** کی گندی لذت کے شوقین لمحہ بھر کے لئے سوچیں کہ اگر یہی کام کوئی اور میری بہن یا بیٹی یا بہو یا بیوی کے ساتھ کرے تو کیا مجھے گوارا ہوگا؟ یقیناً نہیں! تو پھر کوئی دوسرا یہ کیسے گوارا کرسکتا ہے کہ آپ اس کی بہن یا بیٹی یا بہو یا بیوی کے ساتھ حرام کاری کریں، شیشے کے گھر میں بیٹھ کر دوسروں پر پتھر برسانے والے کو یاد رکھنا چاہیئے کہ کوئی اس کے گھر پر بھی پتھر برسا سکتا ہے۔ اس ضمن میں ایک سبق آموز روایت ملاحظہ کیجئے:

## مجھے زنا کی اجازت دیجئے

ایک نوجوان سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: **یارسولَ اللّٰہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! مجھے زنا کی اجازت دیجئے۔ یہ سنتے ہی صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضوان جلال میں آ گئے اور اسے مارنا چاہا۔ رسولِ اکرم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انہیں ایسا کرنے سے روکا اور نوجوان کو اپنے قریب بلا کر بٹھایا اور نہایت نرمی اور شفقت کے ساتھ سوال کیا: اے نوجوان! کیا تجھے پسند ہے کہ کوئی تیری ماں سے ایسا فعل کرے؟ اس نے عرض کی: میں اس کو کیسے رَوا رکھ سکتا ہوں؟ آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: تو پھر دوسرے لوگ تیرے بارے میں اسے کیسے روا رکھ سکتے ہیں؟ پھر دریافت فرمایا: تیری بیٹی سے اگر اس طرح کیا جائے تو تو اسے پسند کریگا؟ عرض کی: نہیں۔ فرمایا: اگر تیری بہن سے کوئی ایسی ناشائستہ حرکت کرے تو؟ اور اگر تیری خالہ سے کرے تو؟ اسی طرح آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک ایک رشتے کے بارے میں سوال فرماتے رہے اور وہ جواب میں یہی کہتا رہا کہ مجھے پسند نہیں اور لوگ بھی رضامند نہیں ہوں گے۔ تب **سرکارِ** نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر دُعا کی: یا الٰہی عَزَّوَجَلَّ! اس کے دل کو پاک کردے، اس کی شرمگاہ کو بچالے اور اس کا گناہ بخش دے۔ اس کے بعد وہ نوجوان تمام عمر زنا سے بے زار رہا۔ (المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث ابی امامۃ الباھلی، ج۸، ص۲۸۵، الحدیث ۲۲۲۷۴ ملخصًا)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** زنا جیسے حرام اور جہنم میں لے جانے والے کام سے دُوری کے لئے ہراُس راستے پر چلنے سے بچئے جو زِنا کی طرف لے جاتا ہے، اپنی نگاہ کی حفاظت کیجئے، نامحرم اور بے پردہ عورتوں سے بے تکلفی سے کوسوں دُور بھاگئے، مخلوط محفلوں میں جانے سے کترایئے۔ اسلامی بہنوں کو بھی چاہئے کہ نامحرم مردوں کے ساتھ غیر ضروری اور لوچ دار گفتگو، ہنسی مذاق اور تنہائی اختیار کرنے سے بچیں اور ان سے اس طرح کترائیں جیسے سانپ کو دیکھ کر بھاگتی ہیں۔ الغرض نیت صاف منزل آسان! آیئے زنا سے بچنے کے لئے اپنا ہاتھ تک جلا ڈالنے والے عابد کی سبق آموز حکایت سنتے ہیں: چنانچہ

## بدکاری کی دعوت ٹھکرادی

حضرتِ سیِّدُنا کعبُ الاَحبار رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل میں ایک عابِد تھے جو کہ صِدّیق (یعنی اوّل دَرَجے کے ولی) کے منصب پر فائز تھے۔ شان یہ تھی کہ خانقاہ پر بادشاہ حاضِر ہوکر حاجت دریافت کرتا مگر آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ مَنع فرمادیتے۔ اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے عبادت خانے پر انگور کی بیل لگی ہوئی تھی جو ہر روز ایک انوکھا انگور اُگاتی تھی کہ جب آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ اُس کی طرف اپنا مبارَک ہاتھ آگے بڑھاتے تو اُس میں سے پانی اُبل پڑتا جسے آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نوش فرمالیتے۔ ایک دن مغرِب کے وَقت ایک جوان لڑکی نے دروازے پر دستک دیکر کہا، اندھیرا ہوگیا ہے، میرا گھر کافی دُور ہے، مجھے

رات گزارنے کیلئے اجازت دے دیجئے۔ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے ترس کھا کر اسے اپنی خانقاہ میں پناہ دیدی۔ رات جب گہری ہوئی تو وہ ایک دَم گلے پڑ گئی کہ میرے ساتھ ''منہ کالا'' کرو! یہاں تک کہ **مَعَاذَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! اُس نے اپنے کپڑے اُتار دیئے! آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے فوراً آنکھیں بند کرلیں اور اُس کو کپڑے پہننے کا حکم دیا مگر وہ نہ مانی بلکہ برابر مُطالَبہ کرتی رہی۔

آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے مُضْطَرِب (مُض۔طَ۔رِب) ہوکر اپنے نَفْس سے پوچھا: اے نَفْس! تُو کیا چاہتا ہے؟ اُس نے کہا: خدا کی قسم! میں تو اِس نادِر موقع سے فائدہ اُٹھانا چاہتا ہوں۔ فرمایا: تیرا ناس ہو! کیا تُو میری عمر بھر کی عبادت ضائع کرنے کا اُمّید وار ہے؟ کیا تُو طالبِ عذابِ نار ہے؟ کیا تُو دوزخ کے گندھک کے لباس کا خواستگار ہے؟ کیا تُو جہنَّم کے سانپوں اور بچھّوؤں کا طلبگار ہے؟ یاد رکھ! زانی کو منہ کے بل گھسیٹ کر جہنَّم کے گہرے غار میں جھونک دیا جائے گا۔ مگر اُس بدنِیَّت لڑکی کے ساتھ ساتھ نَفْس نے بھی اپنی تحریک برابر جاری رکھی۔ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اپنے نَفْس سے فرمایا: چل پہلے تجرِبہ کرلے کہ آیا تُو دنیا کی معمولی آگ بھی برداشت کرسکتا ہے یا نہیں! یہ کہہ کر آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے جلتے ہوئے چَراغ پر ہاتھ رکھ دیا مگر وہ نہ جلا۔ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے جلال میں آکر پکارا: اے آگ! تجھے کیا ہوگیا ہے تُو کیوں نہیں جلاتی؟ اِس پر آگ نے پہلے انگوٹھا جلایا، پھر اُنگلیوں کو پگھلایا حتّٰی کہ ہاتھ کا سارا پنجہ کھا گئی۔ یہ دردانگیز منظر دیکھ کر اُس لڑکی پر ایک دم خوف طاری ہو

گیا، اُس کے مُنہ سے ایک زوردار چیخ بُلند ہوکرفضا کی پہنائیوں میں گم ہوگئی، وہ دھڑام سے گری اوراُس کی رُوح قَفَسِ عُنصُری سے پرواز کرگئی۔آپ رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ نےفوراًاُس کی بَرَہنہ لاش پرچادراُڑھادی۔

صبح ہوتے ہی ابلیس نے چِلّا کر اعلان کیا:اِس عابِد نےفُلانہ بنتِ فُلاں کے ساتھ رات کوزیادَتی کر کے اُس کوقتل کردیا ہے۔یہ خبرِ وَحشت اثرسُن کر بادشاہ آگ بگولہ ہوکرسپاہیوں کےساتھ عابِد رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ پرآ پہنچا۔جب وہاں سےلڑکی کی بَرَہنہ لاش برآمد ہوگئی توعابِد رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ کے گلے میں زنجیر ڈالکرگھسیٹ کر باہَر نکالا گیااور پھرسپاہیوں نے خانقاہ کی اِینٹ سے اِینٹ بجادی۔ وہ عابِد رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ صبر وشِکَیبائی کا دامن تھامے رہے یہاں تک کہ اُنھوں نے اپنا جلا ہوا ہاتھ بھی کپڑے میں چُھپائے رکھا اور کسی پرظاہِر نہ ہونے دیا۔اُس وَقت دستور یہ تھا کہ زانی کوآرے سے چیر کر دوٹکڑے کردیا جاتا تھا۔چُنانچِہ بادشاہ کےحکم سے عابدرحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ کےسرپرآرہ رکھ کراُن کے بدن کے دوپَر کالے کردیئے گئے۔عابِد کی وفات ہوجانے کے بعداَللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُس عورت کوزندہ کیااوراُس نے ازابتِدا تاانتِہا ساری رُودادسنائی۔جب آپ رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاتھ سے کپڑا ہٹایا گیاتو لڑکی کے بیان کےمطابِق واقِعی وہ جلا ہوا تھااِس کے بعدلڑکی حسبِ سابِق پھرمُردہ ہوگئی۔حیرت انگیزحقیقت سُن کرلوگوں کےسرعقیدت سے جھک گئے اورخوش نصیب عابدکی اِس دردناک رِحلت پرسبھی تأَسُّف وحسرت کرنے لگے۔

جب ان کیلئے قَبر کھودی گئی تو اُس سے مُشک وعَنبر کی لَپٹیں آنے لگیں۔ جوں ہی دونوں کے جنازے لائے گئےتو آسمان سےصدا آنے لگی: اِصْبِرُوا حتّٰی تُصَلِّیَ عَلَیْھِمَا الْمَلٰئِکَۃُ یعنی صبر کرو یہاں تک کہ ان پر فرشتے نمازِ جنازہ پڑھ لیں۔ تدفین کے بعد اللّٰہُ ربُّ الْعٰلمین جَلَّ جَلالُہٗ نے خوش نصیب عابِد کی قَبْر پرچنبیلی کواُ گایا۔ لوگوں نے مزارِ پُر انوار پر ایک کَتْبہ آویزاں پایا جس میں کچھ اس طرح مضمون تھا: بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے اپنے بندے اورولی کی طرف۔ میں نے اپنے فِرِشتوں کوجَمع فرمایا، جبرئیل (علیہ السلام) نے خُطبہ سنایا اور میں نے پچاس ہزار دُلہنوں کے ساتھ جَنَّتُ الفردوس میں اِس (اپنے ولی) کانِکاح فرمایا۔ میں اپنے فرماں برداروں اور مُقرَّبوں کو ایسے ہی اِنعاموں سے نوازتا ہوں۔

(بَحرُ الدُّموع ص۱۶۹ مُلَخَّصاً)

؎ عَفْو کر اور سدا کے لئے راضی ہوجا
گر کرم کردے تو جنّت میں رہوں گا یاربّ! (وسائلِ بخشش ص۹۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## (۸)برائیوں کی ماں

امیرالمؤمنین حضرت سیدنا عثمانِ غنی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے ایک دن خطبہ دیتے ہوئے ارشادفرمایا کہ میں نے حضور نبیٔ رحمت، شفیعِ اُمت صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو یہ ارشادفرماتے سنا: برائیوں کی ماں (یعنی شراب) سے بچو کیونکہ تم سے

پہلے ایک شخص تھا جو لوگوں سے الگ تھلگ رہ کر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کیا کرتا تھا، ایک عورت اُس کی محبت میں گرفتار ہوگئی اور اس کی طرف خادِم کو کہلا بھیجا کہ گواہی کے سلسلے میں تمہاری ضرورت ہے۔ چنانچہ وہ وہاں پہنچ گیا اور جس دروازے سے اندر داخل ہوتا وہ بند کر دیا جاتا یہاں تک کہ وہ ایک نہایت حسین وجمیل عورت کے پاس جا پہنچا جس کے قریب ایک لڑکا کھڑا تھا اور وہاں شیشے کا ایک بڑا برتن تھا جس میں شراب تھی۔ وہ عورت بولی: میں نے تمہیں کسی قسم کی گواہی دینے کے لئے نہیں بلایا بلکہ اس لئے بلایا ہے کہ تم اِس لڑکے کو قتل کر دو یا میری نفسانی خواہش کو پورا کر دو یا پھر شراب کا ایک جام پی لو، اگر اِنکار کیا تو میں شور کروں گی اور تمہیں ذلیل ورُسوا کر دوں گی۔ جب اُس شخص نے دیکھا کہ چُھٹکارے کی کوئی راہ نہیں تو شراب پینے پر راضی ہو گیا۔ عورت نے شراب کا ایک جام پلایا تو اس نے (نشے میں جھومتے ہوئے) مزید شراب مانگی، وہ اسی طرح شراب پیتا رہا یہاں تک کہ نہ صِرْف اس عورت کے ساتھ منہ کالا کیا بلکہ لڑکے کو بھی قتل کر دیا۔ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مزید فرمایا: پس تم شراب سے بچتے رہو، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! بے شک ایمان اور شراب نوشی دونوں کسی ایک ہی شخص کے سینے میں کبھی جمع نہیں ہو سکتے، (اگر کوئی ایسا کرے گا تو) ایمان وشراب میں سے ایک، دوسرے کو نکال باہر کرے گا۔

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الاشربۃ، فصل فی الاشربۃ، الحدیث ۵۳۲۴، ج ۷، ص ۳۶۷)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اس میں کوئی شک نہیں کہ شراب برائیوں کی

ماں ہے۔وہ نادان عابد سمجھا کہ شراب پی کر میں بقیہ گناہوں سے بچ جاؤں گا مگر یہ اس کی خوش فہمی تھی۔شراب پیتے ہی گویا گناہوں کا دروازہ کھل گیا پھر وہ بدکاری اور قتل جیسے گناہ میں بھی مبتلاء ہوگیا۔شراب کی انہی خرابیوں کی وجہ سے اسلام نے اسے ہمیشہ کے لئے حرام قرار دیا ہے مگر ہمارے معاشرے میں جہاں دوسری بے شمار برائیاں پھیل رہی ہیں اِن میں شراب نوشی بھی شامل ہے۔فلموں ڈراموں میں دکھائے گئے شراب نوشی کے مناظر اور بُری صحبت سے متاثر ہوکر ہزارہا نوجوان شرابی بن چکے ہیں۔اس فعلِ حرام کے بھیانک اثرات نے ان کی زندگیاں تباہ کردی ہیں۔بعض تو شراب نوشی کی وجہ سے اپنی جان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں،ایسی ہی ایک اخباری خبر ملاحظہ کیجئے،چنانچہ

## (۹)36نوجوان ہلاک ہوگئے

7رمضان المبارک 1428ھ ہجری بمطابق21 ستمبر2007ء باب المدینہ (کراچی) کے رہائشی چندنوجوانوں نے رقص وسرود کی ایک محفل سجانے کا پروگرام بنایا۔محفل میں ناچ گانے کےساتھ شراب وکباب کا بندوبست بھی تھا۔دوست یار مل کر یہ تقریباً 40 نوجوان تھے۔شام کے سائے گہرے ہوتے ہی مصنوعی روشنیوں نے جب کراچی کی اس کالونی میں چراغاں کردیا اور چاروں طرف سے لوگ بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہونے کے لئے مساجد کا رخ کرنے لگے تو ان نوجوانوں نے اکٹھے ہوکر ناچ گانا شروع کردیا اور ساتھ ہی ساتھ شراب کے جام چھلکانے لگے۔اس طرح انہوں نے پوری کالونی میں وہ اودھم مچایا کہ خدا کی پناہ۔اس دوران چندنوجوان شراب کے نشے

میں دُھت ہو کر لڑکھڑائے اور دَھڑام سے نیچے گر گئے۔ دوسرے نوجوانوں نے ان کے گرنے پر ایک زوردار قہقہہ لگایا اور ساتھ ہی شراب کا دَور تیز کر دیا۔ یوں جام پر جام بنتے رہے، رقص ہوتا رہا اور نوجوان دنیا و مافیہا سے بے نیاز اس محفل کے رنگ میں رنگتے چلے گئے۔ رات گہری ہونے کے ساتھ ساتھ نوجوان شراب پیتے جاتے اور تھرتھراتے و کانپتے ہوئے فرش پر گرتے جاتے یہاں تک کہ فرش پر ان کی تعداد بڑھتی چلی گئی۔ اچانک ایک دوست نے دوسرے سے پوچھا: ان سب کو کیا ہو گیا ہے؟ یہ سب کیوں سو گئے ہیں؟ دوسرے نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اپنے دوستوں کو فرش پر پڑے دیکھا اور اس کے بعد اپنے دوست کی طرف دیکھا تو دونوں معاملے کی نوعیت کو بھانپ گئے۔ لہٰذا انہوں نے فوری طور پر پولیس کو اطلاع دی اور جب پولیس محفل میں پہنچی تو 27 نوجوان فرش پر تڑپ تڑپ کر جان دے چکے تھے جبکہ جو زندہ بچے تھے وہ بھی بری طرح تڑپ رہے تھے۔ پولیس نے فوری طور پر زندہ بچ جانے والوں کو ہسپتال پہنچا دیا، وہاں مزید 9 نوجوانوں نے دَم توڑ دیا۔ یوں رمضان کے مقدس مہینے میں سجنے والی رقص و سرود کی محفل موت کی محفل بن گئی اور 36 نوجوان زہریلی شراب کے گھاٹ اتر گئے۔

جو کچھ ہیں وہ سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کرتوت
شکوہ ہے زمانے کا نہ قسمت کا گلا ہے
دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت
سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام برا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## شرابی پرلعنت برستی ہے

رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے شراب کے معاملہ میں 10 بندوں پر لعنت فرمائی ہے: (۱) شراب بنانے والا (۲) بنوانے والا (۳) پینے والا (۴) اُٹھانے والا (۵) اُٹھوانے والا (۶) پلانے والا (۷) بیچنے والا (۸) اس کی قیمت کھانے والا (۹) خریدنے والا اور (۱۰) خریدوانے والا۔

(سنن الترمذی، کتاب البیوع، باب النھی ان یتخذ الخمر خلاً، الحدیث ۱۲۹۹، ج ۳، ص ۴۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## شراب کے طبّی نُقصانات

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1548 صَفحات پر مشتمل کتاب، فیضانِ سنّت صَفْحَہ 426 پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: اسلام نے شراب نوشی کو جو حرام قرار دیا ہے اِس میں بے شمار حکمتیں ہیں، اب کُفّار بھی اِس کے نقصانات کو تسلیم کرنے لگے ہیں، چُنانچِہ ایک غیر مسلم مُحَقِّق کے تأَثُّرات کے مطابق شروع شروع میں تو بدنِ انسانی شراب کے نقصانات کا مقابلہ کر لیتا ہے اور شرابی کو خوشگوار کیفیت مل جاتی ہے مگر جلد ہی داخلی (یعنی جسم کی اندرونی) قوتِ

برداشت ختم ہو جاتی اور مُستقِل مُضِرّ اثرات مُرتّب ہونے لگتے ہیں۔شراب کا سب سے زیادہ اثر جگر( کلیجے ) پر پڑتا ہے اور وہ سُکڑنے لگتا ہے، گُردوں پر اِضافی بوجھ پڑتا ہے جو بِالآخر نِڈھال ہو کر انجامِ کار نا کارہ (FAIL) ہو جاتے ہیں، عِلاوہ ازیں شراب کے استِعمال کی کثرت دِماغ کو مُتوَرِّم (یعنی سُوجن میں مُبتَلا) کرتی ہے، اَعصاب میں سوزِش ہو جاتی ہے نَتِیجَۃً اَعصاب کمزور اور پھر تباہ ہو جاتے ہیں، شرابی کے مِعدہ میں سُوجن ہو جاتی ہے، ہڈّیاں نرم اور خَستہ (یعنی بَہُت ہی کمزور) ہو جاتی ہیں، شراب جسم میں موجود وٹامنز کے ذخائر کو تباہ کرتی ہے، وٹامن B اور C اِس کی غارتگری کا بِالخُصوص نشانہ بنتے ہیں۔شراب کے ساتھ ساتھ تمبا کو نوشی کی جائے تو اِس کے نقصان دہ اثرات کئی گُنا بڑھ جاتے ہیں اور ہائی بلڈ پریشر، سٹروک اور ہارٹ اٹیک کا شدید خطرہ رہتا ہے۔بکثرت شراب پینے والا تھکن، سر درد، متلی اور شدّتِ پیاس میں مبتَلا رہتا ہے۔ بے تحاشہ شراب پی جانے سے دل اور عملِ تَنَفُّس (سانس لینے کا عمل) رُک جاتا اور شرابی فوری طور پر موت کے گھاٹ اُتر جاتا ہے۔ (فیضانِ سنت، ج۱،ص ۴۲۶)

کر لے توبہ اور تُو مت پی شراب ہوں گے ورنہ دو جہاں تیرے خراب
جو جُوا کھیلے، پیے ناداں شراب قبر و حشر و نار میں پائے عذاب

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

# شرابی نے بیوی بچوں کو قتل کردیا

اَخلاق پر بھی شراب کا بُرا اثر پڑتا ہے، شرابی شخص اپنے گھر والوں سے ہمدردی اور خیرخواہی کم ہی کرتا ہے اسے تو صِرْف اپنا نشہ پورا کرنے سے غرض ہوتی ہے۔ بارہا دیکھا گیا ہے کہ شرابی باپ نے اپنی اولاد کو قتل کردیا، 2009ء میں چھپنے والی ایک ایسی ہی ایک اخباری خبر ملاحظہ کیجئے: چنانچہ حجرہ شاہ مقیم (پنجاب) کے ایک شخص نے 12 سال قبل ایک لڑکی سے پسند کی شادی کی تھی۔ یہ شخص عادی شرابی اور کوئی کام نہیں کرتا تھا جس کی وجہ سے گھر میں اکثر فاقے رہتے اور میاں بیوی میں جھگڑا رہتا۔ گزشتہ روز جھگڑے کے بعد اس نے اپنی بیوی، 10 سالہ بیٹے، 6 سالہ بیٹی اور 3 سالہ بیٹی کو نشہ آور حلوہ کھلا کر بے ہوش کیا اور چاروں کے گلے میں پھندا ڈال کر قتل کر ڈالا اور فرار ہوگیا۔ ملزم نے اپنی بیوی کے دونوں پاؤں بھی تیز دھار آلے سے کاٹ ڈالے۔

؎ جو کچھ ہیں وہ سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کرتوت
شکوہ ہے زمانے کا نہ قسمت کا گلہ ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

# شرابی کی توبہ

**دعوتِ اسلامی** کے مدنی ماحول کی برکت سے جہاں چوروں، ڈکیتوں، سُود خوروں اور بدمعاشوں کی اِصلاح ہوئی وہیں شراب پینے والوں کو بھی توبہ نصیب ہوئی، آیئے ایک **مدنی بہار** سنتے ہیں، چنانچہ مرکز الاولیاء لاہور (کینٹ) کے اسلامی

بھائی (عمر تقریباً 30 سال) کا بیان کا خلاصہ ہے کہ میں معاشرے کا بگڑا ہوا فرد تھا، اپنی والدہ کے ساتھ گستاخی سے پیش آنا، بڑے بھائیوں سے ہاتھا پائی کرنا میرے لئے معمولی بات تھی۔ پھر میں نے نشے کو اپنا دوست بنالیا، چنانچہ میں **شراب، بھنگ، چرس اور دیگر خطرناک نشہ آور اشیاء بڑی بے باکی سے استعمال کرتا** اور اس بات کی بالکل پرواہ نہ کرتا کہ یہ نشہ میری جان بھی لے سکتا ہے۔ بارہا ایسا ہوا کہ نشے میں دُھت ہو کر سویا تو اگلی رات ہی آنکھ کھلی۔ گھر والے نشے کے لئے رقم دینے سے انکار کرتے تو میں دھمکی دیتا کہ اگر مجھے پیسے نہیں دیئے تو سالن میں زہر ملا کر تم سب کو مار ڈالوں گا۔ میری قَساوَتِ قلبی (یعنی دل کی سختی) کا یہ عالَم تھا کہ جب گھر والے میری حرکتوں سے تنگ آکر مجھے بددعائیں دیتے تو میں اس پر آمین کہا کرتا تھا۔ فلموں کا ایسا چسکا تھا کہ دن دیہاڑے گندی فلمیں دیکھ لیا کرتا، مجھے اس بات کا بھی خوف نہیں ہوتا تھا کہ کمرے میں والدہ یا بھائی آگئے تو کیا کہیں گے! پھر میں نے اپنی عیاشیاں پوری کرنے کے لئے رنگ وروغن کرنے اور کھانے کی دیگیں پکانے کا کام سیکھ لیا۔ ایک دن میں صدر بازار مرکز الاولیاء لاہور (کینٹ) میں اپنے استاذ کے ہمراہ دیگیں پکا رہا تھا کہ ایک مبلغ دعوتِ اسلامی جو وہاں کی حلقہ مُشاوَرت کے نگران بھی تھے، ہمارے پاس تشریف لائے اور دورانِ ملاقات مجھے 30 دن کے **مَدَنی قافلے** میں سفر کی دعوت پیش کی۔ میں نے انہیں ٹَرخانے کے لئے سفر کی ہامی بھر لی اور بعد میں بھول بھال گیا۔ جس دن مَدَنی قافلے کی روانگی تھی وہی اسلامی بھائی یاد دِہانی کے لئے

میرے پاس تشریف لائے۔ میرا سفر کا اِرادہ تو تھا نہیں اس لئے میں انہیں منع کرنے کے لئے کوئی بہانہ ڈھونڈنے لگا لیکن اچانک میرے دل میں خیال آیا کہ ارے نادان! جب **اللہ ورسول** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تجھے ہدایت دینا چاہتے ہیں تو تُو کون ہوتا ہے منع کرنے والا! چنانچہ میں نے اسلامی بھائیوں سے روانگی کا وَقت اور مقام پوچھا اور مغرب کے وقت ان کی بتائی ہوئی جگہ ''جامع مسجد مَدَنی'' میں پہنچ گیا ۔یوں مبلغِ دعوتِ اسلامی کی **اِنفرادی کوشش** کی برکت سے میں 30 دن کے مَدَنی قافلے میں روانہ ہوگیا جس پر میرے والدین اور بہن بھائیوں نے بہت خوشی کا اِظہار کیا۔ راہِ خدا میں سفر کے دوران جب مجھے عاشقانِ رسول کی صحبت ملی تو مجھے اپنی زندگی کا مقصد پتا چلا، باجماعت نماز ادا کرنے کی عادت بنی اور خوفِ خدا و عشقِ رسول عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا جذبہ نصیب ہوا۔ مَدَنی قافلے میں ہی میں نے نشے اور دیگر گناہوں سے توبہ کی، سر پر عمامہ سجایا، رُخ پر داڑھی اور جسم پر مَدَنی لباس سجانے کی پکی نیّت کی، بعدازاں اس کو عملی شکل بھی دے دی۔ **اَلْحَمْدُلِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! پھر مجھے 63 دن کا تربیتی کورس کرنے کی بھی سعادت ملی، دورانِ کورس مجھے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے فضل سے ولیوں کے امام **حضور غوث پاک** رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کی خواب میں زیارت بھی نصیب ہوئی۔ **اللّٰہُ ربُّ العٰلمین** عَزَّوَجَلَّ مجھے اپنے ماں باپ کا فرمانبردار، بڑے بھائیوں کا ادب اور مسلمانوں سے محبت کرنے والا بنائے، کروڑوں رحمتیں نازل ہوں میرے پیرومُرشِد شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا

ابو بلال محمد الیاس عطارؔ قادری دامت برکاتھم العالیہ پر کہ جن کی بنائی ہوئی تحریک دعوتِ اسلامی کی بدولت میں گناہوں کی دلدل سے نکلنے میں کامیاب ہوسکا۔

گر آئے شرابی مٹے ہر خرابی چڑھائے گا ایسا نشہ مَدَنی ماحول
اگر چور ڈاکو بھی آجائیں گے تو سُدھر جائیں گے گر ملا مَدَنی ماحول
نَمازیں جو پڑھتے نہیں ہیں ان کو لاریب
نمازی ہے دیتا بنا مَدَنی ماحول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## (۱۰) مجھے میرے باپ نے برباد کردیا!

**شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں: ایک نوجوان نے مجھے ایک دردناک مکتوب دیا، جس کا لُبِّ لباب کچھ یوں ہے: میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے نیا نیا وابَستہ ہوا تھا۔ ایک بار رات کے ابتِدائی حصّے میں اپنے کمرے کے اندر معصیَّت پر نَدامت کے باعِث ہاتھ اٹھائے رو رو کر اپنے گناہوں سے توبہ کررہا تھا۔ رونے کی آواز سن کر والِد صاحِب گھبرا کر میرے کمرے میں آ گئے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ناواقِفیَّت و دُوری کے باعِث میری گِریہ وزاری اُن کی سمجھ میں نہیں آئی۔ اُنہوں نے میرا بازو تھام کر مجھے کھڑا کردیا اور پکڑ کر اپنے کمرے میں بٹھا کر T.V آن کرکے کہا: بِالکل ہی مولوی مت بن جاؤ، یہ بھی دیکھ لیا کرو۔ میں اگرچِہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے فلموں، ڈِراموں اور گانے باجوں سے

تائب ہو چکا تھا، مگر والِد صاحِب نے مجھے .T.V دیکھنے پر مجبور کر دیا۔ اُس وقت .T.V پر کوئی ڈِرامہ چل رہا تھا، بے حیالڑکیوں کی فُحش اداؤں نے میرے جذبات میں ہیجان پیدا کرنا شروع کیا، آہ ! تھوڑی ہی دیر پہلے میں خوفِ خداعَزَّوَجَلَّ کے باعث گریہ کناں تھااور اب...... اب ..... نَفسانی خواہشات نے مجھ پر غَلَبہ کیا۔ موقع دیکھ کر شیطان نے اپنا داؤ چلا دیا اور وہیں بیٹھے بیٹھے مجھ پر ''غسل فرض'' ہو گیا! اس واقِعہ کے بعد ایک بار پھر میں گناہوں کے دلدل میں اُتر گیا۔ چُونکہ ظالم مُعاشَرے کے بے جا رَسم ورَواج میرے نکاح کے مقابِل بَہُت بڑی دیوار بنے ہوئے ہیں، میں شَہوت کی تسکین کے لئے اپنے ہاتھوں سے اپنی جوانی پامال کرنے لگ گیا ہوں اور گندی حَرَکتوں کے باعث اب نوبت یہاں تک پہنچی ہے کہ میں شادی کے قابل نہیں رہا۔ بتایئے! مجرم کون؟ میں خود یا کہ میرے والد صاحِب؟ (T.V کی تباہ کاریاں، ص۲۶)

دل کے پَھپھولے جل اُٹھے سینے کے داغ سے
اِس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** مذکورہ حکایت پڑھ کر شاید آپ کا سر شَرْم سے جُھک گیا ہو اور زبان پر کلماتِ افسوس جاری ہو گئے ہوں، لیکن یہ بھی غور کر لیجئے کہ کہیں آپ نے بھی تو اپنی اولاد یا چھوٹے بہن بھائیوں کو تفریح اور ترقی کے نام پر ٹی وی، وی سی آر، ڈش انٹینا اور کیبل کی سہولت مہیا نہیں کر رکھی! کیا آپ کو اِحساس ہے کہ آپ

اور آپ کے گھر والے کس قسم کے مُخَرِّبِ اَخلاق ڈرامے، ناچ گانے اور نازیبا فلمیں بِلا ناغہ دیکھتے ہیں! کیا آپ نہیں جانتے کہ انسان جو کچھ دیکھتا ہے اس کا اثر ضرور قبول کرتا ہے اور وہی کچھ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ فلمیں ڈرامے دیکھنے کے بعد انسان بے راہ رَوِی کی طرف مائل ہوگا یا پھر نیک رَوِی کی طرف! کیا کوئی کیچڑ سے بھرے گڑھے میں کُودنے کے بعد اپنا دامن صاف رکھ سکتا ہے؟ اگر نہیں تو کیا آپ بھی اپنے گھر سے فلمیں ڈرامے دیکھنے کا سلسلہ ختم کرنے کے لئے کسی ایسی ہی آگ کا انتظار کر رہے جس نے مذکورہ نوجوان کی جوانی برباد کر دی! ٹی وی پر فحش مناظر دیکھنے کی وجہ سے اس کے ساتھ جو کچھ پیش آیا کچھ بعید نہیں کہ ہمارے معاشرے میں بہت سے نوجوان اِسی طرح کے گھناؤنے نتائج بُھگت چکے ہوں! شاید آپ یہ کہہ کر جان چھڑانے کی کوشش کریں کہ ہمیں اپنے بچوں پر اِعتماد ہے، تو پھر بتائیے کہ کیا شیطان پر بھی بھروسہ ہے کہ وہ جو سب کو جہنم کی طرف ہانکنے پر تُلا ہوا ہے آپ کی اولاد یا آپ کو چھوڑ دے گا! کہیں ایسا تو نہیں کہ خود آپ کے دل و دماغ پر فلموں ڈراموں کی اتنی حِرص چھائی ہوئی ہے کہ گھر والوں میں سے جو اِن چیزوں سے بچنا چاہے وہ آپ کو اچھا نہ لگتا ہو بلکہ آپ اسے بھی اِس نشے کا شکار کرنے کے لئے کوشاں ہو جاتے ہوں!

## مدنی چینل دیکھئے

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اگر آپ اسی طرح کے کسی اَلمناک سانحے اور جہنم کی آگ سے خود کو اور اپنے گھر والوں کو بچانا چاہتے ہیں تو آج بلکہ ابھی سے اپنے گھر سے

فلموں ڈراموں کا سلسلہ ختم کردیجئے (جبکہ آپ کی گھر میں چلتی ہو ورنہ منت سماجت کے ذریعے اپنے بڑوں کا ذہن بنا کر یہ کام کرلیجئے) اور صِرف وصِرف 100 فیصد اسلامی چینل **مَدَنی چینل** دیکھا کیجئے۔ مَدَنی چینل کی بہاروں کے کیا کہنے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی چینل دیکھ کر بعض کفّار کو تو ایمان کی دولت ہی نصیب ہوگئی ! نیز نہ جانے کتنے ہی بے نمازی نمازی بن گئے، متعدِّد افراد نے گناہوں سے توبہ کر کے سنّتوں بھری زندگی کا آغاز کر دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی چینل سو فیصدی اسلامی چینل ہے، نہ اس میں موسیقی ہے نہ ہی عورت کی نمائش ۔ مَدَنی چینل میں کیا ہے؟ اس میں فیضانِ قران، فیضانِ حدیث، فیضانِ انبیا، فیضانِ صحابہ اور فیضانِ اولیاء ہے۔ اِس میں تلاوتیں، نعتیں، منقبتیں ہیں، دعا و مُناجات میں اِلحاح وزاری کے دل ہِلا دینے والے اور عشقِ رسول میں رونے، رُلانے اور تڑپانے والے رقّت انگیز مناظِر ہیں، دارالافتاء اہلسنّت، روحانی طبّی علاج، سنّتوں بھرے مَدَنی پھول آخرت بہتر بنانے والی خوب مدنی بہاریں ہیں۔ الغَرَض مَدَنی چینل ایک ایسا چینل ہے کہ اس کے ذَرِیعے انسان گھر بیٹھے اچّھا خاصا علمِ دین سیکھ سکتا ہے۔ آیئے میں آپ کو ایک مَدَنی بہار سُناتا ہوں، چنانچہ

## مدنی چینل اصلاح کا ذریعہ بن گیا

**سبی** (بلوچستان) کے ایک اسلامی بھائی (عمر تقریباً 22 سال) کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ میں یادِ خدا سے دُور دنیا کی لذتوں میں گم اور گناہوں میں مشغول تھا۔ رات کو جب تک ایک **فلم** نہیں دیکھ لیتا تھا مجھے نیند نہیں آتی تھی۔ رات دیر تک جاگنے

کی وجہ سے دن چڑھے اٹھتا۔ جب آنکھ کھلتی تو آوارہ دوستوں کے ساتھ ہنسی مذاق میں لگ جاتا۔ میری جوانی کا بہترین وقت غفلتوں کی نذر ہو رہا تھا۔ میرے ماں باپ میری حرکتوں کی وجہ سے سخت پریشان رہتے مگر مجھے ان کا کوئی اِحساس نہ تھا۔ ایک دن میں ٹی وی پر فلمیں دیکھنے میں مصروف تھا، ریموٹ میرے ہاتھ میں تھا، اس دوران میں نے چینل بدلنے شروع کئے تو ایک چینل پر **سبز سبز عمامہ** سجائے اسلامی بھائی بیان کر رہے تھے۔ میں تو فلمیں دیکھنے کے موڈ میں تھا ایسے میں شیطان مجھے مذہبی بیان کہاں سننے دیتا! چنانچہ پہلے تو میں نے چینل بدلنا چاہا پھر میں نے سوچا کہ دیکھوں تو سہی یہ ''**مدنی چینل**'' والے کیا بتاتے ہیں؟ جوں جوں بیان سنتا گیا میری ندامت بڑھتی چلی گئی، آنکھوں سے شرم کا پانی بہنے لگا۔ اب میں خوابِ غفلت سے بیدار ہو چکا تھا۔ میں نے اپنے پچھلے گناہوں سے توبہ کر لی۔ صبح میں نے اپنے علاقے کے اسلامی بھائیوں سے رابطہ کیا اور **دعوتِ اسلامی** کی بہاریں لُوٹنے والوں میں شامل ہو گیا۔ آج سبز سبز عمامہ میرے سر پر ہے، چہرے پر داڑھی شریف ہے، نمازوں کا اہتمام میری عادت ہے اور **اَلْحَمْدُ لِلّٰه** عَزَّوَجَلَّ! ڈویژن مشاورت میں **مَدَنی انعامات** کی ذمہ داری نبھانے کے لئے کوشاں ہوں۔

مَدَنی چینل کی مُہِم ہے نفس وشیطاں کے خلاف
جو بھی دیکھے گا کریگا اِنْ شَآءَ اللّٰه اعتراف
نفسِ اَمّارہ پہ ضَرب ایسی لگے گی زوردار
کہ ندامت کے سبب ہوگا گنہگار اشکبار

# (۱۱) بیٹا برباد ہوگیا

نثار صاحب ایک بین الاقوامی کمپنی میں اچھی پوسٹ پر فائز تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں ایک بیٹے سے نوازا جس کی تعلیم وتربیت کے لئے انہوں نے اسے مہنگے ترین اسکول میں داخل کروایا۔ صِرْف 6 سال کی عمر میں وہ اتنا **ذہین** تھا کہ اسے اُردو اور انگلش کے بڑے بڑے شاعروں کی نظمیں زبانی یاد تھیں، وہ اس چھوٹی سی عمر میں اخبارات ورسائل بھی پڑھ لیتا تھا، ملکی معاملات پر بھی اس کی نظر ہوتی تھی۔ یہ اپنی کلاس میں کبھی پہلی تو کبھی دوسری **پوزیشن** لیا کرتا تھا۔ لیکن 19 سال کی عمر میں پہنچتے پہنچتے اس کے سر کے دوتہائی **بال سفید** ہوگئے، اس کے چہرے پر **جھریاں** پڑ گئیں، آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے تھے، یہ جوانی کی دہلیز پر ہی **ہڈیوں کا ڈھانچہ** بن چکا تھا، اس کے کندھے اور کمر جھکی رہنے لگی۔ اب اس میں خوداعتمادی نام کی کوئی چیز باقی نہ رہی یہ کسی سے ٹھیک سے بات بھی نہیں کرسکتا تھا، دورانِ گفتگو ایک دَم **سہم** کر خاموش ہوجاتا اور دائیں بائیں دیکھنے لگتا تھا۔ عُرُوج سے زَوال تک کے سفر کا سبب یہ بنا کہ اس کے والد نے چودہ سال کی عمر میں اسے لیپ ٹاپ (Laptop) لے دیا اور ان لمیٹڈ (یعنی ہر وقت آن رہنے والا) **انٹرنیٹ** (Internet) لگوادیا۔ والد کا خیال تھا کہ کمپیوٹر اور انٹرنیٹ سے میرا بیٹا مزید ترقی کرے گا لیکن بیٹا ابھی کم عمر تھا، جونہی اس کے ہاتھ میں لیپ ٹاپ اور انٹرنیٹ آیا تو اس کی سرگرمیوں کا رُخ تبدیل ہونے لگا۔ شروع شروع میں وہ کمپیوٹر کو ایک آدھ گھنٹہ دیتا مگر پھر اس کا زیادہ تر وقت کمپیوٹر پر ہی صَرْف

ہونے لگا۔وہ صبح آنکھ کھلتے ہی لیپ ٹاپ کا بٹن دبا دیتا اور سارا دن اس کا لیپ ٹاپ آن رہتا۔اسکول میں بھی اسے جب موقع ملتا وہ **لیپ ٹاپ** سے کھیلنے لگتا ،اسکول سے واپسی پر وہ اپنے کمرے میں بند ہوجاتا اور رات گئے تک انٹرنیٹ کھولے رکھتا۔الغرض اب وہ **انٹرنیٹ** کا ہی ہوکر رہ گیا۔اس کی صحت گرنے لگی اور ذہانت کو گرہن لگنے لگا۔ نثار صاحب نے اپنے بیٹے کو سنبھالنے کی بہت کوشش کی لیکن معاملہ ان کے ہاتھ سے نکل چکا تھا کیونکہ ان کا بیٹا **فحش ویب سائٹس** دیکھنے کا عادی ہو چکا تھا۔اب اس میں اور ہیروئن کے عادی میں کوئی فرق نہیں رہا تھا۔ان ویب سائٹس کے مہلک اثرات اس کے دل ودماغ کو اپنے گھیرے میں لے چکے تھے وہ اپنے ہاتھوں اپنی **جوانی** برباد کرنے لگا تھا یوں **صحت** گنوانے کے ساتھ ساتھ پڑھائی سے بھی فارغ ہوگیا اور اپنے جیسے ہزاروں نوجوانوں کے لئے **نشانِ عبرت** بن گیا۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** مذکورہ سچا واقعہ حال ہی میں مقامی اخبار کے ایک کالَم میں چھپا تھا جسے ناموں کی تبدیلی اور ضَرورتاً تصرُّف کے بعد آپ کے سامنے پیش کیا ہے۔اس داستانِ عبرت نشان میں آپ نے **انٹرنیٹ** (Internet) کے غلط اِستعمال کا نتیجہ ملاحظہ کیا کہ کس طرح ایک ذہین ترین نوجوان اپنے ہی ہاتھوں اپنی زندگی برباد کر بیٹھا۔انٹرنیٹ (Internet) جدید دَور کی پیداوار ہے۔اس کی بدولت گویا پوری دنیا کی معلومات سِمَٹ کر کمپیوٹر کی اسکرین پر آجاتی ہیں،لیکن ہر ذِی شُعُور جانتا ہے کہ معلومات اچھی بھی ہوتی ہیں اور بُری بھی!اسی انٹرنیٹ کے ذریعے **نیکی کی**

**دعوت** بھی عام کی جاسکتی ہے، اسلامی بھائیوں کو عقائد وفقہ اور حلال وحرام کے حوالے سے مسائل بتائے جاسکتے ہیں اور اسی انٹرنیٹ (Internet) سے فحاشی وعُریانی پھیلانے کا بھی کام لیا جاسکتا ہے۔ اس کی مثال یوں سمجھئے کہ **چُھری** سے پھل اور سبزی بھی کاٹی جاسکتی ہے اور کسی کی گردن بھی! لیکن تیز چھری کو نا سمجھ بچوں کے ہاتھ میں نہیں دیا جاتا کہ کہیں خود کو زخمی نہ کر بیٹھیں۔ بالکل اسی طرح **انٹرنیٹ** بھی اسی شخص کو استعمال کرنا چاہئے جو اس کے مُضِر اَثرات سے بچ سکتا ہو۔ کچی عمر کے نوجوان کو اس کے کمرے میں انٹرنیٹ کی سہولت مہیا کرنا "**آ بیل مجھے مار**" والی بات ہے۔ اپنے کمرے میں تنہا بیٹھ کر آپ کا بیٹا یا بیٹی کیا دیکھ رہے ہیں، آپ کو کیا معلوم؟ اگر آپ یہ جواب دیں کہ "**جناب! ہمیں اپنے بچوں پر بھروسہ ہے۔**" تو بتایئے کہ حکایت میں مذکور نوجوان کے باپ نے اِسی اِعتماد کے ہاتھوں ذِلّت وپریشانی نہیں اٹھائی! پھر اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ آپ کے ساتھ ایسا نہیں ہوسکتا! لہٰذا عافیت وسلامتی اسی میں ہے کہ گھر پر بلا حاجت **انٹرنیٹ** (Internet) نہ لگوایئے۔ پھر بھی اگر آپ **مُثبت مقاصِد** کے لئے اپنے گھر میں انٹرنیٹ کی سہولت رکھنا ہی چاہتے ہیں تو اس کا کنکشن ایسی جگہ لگوایئے جہاں گھر کے اَفراد کا عام آنا جانا ہوتا کہ اگر شیطان کسی کو اس کے غلط استعمال پر بہکائے بھی تو کم از کم گھر والوں کا خوف اسے باز رکھ سکے۔ اس سلسلے میں گھر کے کسی بھی فرد کے **تنہائی میں انٹرنیٹ کے استعمال پر پابندی** لگانا بے حد مفید ہے۔ جن اسلامی بھائیوں کے پاس انٹرنیٹ کی سہولت موجود ہے وہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ کو

استعمال کرکے علمِ دین کا انمول خزانہ سمیٹ سکتے ہیں ،مدنی چینل بھی دیکھ سکتے ہیں اس ویب سائٹ کا ایڈریس یہ ہے:www.dawateislami.net

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## (۱۲)ملاوٹ کرنے کی سزا

ایک مرتبہ حضرت سیدنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہما کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اورعَرْض کی:''حضور! ہم بہت سے لوگ حج کرنے آئے ہیں۔صَفا ومَروہ کی سعی کے دوران ہمارے ایک دوست کا اِنتقال ہوگیا۔غسل وتکفین وغیرہ کے بعد اسے قبرستان لے جایا گیا۔جب اس کے لئے **قَبْر** کھودی تو ہم یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ایک بہت بڑا **اژدھا** قبر میں موجود ہے۔ہم نے اسے چھوڑ کر دوسری **قَبْر** کھودی۔وہاں بھی وہی اژدھا موجود تھا۔پھر تیسری **قَبْر** کھودی تو اس میں بھی وہی خوفناک سانپ کُنڈلی مارے بیٹھا تھا۔ہمیں بڑی پریشانی ہوئی۔اب ہم اس میّت کو وہیں چھوڑ کر آپ کی بارگاہ میں مسئلہ دریافت کرنے آئے ہیں کہ اِس خوفناک صورت حال میں کیا کریں؟''حضرت سیدنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا:''وہ اژدہا اس کا بُرا عمل ہے جو وہ دنیا میں کیا کرتا تھا تم جاؤ اور ان تین قبروں میں سے کسی ایک میں اسے دفن کردو، اگر تم اس شخص کے لئے ساری زمین بھی کھود ڈالو تب بھی وہاں اس اژدہے کو ضرور پاؤ گے۔''وہ شخص واپس چلا گیا اور اس فوت شدہ شخص کو ان کھودی ہوئی قبروں میں سے ایک **قَبْر** میں دفن کردیا گیا اور اژدہا بدستور اس **قَبْر** میں

موجود تھا۔ پھر جب ہمارا قافلہ حج کے بعد اپنے علاقے میں پہنچا تو لوگوں نے اس شخص کی زوجہ سے پوچھا: ''تمہارا شوہر ایسا کون سا گناہ کرتا تھا جس کی وجہ سے اس کو ایسی دردناک سزا ملی؟'' اس عورت نے افسوس کرتے ہوئے کہا: ''میرا شوہر غلّے کا تاجر تھا اور وہ غلّے میں مِلاوٹ کیا کرتا تھا۔ روزانہ گھر والوں کی ضرورت کے مطابق گندم نکال لیتا اور اتنی مقدار میں جَو کا بُھوسا گندم میں ملا دیتا، یہ اس کا روز کا معمول تھا، لگتا ہے اُسے اِسی گناہ کی سزا دی گئی ہے۔''

(عیون الحکایات، الحکایۃ الرابعۃ عشرۃ بعد المأۃ، ص ۱۳۲)

## پانی کے چند قطروں کا وبال

حضرتِ علامہ عبدالرحمٰن ابن جوزی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی لکھتے ہیں: کسی گاؤں میں ایک دودھ فَروش رہا کرتا تھا جو دودھ میں پانی ملایا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ سیلاب آیا اور اس کے مویشی بہا کر لے گیا تو وہ روتے ہوئے کہنے لگا کہ سب قطرے مل کر سیلاب بن گئے جبکہ قضاء اسے ندا دے رہی تھی:

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۟ (۱۰)

(پ ۱۷، الحج: ۱۰)

ترجمۂ کنز الایمان: یہ اس کا بدلہ ہے جو تیرے ہاتھوں نے آگے بھیجا اور اللہ بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

**یاد رکھو!** چوری اور خیانت ہلاکت میں ڈالنے والے اور دین کے لئے شدید ضرر رساں ہیں۔ (بحر الدموع، الفصل الثانی والثلاثون تحریم الربا...الخ، ص ۲۱۲)

حضرت سیدنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی دھوکہ دہی سے مال کمانے والوں کو سمجھاتے ہوئے لکھتے ہیں: **اصل بات** یہ ہے کہ اس بات کا یقین رکھے کہ دَغابازی سے رِزْق کم زیادہ نہیں ہوسکتا بلکہ اُلٹا مال سے برکت ختم ہوجاتی ہے اور بہتری جاتی رہتی ہے اور عَیاری وفریب سے انسان جو کچھ کماتا ہے اچانک ایسا واقعہ پیش آتا ہے کہ وہ سب کچھ تباہ اور ضائع ہوجاتا ہے اور فریب وعیاری کا گناہ ہی باقی رہ جاتا ہے اور اس شخص کا سا حال ہوجاتا ہے جو دودھ میں پانی ملایا کرتا تھا ایک بار اچانک سیلاب آیا اور اس کی گائے کو بہالے گیا۔ اس کے دانا بیٹے نے کہا: ابا جان بات یہ ہے کہ دودھ میں ملایا ہوا سارا پانی جمع ہوا اور سیلاب کی شکل اختیار کرکے گائے کو بہالے گیا۔

(کیمیائے سعادت، باب سیم در عدل وانصاف......الخ، ج۱، ص۳۲۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## ملاوٹ والے مصالحے کا کاروبار بند کردیا

**اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی برکت سے تجارت کا غلط طریقہ اپنانے والوں کی بھی اِصلاح کے کئی واقعات ہیں، ایسی ہی ایک مَدَنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں، چنانچہ رنچھوڑ پوری روڈ بھیم پورہ (مَدَنی پورہ) بابُ المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے کہ میں ایسا بے نَمازی تھا کہ جُمُعہ کی نَماز بھی نہیں پڑھتا تھا، خوش قسمتی سے میں نے تبلیغِ قرآن وسنت کی غیر

سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت گلزارِ مدینہ مسجد آگرہ تاج میں عاشِقانِ رسول کے ہمراہ آخری عَشرَہ رَمَضانُ المُبارَک (۱۴۲۵ھ-2004ء) کے اِجتماعی اِعتِکاف میں بیٹھنے کی سعادت حاصل کی۔ دس دن میں عاشِقانِ رسول کی صُحبت نے میری قلبی کیفیت کو بدل کر رکھ دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے کچھ نہ کچھ نَماز سیکھ لی اور پانچوں وقت کی نَماز باجماعت کا پابند بن گیا۔ سلسلہ عالیہ قادِریہ رضویہ میں داخِل ہوکر حضُور غوثِ اعظم علیہ رحمۃ الاکرم کا مُرید بھی بن گیا۔ رب عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم سے نیک اعمال کا ایسا ذِہن ملا کہ کم وبیش 63 سے زائد مَدَنی اِنعامات پر عمل کی کوشِش جاری ہے۔ مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ رسائل کثرت سے پڑھنے کی عادت بن گئی اور اِعتِکاف کا ایک بڑا اِنعام یہ بھی مِلا کہ میں جو ملاوٹ والے مرچ مَصالَحہ کی سپلائی کا سندھ بھر میں گناہوں بھرا کام کرتا تھا وہ تَرْک کر دیا۔ میرے مَصالَحے کے کارخانے میں تقریباً 44 ملازِم کام کرتے تھے میں نے وہ کارخانہ ہی خَتْم کر دیا۔ کیوں کہ دَور بڑا نازُک ہے، بڑے پیمانے پر خالِص مَصالَحہ کے کاروبار میں بازار میں کھڑا ہونا نہایت ہی دُشوار ہے۔ آج کل مسلمانوں کی صحّت کی کِس کو پڑی ہے۔ بس یار لوگوں کو دولت چاہئے خواہ وہ حلال ہو یا مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ حرام۔ بَہر حال عاشِقانِ رسول کی صحبت کی بَرَکت سے میں رِزقِ حلال کے حُصُول میں مشغول ہوگیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے اِشراق وچاشت، اَوّابین اور

تہجُّد کے نوافِل کے ساتھ پہلی صف میں نَماز کی بھی عادت بن گئی۔

(فیضانِ سنّت جلد اول،ص ۱۵۲۲)

گنہگارو آؤ، سِیَہ کارو آؤ

گناہوں کو دیگا چُھڑا مدنی ماحول (وسائل بخشش،ص ۶۰۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

**مدنی مشورہ:** وہ اسلامی بھائی جو دودھ بیچنے کا یا کوئی اور ایسا کاروبار کرتے ہیں جس میں مِلاوٹ کے اِحتمالات ومعاملات ہوتے ہیں، انہیں چاہئے کہ وہ اپنے کاروبار کے حوالے سے تفصیلات بتا کر دارُالافتاء سے شَرْعی حُکْم معلوم کرلیں، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ پاکستان میں دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام **''دارالافتاء اہلسنّت''** کی کئی شاخیں قائم ہوچکی ہیں جہاں رابطہ کر کے فتویٰ لیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

# گناہوں سے بچنے کا انعام

**گناہ** سے بچنا بھی ایک **نیکی** ہے، **اعلیٰ حضرت**، مجدِّدِ دین وملت شاہ امام احمد رضاخان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاوٰی رضویہ جلد 21 صفحہ 202 پر یہ حدیث پاک نقل کرتے ہیں: **تَرْکُ ذَرَّۃٍ مِّمَّانَھَی اللّٰہُ عَنْہُ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَۃِ الثَّقَلَیْن** یعنی ایک ذرہ ممنوع شرعی کا چھوڑ دینا جن وانس کی عبادت سے **افضل** ہے۔ (الاشباہ والنظائر، الفن الاول، القاعدۃ الخامسۃ، ص۹۱) چنانچہ کسی گناہ کو جی چاہا مگر ہم اپنے **رب** عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کا سوچ کر اس سے رک گئے تو **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اس پر ہمیں ثواب ملے گا، گناہوں سے توبہ کرنے والے پر رحمتِ الٰہی کی کیسی برسات ہوتی ہے، ان **حکایات** سے اندازہ

لگائیے، چنانچہ

## (1) ڈاکو محدّث کیسے بنا؟

**حضرتِ سَیِّدُنا فضیل بن عیاض** علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ التَّوّاب بہت نامور **محدث** اور **مشہور اولیائے کرام** میں سے ہیں۔ یہ پہلے **زبردست ڈاکو** تھے۔ ایک مرتبہ ڈاکہ ڈالنے کی غرض سے کسی مکان کی دیوار پر چڑھ رہے تھے کہ اتفاقاً اس وقت مالکِ مکان ''**قرآنِ مجید**'' کی تلاوت میں مشغول تھا۔ اس نے یہ آیت پڑھی:

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ — ترجمۂ کنزالایمان: کیا ایمان والوں کو ابھی وہ وقت نہ آیا کہ ان کے دل جھک جائیں اللہ کی یاد (کے لئے)۔ (پ ۲۷، الحدید: ۱۶)

جونہی یہ آیت آپ کی سماعت سے ٹکرائی، گویا تاثیرِ ربّانی کا تیر بن کر دل میں پیوست ہوگئی اور اس کا اتنا اثر ہوا کہ آپ **خوفِ خدا** عَزَّوَجَلَّ **سے کانپنے** لگے اور بے اختیار آپ کے منہ سے نکلا: '' کیوں نہیں **میرے پروردگار!** عَزَّوَجَلَّ اب اس کا وقت آ گیا ہے۔'' چنانچہ آپ روتے ہوئے دیوار سے اتر پڑے اور رات کو ایک سنسان اور بے آباد کھنڈر نما مکان میں جا کر بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہاں ایک قافلہ پہنچا تو شرکائے قافلہ آپس میں کہنے لگے کہ'' رات کو سفر مت کرو، یہاں رک جاؤ کہ **فضیل بن عیاض** ڈاکو اسی اطراف میں رہتا ہے۔'' آپ نے قافلے والوں کی باتیں سنیں تو اور زیادہ رونے لگے کہ'' **افسوس! میں کتنا گناہ گار ہوں کہ میرے خوف سے**

اُمتِ رسول کے قافلے رات میں سفر نہیں کرتے اور گھروں میں عورتیں میرا نام لے کر بچوں کو ڈراتی ہیں۔''

آپ مسلسل روتے رہے یہاں تک کہ صبح ہوگئی اور آپ نے سچی توبہ کر کے یہ ارادہ کیا کہ اب ساری زندگی **کعبۃ اللّٰہ** (زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعظِیمًا) کی مجاوری اور **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں گزاروں گا۔ چنانچہ آپ نے پہلے علمِ حدیث پڑھنا شروع کیا اور تھوڑے ہی عرصے میں ایک صاحبِ فضیلت محدث ہوگئے اور حدیث کا درس دینا بھی شروع کر دیا۔ (اولیائے رجال الحدیث ص ۲۰۶)

**اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## (2) بادل نے سایہ کیا

حضرتِ سَیِّدُنا شیخ بکر بن عبد اللّٰہ مزنی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغَنِی کہتے ہیں کہ ایک قصاب اپنے پڑوسی کی کنیز پر عاشق تھا۔ ایک دن وہ کنیز کسی کام سے دوسرے گاؤں کو جا رہی تھی، قصاب نے موقع غنیمت جان کر اس کا پیچھا کیا اور کچھ دور جا کر اسے پکڑ لیا۔ تب کنیز نے کہا کہ ''اے نوجوان! میرا دل بھی تیری طرف مائل ہے لیکن میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتی ہوں۔'' جب اس قصاب نے یہ سنا تو بولا: ''جب تو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتی ہے تو کیا میں اس ذاتِ پاک سے نہ ڈروں؟'' یہ کہہ کر اس نے

توبہ کر لی اور وہاں سے پلٹ پڑا۔راستے میں پیاس کے مارے دم لبوں پر آ گیا۔ اتفاقاًاس کی ملاقات ایک شخص سے ہوگئی جوکہ کسی نبی علیہ السلام کا قاصد تھا۔اس مردِ قاصد نے پوچھا: اے جوان کیا حال ہے؟ قصاب نے جواب دیا: ''پیاس سے نڈھال ہوں۔'' قاصد نے کہا کہ ''آؤ ہم دونوں مل کر خدا عَزَّوَجَلَّ سے دعا کریں تا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ابر کے فرشتے کو بھیج دے اور وہ شہر پہنچنے تک ہم پر اپنا سایہ کئے رکھے۔'' نوجوان نے کہا کہ ''میں نے تو خدا عَزَّوَجَلَّ کی کوئی قابلِ ذکر عبادت بھی نہیں کی ہے، میں کس طرح دعا کروں؟ تم دعا کرو میں آمین کہوں گا۔'' اس شخص نے دعا کی، بادل کا ایک ٹکڑا ان کے سروں پر سایہ فگن ہوگیا۔

جب یہ دونوں راستہ طے کرتے ہوئے ایک دوسرے سے جدا ہوئے تو وہ بادل قصاب کے سر پر آ گیا اور قاصد دھوپ میں ہوگیا۔قاصد نے کہا: ''اے جوان! تُو نے تو کہا تھا کہ میں نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی کچھ بھی عبادت نہیں کی، پھر یہ بادل تیرے سر پر کس طرح سایہ فگن ہوگیا؟ تُو مجھے اپنا حال سنا۔'' نوجوان نے کہا: ''اور تو مجھے کچھ معلوم نہیں لیکن ایک کنیز سے خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کی بات سن کر میں نے توبہ ضرور کی تھی۔'' قاصد بولا: ''تو نے سچ کہا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے حضور میں جو مرتبہ و درجہ تائب (توبہ کرنے والے) کا ہے وہ کسی دوسرے کا نہیں ہے۔'' (کتاب التوابین، توبۃ القصاب والجاریۃ، ص ۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

# ہِیرو ئِنچی کی توبہ

**بابُ المدینہ** (کراچی) کے علاقے کورنگی کے ایک اسلامی بھائی کے حلفیہ بیان کا خلاصہ ہے کہ میں ایک **آوارہ گرد** نوجوان تھا۔ دوستوں کے ساتھ فضول گپ شپ اور سگریٹ نوشی میرا معمول تھا۔ ہم سب دوستوں کے **سدھرنے** کا اہتمام کچھ اس طرح سے ہوا کہ ہم نے بابُ المدینہ کراچی (کورنگی ساڑھے تین) میں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے بین الاقوامی سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی۔ (یہ باب المدینہ کراچی میں 1993ء میں ہونے والا آخری بین الاقوامی اجتماع تھا، اس کے بعد اجتماع مدینۃ الاولیاء (ملتان شریف) میں منتقل ہو گیا تھا۔) ہم اجتماع میں شریک تو ہوئے مگر ساتھ ہی ساتھ یہ پروگرام بنایا کہ رات کے وقت اِجتماع گاہ سے باہر جا کر خوب **گھومیں پھریں** گے اور سگریٹ بھی پئیں گے۔ چنانچہ جب رات ہوئی تو ہم نے سگریٹ کے پیکٹ خریدے اور اکٹھے بیٹھ کر سگریٹ نوشی شروع کر دی۔ جن بھوت وغیرہ کے ڈراؤنے واقعات سنائے جانے لگے، جس کی وجہ سے ماحول خاصا دلچسپ اور سنسنی خیز ہو گیا۔ ہم یونہی گپ شپ میں مگن تھے کہ ایک ادھیڑ عمر کے اسلامی بھائی (جن کے سر پر سبز عمامہ شریف تھا) نے قریب آ کر ہمیں **سلام** کیا اور ہمارے درمیان آ بیٹھے۔ انہوں نے بڑی شفقت سے کہا: ''اگر آپ اجازت دیں تو میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔'' ہم نے کہا: ''فرمائیے۔'' وہ کہنے لگے کہ اتفاق سے میں آپ لوگوں کو سگریٹ پیتے اور اِدھر اُدھر گھومتے ہوئے بہت دیر سے دیکھ رہا ہوں۔ آپ لوگوں کا یہ انداز دیکھ کر مجھے اپنی

**آپ بیتی** یاد آ گئی، لہٰذا میں نے سوچا کہ خدانخواستہ کہیں آپ بھی اس **تباہ کن راستے** پر نہ چل نکلیں جس پر میں ایک عرصے تک چلتا رہا ہوں۔

**پھر** انہوں نے اپنی داستانِ عبرت سنائی کہ وہ کس طرح **بُرے دوستوں** کی صحبت میں پڑے اور ابتداء میں سگریٹ نوشی شروع کی۔ پھر انہیں بُری صحبت کی نحوست نے **چرس اور ہیروئن** جیسے مہلک نشے کا عادی بنا دیا۔ **"آہ! میں 16 سال تک نشے کا عادی رہا۔"** یہ بتاتے ہوئے ان کی آواز بھر آئی۔ پھر سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہنے لگے: میری بُری عادتوں سے بیزار ہو کر مجھے گھر سے **نکال** دیا گیا۔ میں فٹ پاتھ پر سوتا اور **کچرے** کے ڈھیر سے کھانے کی چیزیں چن کر یا لوگوں سے مانگ کر کھاتا۔ آپ کو شاید یقین نہ آئے **میں نے ایک ہی لباس میں 16 سال گزار دیئے۔** میری کیفیت پاگلوں کی سی ہو چکی تھی۔ لوگ مجھے دیکھ کر گھِن کھاتے اور قریب سے گزرنا بھی **گوارا** نہ کرتے۔ میری اُجڑی ہوئی زندگی دوبارہ اس طرح آباد ہوئی کہ **ایک** رات غالباً وہ شبِ براءت تھی، میں بدنصیب ایک گلی کے کونے میں کچرے کے ڈھیر کے پاس بنائی ہوئی چھوٹی سے پناہ گاہ میں لیٹا ہوا تھا کہ کسی نے مجھے بڑے ہی پیارے انداز سے **سلام** کیا۔ میں نے حیرانی کے عالم میں نگاہ اٹھائی کہ مجھ جیسے گندے شخص سے کسی کو کیا کام ہو سکتا ہے؟ مجھے اپنے سامنے نورانی چہروں والے 2 اسلامی بھائی نظر آئے جن کے سروں پر **سبز عماموں** کے تاج تھے۔ وہ آگے بڑھتے ہوئے بڑی اپنائیت سے کہنے لگے:

’’آپ سے کچھ عرض کرنی ہے۔‘‘ مجھے زندگی میں پہلی بار کسی نے اتنی **محبت** سے مخاطب کیا تھا۔ میں اپنی پناہ گاہ سے باہر نکل آیا۔انہوں نے مجھ سے میرا نام وغیرہ پوچھا، پھر مجھے **شبِ براءت** کی اہمیت اور برکتوں کے بارے میں بتانے لگے۔ میں ان کے شفقت بھرے اندازِ گفتگو سے پہلے ہی متاثر ہو چکا تھا۔ جب انہوں نے مجھے اس رات کی عظمت سے آگاہ کیا تو میرے ضمیر نے مجھے جھنجھوڑا کہ کیا اتنی **عظیم رات** بھی میں اپنے **خالق** عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی میں گزاروں گا جس میں بڑے بڑے گناہ گاروں کو بخش دیا جاتا ہے،مگرآہ! نشہ کرنے والا بدنصیب **مغفرت** کے پروانے سے محروم رہتا ہے۔ یہ سوچ کر میں تڑپ کر رہ گیا،محرومی کے صدمے نے مجھے بے چین کر دیا۔اُن اسلامی بھائیوں کی **اِنفرادی کوشش** رنگ لائی اور میں نے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کو منانے کی ٹھان لی۔ چنانچہ میں اُن کے ساتھ **مسجد** کی طرف چل دیا اور غسل کر کے کپڑے (جو کسی نے ترس کھا کر مجھے کچھ ہی دن پہلے دیئے تھے) تبدیل کئے ۔ **16 برس** کے بعد جب میں مسجد میں داخل ہوا اور نماز کی نیت باندھی تو مجھ پر ایسی **رِقّت** طاری ہوئی کہ رحمتِ الٰہی کی بارش میری آنکھوں کے ذریعے رُخساروں کو تر کرنے لگی ۔**امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ اور **دعوتِ اسلامی** پر رب تعالیٰ کی کروڑوں رحمتوں کا نزول ہو جن کی بدولت ایک بھاگا ہوا غلام اپنے **مولیٰ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا تھا۔ میں کافی دیر تک اپنے گناہوں کو یاد کر کے روتا اور اپنے **ربّ** عَزَّوَجَلَّ سے **معافی** مانگتا رہا۔ جب میں وہاں سے اٹھا تو مجھے ایسا لگا کہ میرے

کریم عَزَّوَجَلَّ نے میری **گریہ وزاری** کو قبول فرمالیا ہے۔

میں نے گناہوں بھری زندگی چھوڑ کر **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی ماحول اپنالیا اور **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے ذریعے مرید ہوکر **عطاری** بھی بن گیا۔ میں نے پختہ ارادہ کرلیا کہ بغیر کسی علاج اور دوائی کے **نشہ** کی عادت سے پیچھا چھڑاؤں گا۔ اس کے لیے مجھے شدید ترین آزمائشوں سے گزرنا پڑا بلکہ یوں سمجھئے کہ جان کے لالے پڑ گئے۔ میں تکلیف کے باعث **چیختا چلاّتا** اور بُری طرح تڑپتا، حتّٰی کہ گھر والے میری حالت دیکھ کر رو پڑتے اور مجھے مشورہ دیتے کہ کہیں تمہارا دم ہی نہ نکل جائے، ہیروئن کا ایک آدھ سگریٹ ہی پی لو، تھوڑا سکون مل جائے گا پھر کم کرتے کرتے چھوڑ دینا۔ مگر میں منع کردیتا اور ان سے التجاء کرتا کہ مجھے چارپائی سے باندھ دو۔ وہ مجبوراً مجھے باندھ دیتے۔ مجھے سخت تکلیف ہوتی، سارا بدن درد سے دُکھنے لگتا مگر مجھے یقین تھا کہ ہر مشکل کے بعد آسانی ہے۔ **الحمد للہ** عَزَّوَجَلَّ آہستہ آہستہ میری حالت **بہتر** ہونے لگی اور بالآخر **پیرو مرشد** امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے **صدقے** مجھے نشے کے اثرات سے نَجات مل گئی اور میں مکمل طور پر **صحت یاب** ہوگیا۔'' **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا کیسا کرم ہے کہ کل کا ہیرونچی آج **دعوتِ اسلامی** کا مبلغ بن کر نیکی کی دعوت دینے کی سعادت پارہا ہے۔'' یہ کہتے ہوئے اُن کی آنکھوں میں آنسوؤں کے ستارے جھلملانے لگے۔

(اُس اسلامی بھائی کا کہنا ہے کہ) اُن کی حیرت انگیز رُوداد سُن کر ہم بھی اشکبار ہوگئے اور سابقہ گناہوں سے توبہ کرکے **دعوتِ اسلامی** کے مدنی ماحول سے

رشتہ جوڑ لیا اور **امیرِ اَہلسنّت** کے دامن سے وابستہ ہو کر **عطاری** بھی بن گئے ہیں۔ **الحمد للّٰہ** عَزَّوَجَلَّ آج میں ڈویژن سطح پر **مدنی انعامات** کے ذمہ دار کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہا ہوں۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** آپ نے دیکھا کہ معاشرے کا وہ طبقہ جسے کوئی منہ لگانے کو بھی تیار نہیں ہوتا، **دعوتِ اسلامی** نے اسے بھی سینے سے لگا لیا اور اسلامی بھائیوں کی **اِنفرادی کوشش** سے وہ ہیرونچی جس نے اپنی زندگی برباد کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی، کس طرح سنتوں کی راہ پر نہ صرف خود گامزن ہو گیا بلکہ دوسروں کو **نیکی کی دعوت** دینے والا بن گیا۔لیکن یاد رہے کہ کسی بھی قسم کے نشے کے عادی اسلامی بھائی پر **انفرادی کوشش** کرتے وقت انتہائی **احتیاط** اور **حکمت** سے کام لینا ہوگا، خدانخواستہ ایسا نہ ہو کہ وہ خُود **سُدھرنے** کے بجائے آپ کو **بگاڑ** ڈالے۔لہٰذا ایسوں پر بڑی عمر کے **اسلامی بھائیوں** یا چند اسلامی بھائیوں کا مل کر **انفرادی کوشش** کرنا ہی **مناسب** ہے۔

دعوتِ اسلامی کی قَیُّوم دونوں جہاں میں مچ جائے دُھوم
اس پہ فدا ہو بچہ بچہ **یااللّٰہ** میری جھولی بھر دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

# مباح کاموں کی حرص

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** مُباح کام کرنے میں کوئی ثواب ہے نہ گناہ! لہٰذا بظاہر اس کی حِرص میں کوئی حرج نظر نہیں آتا لیکن اگر غور کیا جائے تو اس حِرص میں بھی نقصان کا پہلو موجود ہے وہ اس طرح کہ جتنا وقت مباح کاموں کی حِرص پوری کرنے میں صرف ہوگا وہی وقت اگر نیکیوں کی حِرص میں خرچ کیا جائے تو نفع ہی نفع ہے۔ اس کی مثال یوں سمجھئے کہ اگر آپ کے پاس کچھ رقم ہو اور آپ کے سامنے دو ایسی چیزیں پیش کی جائیں جن میں سے ایک کو خریدنے میں فائدہ ہے اور دوسری میں نہ نفع نہ نقصان! اور آپ کو ان دونوں میں سے ایک چیز خریدنے کا اِختیار دیا جائے تو یقیناً آپ فائدے والی چیز ہی خریدیں گے، بالکل اسی طرح ہمیں اپنا سرمایۂ وقت نیکیاں کمانے میں خرچ کرنا چاہئے جو دنیا وآخرت میں ہمارے لئے ڈھیروں بھلائیوں کا سبب ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ جائز کاموں کی حِرص بعض اوقات اتنی بڑھ جاتی ہے کہ حلال کمائی سے اسے پورا کرنا ممکن نہیں رہتا لہٰذا انسان حرام کمانے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ ہمارے اَسلاف اپنا وقت نیکیاں کمانے میں کس طرح صَرف کیا کرتے تھے، اس کی ایک جھلک ملاحظہ ہو: چنانچہ

## قلم کا قَط لگاتے وقت ذکر اللہ شروع کردیتے

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 26 صفحات پر مشتمل رسالے ''**انمول ہیرے**'' کے صفحہ 9 پر **شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم

العالیہ لکھتے ہیں: (پانچویں صدی کے مشہور بزرگ) حضرت سیِّدُنا سلیم رازی رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کاقَلَم جب لکھتے لکھتے گِھس جاتا تو قَط لگاتے (یعنی نوک تراشتے) ہوئے ذِکرُ اللّٰہ شُروع کردیتے تاکہ یہ وَقت صِرف قَط لگاتے ہوئے ہی صَرف نہ ہو! (انمول ہیرے،ص۹)

**اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## وہ حرصِ مباح جو ''محمود'' بھی ہوسکتی ہے اور ''مذموم'' بھی

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** نیت وہ چیز ہے کہ کسی مباح کام کو باعثِ ثواب بھی بنا سکتی ہے اور سببِ عذاب بھی، چنانچہ بے شمار مباح کام ایسے ہیں جن میں اچھی نیت بھی ہوسکتی ہے اور بُری بھی! مثلاً خوشبو لگانا، اچھے اچھے لباس پہننا، کھانا کھانا، مال کمانا اور جمع کرنا وغیرہ۔ سرِ دست **مال کی حرص** کے حوالے سے تفصیلات ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

## مال کسے کہتے ہیں؟

عام طور پر صِرف روپے پیسے کو ہی مال سمجھا جاتا ہے حالانکہ کرنسی نوٹوں کے ساتھ ساتھ زمین، مکان، کپڑے، زیور، گاڑی، جانور، گھریلو استعمال اور سجاوٹ کا سامان بھی مال ہی ہیں، یہ الگ بات ہے کہ کرنسی نوٹ کو خرید وفروخت میں زیادہ

استعمال کیا جاتا ہے مثلاً کسی نے جانور بیچ کر گاڑی خریدنی ہو تو وہ پہلے جانور کے بدلے کرنسی نوٹ حاصل کرتا ہے پھر ان نوٹوں سے گاڑی خریدتا ہے۔

## مال کی ہماری زندگی میں اہمیت

مال و دولت ایسی چیز ہے جس سے دنیا کا کوئی بھی شخص بے نیاز نہیں ہو سکتا چاہے وہ مرد ہو یا عورت، بچہ ہو یا بوڑھا، عالم ہو یا جاہل! کیونکہ زندہ رہنے کے لئے روٹی، تَن ڈھانپنے کے لئے کپڑے، سر چُھپانے کے لئے مکان، سفر کے لئے سواری اور بیماری کے علاج کے لئے دوائی وغیرہ ہر انسان کی بنیادی ضروریات ہیں اور یہ چیزیں مال کے ذریعے ہی حاصل ہو سکتی ہیں۔ اگر انسان کو بالکل ہی مال نہ ملے تو محتاجی ہوتی ہے اور اگر زیادہ مل جائے تو سَرکشی کا خطرہ رہتا ہے۔ الغرض مال میں جہاں بے شمار فائدے ہیں وہیں اس کی آفات بھی بے حساب ہیں، لہٰذا جو شخص اس کے فوائد اور آفات کو پہچانتا ہو وہی اس سے بھلائی حاصل کر سکتا ہے اور اس کے شَر سے بچ سکتا ہے۔ مال کے حوالے سے چند باتیں جاننا بہت ضروری ہے: مثلاً (۱) مال کے کیا کیا فائدے ہیں؟ (۲) اس کے نقصانات کیا ہیں؟ (۳) مال کیوں کمانا چاہیے؟ (۴) کس طرح کا مال کمانا چاہیے؟ (۵) مال کہاں خرچ کرنا چاہیے؟ (۶) کیا ہر ایک مال جمع کر سکتا ہے؟ ان سوالات کا جواب جاننے کے لئے اِس کتاب کا مطالعہ جاری رکھئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

# مال کے فوائد

مال انسان کو دوطرح سے فائدہ پہنچا سکتا ہے:**(۱) دنیاوی:** مثلاً کھانے پینے،لباس و رہائش اور علاج معالجے کے فوائد وغیرہ مال کے ذریعے ہی حاصل کئے جاتے ہیں۔**(۲) اُخروی:** مثلاً عبادت (حج وغیرہ) یا عبادت پر مدد حاصل کرنے کے لئے کھانے یا علاج وغیرہ پر خرچ کرنا،لوگوں پر صدقہ وخیرات کرنا،ثوابِ جاریہ کے ذرائع مثلاً مَساجِد، مَدارِس ،کنوئیں اور پل وغیرہ بنوانا اور عبادت کے لئے وقت نکالنے کی خاطر اپنے کام دوسروں سے اُجرت پر کروانا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

# مال کی آفات

مال اگر چہ حلال طریقے سے کمایا جائے دوطرح سے نقصان دے سکتا ہے:

**(۱) دنیاوی اِعتبار** سے اس طرح کہ مال کی حفاظت کا غم ،لُٹ جانے ،چوری ہو جانے کا خوف اور حاسدوں کے حسد سے بچنے کی مشقت انسان کے ساتھ لگی رہتی ہے،جبکہ **(۲) دینی اِعتبار** سے اس طرح نقصان پہنچا سکتا ہے کہ ❁ گناہ پر قادِر نہ ہونا بھی گناہ سے بچنے کا ایک ذریعہ ہے لیکن مال آنے کے بعد بندہ کئی ایسے گناہوں پر قادِر ہوجاتا ہے جو وہ مال نہ ہونے کی وجہ سے نہیں کر پاتا تھا مثلاً شراب نوشی وغیرہ۔ ❁ مال مباح کاموں میں بھی عیش وعشرت تک پہنچاتا ہے، مالدار سے یہ توقُّع فضول ہے کہ وہ لذیذ کھانے چھوڑ کر جَو کی روٹی کھائے گا اور کُھردرے کپڑے پہنے گا۔

❁ جب انسان کانَفْس نازونِعَم کا عادی ہوجائے اور حلال کمائی سے عیاشیاں پوری نہ ہوسکیں تو وہ حرام مال میں جاپڑتا ہے۔ ❁ مال کی زیادتی کی فِکْر یادِ آخرت سے غافِل کردیتی ہے۔ ❁ حریص کی زندگی بےسکونی، محتاجی، گلے شکوے اور بےصبری میں گزرتی ہے، مال ودولت کی فراوانی کے باوجود وہ دماغی طور پر مُفْلِس رہتا ہے ❁ جس کے پاس مال کثرت سے ہو، اُسے لوگوں سے میل جول اور تعلُّقات بڑھانے کی بھی زیادہ ضَرورت ہوتی ہے اور جو اِس چیز میں مبتَلا ہوجائے وہ عُمُوماً لوگوں سے مُنافَقت سے پیش آئے گا اور اُنہیں راضی یا ناراض کرنے کے مُعامَلے میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کا مُرتکِب ہوگا تو اِس کے نتیجے میں وہ **عداوت، کینہ، حسد، رِیاکاری، تکبُّر، جھوٹ، غیبت، چغلی** وغیرہ کا باعث بننے والے دیگر کئی بڑے بڑے گناہوں میں مبتَلا ہوجائے گا۔

دے حُسنِ اخلاق کی دولت　　کردے عطا اِخلاص کی نعمت
مجھ کو خزانہ دے تقویٰ کا　　یااللہ مِری جھولی بھر دے

(وسائلِ بخشش، ص۱۰۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## مال کمانے کی حرص

مذکورہ تفصیل سے معلوم ہوا کہ مال نہ تو مُطلَقاً خیر (یعنی بھلائی کی چیز) ہے نہ ہی مَحض شَر (یعنی بُرائی کی شے)، چنانچہ مال کمانے کی حِرص بھی ہرصورت میں مذموم

نہیں ہے بلکہ اس میں تفصیل ہے، چنانچہ قدرِ کفایت سے زیادہ مال کمانے کی حرص اس لئے رکھنا کہ اپنے قریبی رشتہ داروں کی مدد کرے گا تو یہ حرص **محمود** جبکہ دوسروں پر فخر جتانے کی نیت سے ایسا کرنا **مذموم** ہے۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے **مکتبۃ المدینہ** کی مطبوعہ 1197 صفحات پر مشتمل کتاب **بہارِ شریعت** جلد3 حصہ 16 صفحہ 609 پر ہے: اتنا کمانا **فرض** ہے جو اپنے لیے اور اہل و عیال کے لیے اور جن کا نفقہ اس کے ذمہ واجِب ہے ان کے نفقہ کے لیے اور ادائے دَین (یعنی قرض وغیرہ ادا کرنے) کے لیے کفایت کر سکے اس کے بعد اسے اِختیار ہے کہ اتنے ہی پر بس کرے یا اپنے اور اہل و عیال کے لیے کچھ پس ماندہ رکھنے کی بھی سعی و کوشش کرے۔ ماں باپ محتاج و تنگدست ہوں تو فرض ہے کہ کما کر انھیں بقدرِ کفایت دے۔ قدرِ کفایت سے زائد اس لیے کماتا ہے کہ فقراء و مساکین کی خبر گیری کر سکے گا یا اپنے قریبی رشتہ داروں کی مدد کریگا یہ **مستحب** ہے اور یہ نفل عبادت سے افضل ہے اور اگر اس لیے کماتا ہے کہ مال و دولت زیادہ ہونے سے میری عزت و وقار میں اضافہ ہوگا، فخر و تکبر مقصود نہ ہو تو یہ **مباح** ہے اور اگر محض مال کی کثرت یا تفاخر مقصود ہے تو **منع** ہے۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب الخامس عشر فی الکسب، ج۵، ص۳۴۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## اچھی نیت کا کمال اور بری نیت کا وبال

رحمتِ عالمیان، شہنشاہِ کون و مکان، مالکِ دو جہان صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ

وسلّم نے ارشاد فرمایا: **بیشک یہ مال** سرسبز اور میٹھا ہے پس جس نے اسے **اچھی نیت** سے لیا تو اسے اس **میں برکت** دی جائے گی اور جس نے دل کے **حرص ولالچ** سے حاصل کیا اسے اس **میں برکت** نہیں دی جائے گی اور وہ ایسا ہے کہ کھا کر بھی سیر نہیں ہوتا۔ (صحیح البخاری، کتاب الرقاق، ج ۴، ص ۲۳۰، الحدیث ۶۴۴۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## یہ اللہ کی راہ میں ہے

حضرتِ سیِّدُنا کَعْب بن **عُجْرَہ** رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے **مروی** ہے کہ **ایک** شخص نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سامنے سے گزرا۔ صحابہ کرام رضی اللّٰہ تعالٰی عنہم نے اس کی چُستی دیکھ کر عَرْض کی: ''**یارسولَ اللّٰہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ! کاش اس کی یہ بھاگ دوڑ اور چستی اللہ کی راہ میں ہوتی!'' تو آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''اگر یہ اپنے **چھوٹے بچوں کی ضرورت** پوری کرنے کے لئے نکلا ہے تو بھی یہ **راہِ خدا** میں ہے اور اگر اپنے **بوڑھے والدین کی خدمت** کے لئے نکلا ہے تو بھی **راہِ خدا** میں ہے اور اگر اپنے آپ کو (لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلانے یا حرام کھانے سے) بچانے کے لئے نکلا ہے تو بھی **راہِ خدا** میں ہے اور اگر یہ **ریا کاری** اور تفاخُر کے لئے نکلا ہے تو پھر یہ **شیطان کی راہ** میں ہے۔'' (المعجم الکبیر، الحدیث ۲۸۲، ج ۱۹، ص ۱۲۹)

## چودھویں کا چاند

حضورِ اکرم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے **فرمایا**: جو

شخص اس لئے حلال کمائی کرتا ہے کہ سوال کرنے سے بچے، اہل وعیال کے لئے کچھ حاصل کرے اور پڑوسی کے ساتھ حُسنِ سلوک کرے تو وہ قیامت میں اس طرح آئے گا کہ اس کا چہرہ **چودھویں کے چاند** کی طرح چمکتا ہوگا۔

(شعب الایمان، باب فی الزہد وقصر الامل، الحدیث ۱۰۳۷۵، ج ۷، ص ۲۹۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## مال کمانے کی اچھی نیتیں

مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''**اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ آخرت کی **نیت** پر دنیا عطا فرمادیتا ہے لیکن دنیا کی **نیت** پر آخرت عطا فرمانے سے انکار کر دیتا ہے۔'' (کنز العمال، کتاب الاخلاق، باب الزھد، الحدیث: ۶۰۵۰، ج ۳، ص ۵۷) **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ایک عمل میں جتنی **نیتیں** ہوں گی اتنی نیکیوں کا **ثواب** ملے گا، چنانچہ مال کمانے میں حسبِ حال یہ نیتیں کی جاسکتی ہیں: ۞ رزقِ حلال کماؤں گا ۞ حلال کمانے کے فضائل کا حقدار بنوں گا ۞ حرام کمانے کی آفتوں سے بچوں گا ۞ سوال کرنے سے بچوں گا ۞ اپنے عیال کی کفالت کروں گا ۞ کمایا ہوا مال جائز ونیک کاموں میں خرچ کروں گا ۞ کمائے ہوئے مال سے راہِ خدا میں کچھ نہ کچھ صدقہ کروں گا ۞ بقدرِ ضرورت روزی پر قناعت کروں گا ۞ رشتہ داروں سے صِلہ رحمی کروں گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## اچھی نیت کی حفاظت بھی ضروری ہے

اچھی نیت کرنا ایک کام تو اس کو سنبھالنا دوسرا کام ہے، لہٰذا کسی بھی کام میں اچھی نیتیں کرنے کے بعد انہیں باقی رکھنا بھی ضروری ہے۔ ہمیں چاہئے کہ مال کمانے کے حوالے سے جو بھی اچھی اچھی نیتیں کریں، انہیں شیطانی حملوں سے بھی بچائیں تاکہ شیطان ہمارے ثواب کو ضائع نہ کرسکے۔ شیطانی وَسوسوں سے چھٹکارے کے لئے تین چیزیں ضروری ہیں: (1) اس وسوسے کو پہچاننا (2) اسے بُرا جاننا اور (3) اسے قبول کرنے سے انکار کرنا۔ مثلاً کسی نے اچھی اچھی **نیتیں** کر کے مالِ حلال کمانا شروع کیا، بعد میں شیطان نے دل میں فخر وتکبر اور گناہوں کے اِرتکاب کا وسوسہ ڈالا کہ جب میں مالدار ہوجاؤں گا تو لوگوں کو نیچا دکھاؤں گا اور خوب گُل چھرے اُڑاؤں گا، اب اِس وسوسے کو فوری طور پر **پہچاننا** کہ یہ شیطان کی طرف سے ہے اس شخص کے لئے بہت ضروری ہے، پھر اسے **بُرا** بھی جانے اور اس وسوسے سے اپنا پیچھا چھڑا لے۔

؎ نفس وشیطان ہوگئے غالب
ان کے چُنگل سے تُو چُھڑا یا ربّ (وسائل بخشش ص۸۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## حصولِ مال کے ذرائع

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** مال وراثت یا تحفے میں مل سکتا ہے اور کمائی کے

ذریعے بھی! اور ہر شخص دوطریقوں سے مال کما سکتا ہے: (۱) **حلال ذریعے** سے مثلاً شریعت کے مطابق تجارت کرنا یا اُجرت پر کام کرنا وغیرہ (۲) **حرام ذریعے** سے جیسے شراب وغیرہ بیچنا، چوری، ڈاکے، غَبن، رشوت، عِصمت فروشی، سود اور جوئے وغیرہ کی کمائی۔

## مالِ حرام کا وبال

حرام کی کمائی سے کوسوں دُور رہنے میں ہی بھلائی ہے کیونکہ اس میں ہرگز ہرگز ہرگز برکت نہیں ہوسکتی۔ ایسا مال اگرچہ دنیا میں بظاہر کچھ فائدہ دے بھی دے مگر آخرت میں وبالِ جان بن جائے گا لہٰذا اس کی حِرص سے بچنا لازِم ہے، چُنانچِہ سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جو شَخص **حرام مال** کماتا ہے اور پھر صدَقہ کرتا ہے اُس سے قَبول نہیں کیا جائے گا اور اُس سے خَرچ کرے گا تو اِس کے لیے اُس میں بَرَکت نہ ہوگی اور اسے اپنے پیچھے چھوڑے گا تو یہ اس کے لیے **دوزخ** کا زادِراہ ہوگا۔

(شرح السنۃ للبغوی، ج ۴، ص ۲۰۵، حدیث ۲۰۲۳)

## لُقمۂ حرام کی تباہ کاریاں

تکمیلِ ضروریات اور حصولِ آسائشات کے لئے ہرگز ہرگز حرام کمائی کے جال میں نہ پھنسیں کہ یہ آپ کے اور آپ کے گھر والوں کے لئے دنیا و آخرت میں عظیم خسارے کا باعث ہے، شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نے فرمایا: وہ گوشت ہرگز جنت میں داخل نہ ہوگا جو حرام میں پلا بڑھا ہے۔

(سنن الدارمی، کتاب الرقاق، الحدیث ۲۷۷۶، ج ۲، ص ۴۰۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## حرام کے ایک درہم کا اثر

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں: جس نے 10 درہم کا کپڑا خریدا اور اس میں ایک درہم حرام کا تھا تو جب تک وہ لباس اس کے بدن پر رہے گا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کی کوئی نماز قبول نہیں فرمائے گا۔ پھر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال کر ارشاد فرمایا: اگر میں نے یہ بات تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے نہ سنی ہو تو میرے کان بہرے ہو جائیں۔ (المسند للامام احمد بن حنبل، الحدیث ۵۷۳۶، ج ۲، ص ۴۱۶)

## تنگ دستی کی وجہ سے بھی حرام نہ کمایئے

بعض لوگ حرام کمانے کے لئے یہ عُذر پیش کرتے ہیں کہ ہم تنگ دستی کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں۔ ایسوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہر جان کا رِزْق مقرَّر ہے جو اسے ضرور ملے گا تو پھر ذریعہ حلال اپنانے کے بجائے حرام کمانے کا وَبال اپنے سر کیوں لیا جائے، امامُ الصّابِرین، سیّدُ الشّاکرین، **سلطانُ الْمُتَوَکِّلین** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عنبرین ہے: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک اپنا رِزْق پورا نہ کر لے اس لئے رِزْق کے مل جانے کو دُور خیال نہ کرو، اور اے لوگو! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے

ڈرواوراَحسن انداز سے رِزْق حاصل کرو، حلال کو اِختیار کرو اور حرام سے اِجتناب کرو۔

(المستدرک للحاکم، کتاب البیوع، باب لم یکن عبد لیموت...الخ، الحدیث: ۲۱۸۰، ج۲، ص ۲۹۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## گھر والوں کے ہاتھوں ہلاک ہونے والا

ہمارے پیارے آقا، تمام نبیوں کے سَرْ وَر، دو جہاں کے تاجْوَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ مؤمن کو اپنا دین بچانے کے لئے ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ اور ایک غار سے دوسری غار کی طرف بھاگنا پڑے گا تو اس وقت روزی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی ناراضگی ہی سے حاصل کی جائے گی پھر جب ایسا زمانہ آجائے گا تو آدمی اپنے بیوی بچوں کے ہاتھوں ہلاک ہوگا، اگر اس کے بیوی بچے نہ ہوں تو وہ اپنے والدین کے ہاتھوں ہلاک ہوگا، اگر اس کے والدین نہ ہوئے تو وہ رشتہ داروں اور پڑوسیوں کے ہاتھوں ہلاک ہوگا۔'' صحابہ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضوَان نے عرض کی: ''**یا رسولَ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! وہ کیسے؟'' فرمایا: ''وہ اسے اس کی تنگ دستی پر عار دلائیں گے تو وہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے والے کاموں میں مصروف کر دے گا۔'' (تو گویا انہیں کے ہاتھوں ہلاک ہوا)

(الزھد الکبیر، الحدیث ۴۳۹، ص ۱۸۳)

## دُعا قبول نہ ہونے کا سبب

ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا موسیٰ **کلیمُ اللہ** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کسی

مقام سے گزرے تو دیکھا کہ ایک شخص ہاتھ اٹھائے رو رو کر بڑے رِقّت انگیز انداز میں مصروفِ دعا تھا۔ حضرت سیِّدُ نا موسیٰ کلیم **اللّٰہ** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اسے دیکھتے رہے پھر بارگاہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں عَرض گزار ہوئے: اے میرے رحیم وکریم پروردگار! عَزَّوَجَلَّ تُو اپنے اس بندے کی دعا کیوں نہیں قبول کر رہا؟ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی طرف وحی نازل فرمائی: اے موسیٰ! اگر یہ شخص اتنا روئے، اتنا روئے کہ اس کا دَم نکل جائے اور اپنے ہاتھ اتنے بلند کرلے کہ آسمان کو چھولیں تب بھی میں اس کی دُعا قبول نہ کروں گا۔ حضرتِ سیِّدُ نا موسیٰ کلیم **اللّٰہ** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے عرض کی: میرے مولیٰ! عَزَّوَجَلَّ اس کی کیا وجہ ہے؟ ارشاد ہوا: یہ **حرام** کھاتا اور **حرام** پہنتا ہے اور اس کے گھر میں **حرام** مال ہے۔

(عیون الحکایات، الحکایۃ الثانیۃ والخمسون بعد الثلاثمائۃ، ص ۳۱۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## مالِ حرام سے جان چھڑا لیجئے

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** کوئی شخص جتنا بھی مالِ حرام جمع کرلے، ایک دن ایسا آئے گا کہ اسے یہ سارا مال دنیا میں ہی چھوڑ کر خالی ہاتھ دُنیا سے جانا ہوگا کیونکہ کفن میں تھیلی ہوتی ہے نہ قبر میں تجوری، پھر قبر کو نیکیوں کا نُور روشن کرے گا نہ کہ سونے چاندی کی چمک دمک! الغرض یہ دولت فانی ہے اور پھرتی چھاؤں ہے کہ آج ایک کے پاس تو کل کسی دوسرے کے پاس اور پرسوں کسی تیسرے کے پاس!

آج کا صاحبِ مال کل کنگال اور آج کا کنگال کل مالا مال ہوسکتا ہے، تو پھر مالِ حرام جیسی ناپائیدار شے کی وجہ سے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کو کیوں ناراض کیا جائے! اس لئے ہمیں چاہئے کہ آج اور ابھی اپنے مال واَسباب پر غور کرلیں کہ خدانخواستہ کہیں اس میں حرام تو شامل نہیں، اگر ایسا ہو تو ہاتھوں ہاتھ توبہ کریں اور مالِ حرام سے جان چھڑا لیں اور اگر حرام مال خرچ ہو چکا ہے تو بھی توبہ کیجئے اور درجِ ذیل طریقے پر عمل کیجئے۔

## مالِ حرام سے نجات کا طریقہ

**شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت** بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا **ابو بلال محمد الیاس** عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالے **''پُراَسرار بھکاری''** کے صفحہ 26 پر لکھتے ہیں: **حرام** مال کی دوصورَتیں ہیں: (۱) ایک وہ **حرام مال** جو چوری، رشوت، غَصَب اور انہیں جیسے دیگر ذرائع سے مِلا ہو اِس کو حاصِل کرنے والا اِس کا اصلاً یعنی بالکل مالِک ہی نہیں بنتا اور اِس مال کے لئے شَرعاً فرض ہے کہ جس کا ہے اُسی کو **لَوٹا** دیا جائے وہ نہ رہا ہو تو **وارِثوں** کو دے اور ان کا بھی پتا نہ چلے تو بلا نیّتِ ثواب **فقیر** پر **خیرات** کردے (۲) دوسرا وہ **حرام مال** جس میں قبضہ کر لینے سے مِلکِ خبیث حاصِل ہو جاتی ہے اور یہ وہ مال ہے جو کسی عقدِ فاسِد کے ذَرِیعہ حاصِل ہوا ہو جیسے سُود یا داڑھی مُونڈنے یا خَشخَشی کرنے کی اُجرت وغیرہ۔ اِس کا بھی وُہی حکم ہے مگر فرق یہ ہے کہ اس کو مالِک یا اُس کے وُرثا ہی کو **لَوٹانا** فرض نہیں اوّلاً فقیر کو بھی بِلا نیّتِ ثواب **خیرات** میں دے سکتا ہے۔ البتّہ **افضل** یِہی ہے کہ مالِک یا وُرثا کو لوٹا

دے۔ (ماخوذ از: فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۵۵۱، ۵۵۲ وغیرہ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## حرام مال سے خیرات کرنا کیسا؟

میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا **شاہ امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن کے فرمانِ عالیشان کا خُلاصہ ہے: جس نے **مالِ حرام** کو اپنا ذاتی مال تصوُّر کرکے بَرِضاء ورغبت ثواب کی نیّت سے **خیرات** کیا اُس کو ہرگز ثواب نہیں ملیگا بلکہ اس کی بعض صورَتوں کو **فُقَہائے کرام** رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السلام نے **کفر** قرار دیا ہے۔ اور اگر اُس **حرام مال** کو **حرام** ہی سمجھا، اُس پر نادِم ہوا، توبہ بھی کی مگر شریعت کے حکم کے مطابق اُس کے مالِکان یاوُرثاء تک پہنچانا ممکن نہ رہا اور چُونکہ ایسی صورت میں اب اُس کو **خیرات** کر دینے کا شرعاً حکم ہے لہٰذا اسی حکمِ شرعی کی بجا آوری کی نیّت سے اُس نے اس **مالِ حرام** کو **خیرات** کر دیا۔ تو اگرچِہ اُس مال کی **خیرات** کا ثواب نہ ملیگا مگر **خیرات** کر دینے کے ''حکمِ شرعی'' پرعمل کرنے کے ثواب کا حقدار ہوگا بلکہ اُس کا یہ فعل اُس کی توبہ کی تکمیل کا باعِث ہے۔ (اس کی تفصیلی معلومات کیلئے فتاوٰی رضویہ جلد 19 صَفْحہ 656 تا 661 ملاحظہ فرمائیے)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## حرام مال سے جان چھڑانے کی سبق آموز حکایت

مشہور ولیُّ **اللہ** حضرتِ سیدنا حبیب عجمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغَنِی پہلے پہل بہت

امیر تھے اور اہل بصرہ کو سُود پر قرضہ دیا کرتے تھے۔ جب مقروض سے قَرض کا تقاضا کرنے جاتے تو اس وقت تک نہ ٹلتے جب تک قرض وصول نہ ہو جاتا۔ اگر کسی مجبوری کی وجہ سے قرض وصول نہ ہوتا تو مقروض سے اپنا وَقت ضائع ہونے کا ہرجانہ وُصول کرتے اور اس رقم سے زندگی بسر کرتے۔ ایک دن کسی کے یہاں وُصولی کے لیے پہنچے تو وہ گھر پر موجود نہ تھا۔ اس کی بیوی نے کہا کہ ''نہ تو شوہر گھر پر موجود ہے اور نہ میرے پاس تمہارے دینے کے لیے کوئی چیز ہے، البتہ میں نے آج ایک بھیڑ ذبح کی ہے جس کا تمام گوشت تو ختم ہو چکا ہے البتہ سِری باقی رہ گئی ہے، اگر تم چاہو تو وہ میں تم کو دے سکتی ہوں۔'' آپ نے اس سے سِری لی اور گھر پہنچ کر بیوی سے کہا کہ یہ سُود میں ملی ہے اسے پکا ڈالو۔ بیوی نے کہا: ''گھر میں نہ لکڑی ہے اور نہ آٹا، بھلا میں کھانا کس طرح تیار کروں؟'' آپ نے کہا: ''ان دونوں چیزوں کا بھی انتظام مقروض لوگوں سے سود لے کر کرتا ہوں۔'' اور سود ہی سے یہ دونوں چیزیں خرید کر لائے۔ جب کھانا تیار ہو چکا تو ایک سائل نے آ کر سوال کیا۔ آپ نے کہا کہ ''تجھے دینے کے لیے ہمارے پاس کچھ نہیں ہے اور کچھ دے بھی دیں تو اس سے تُو دولت مند نہ ہو جائے گا لیکن ہم مُفلِس ہو جائیں گے۔'' چنانچہ سائل مایوس ہو کر واپس چلا گیا۔ جب بیوی نے سالن نکالنا چاہا تو وہ ہنڈیا سالن کے بجائے خون سے بھری ہوئی تھی۔ اس نے گھبرا کر شوہر کو آواز دی: ''دیکھو! تمہاری کنجوسی اور بدبختی سے یہ کیا ہو گیا ہے؟'' آپ کو یہ دیکھ کر بڑی عبرت ہوئی اور بے تاب ہو کر گھر سے نکل پڑے۔ گلی

میں کچھ لڑکے کھیل رہے تھے آپ کو دیکھ کر کچھ لڑکوں نے آوازے کسنا شروع کئے : ''دُور ہٹ جاؤ حبیب سُود خور آرہا ہے، کہیں اس کے قدموں کی خاک ہم پر نہ پڑ جائے اور ہم اس جیسے بدبخت نہ بن جائیں۔'' یہ سن کر آپ بہت رنجیدہ ہوئے اور حضرتِ سیدنا حسن بصری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی کی خدمت میں حاضر ہوگئے۔ انہوں نے آپ کو ایسی نصیحت فرمائی کہ بے چین ہو کر توبہ کی۔ واپسی میں جب ایک مقروض شخص آپ کو دیکھ کر بھاگنے لگا تو فرمایا: ''تم مجھ سے مت بھاگو، اب تو مجھ کو تم سے بھاگنا چاہیے تاکہ ایک گنہگار کا سایہ تم پر نہ پڑ جائے۔'' جب آپ آگے بڑھے تو اُنہی لڑکوں نے کہنا شروع کیا کہ ''راستہ دے دو اب حبیب تائب ہو کر آرہا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمارے پیروں کی گرد اس پر پڑ جائے۔'' آپ نے بچوں کی یہ بات سن کر بارگاہِ خداوندی میں عَرْض کی: ''تیری قدرت بھی عجیب ہے کہ آج ہی میں نے توبہ کی اور آج ہی تو نے لوگوں کی زبان سے میری نیک نامی کا اِعلان کرادیا!''

اس کے بعد آپ نے مُنادِی کرادی کہ جو شخص میرا مقروض ہو وہ اپنی تحریر اور مال واپس لے جائے۔ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اپنی بقیہ دولت راہِ خدا میں لُٹادی اور ساحلِ فُرات پر ایک عبادت خانہ تعمیر کرکے عبادت میں مشغول ہو رہے۔ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کا یہ معمول تھا کہ دن کو علمِ دین کی تحصیل کے لیے حضرتِ سیدنا حَسَن بَصری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی کی خدمت میں حاضر ہوتے اور رات کو شب بیدار رہ کر عبادت کیا کرتے۔ چونکہ قرآن مجید کا تَلَفُّظ صحیح مَخْرَج سے ادا نہیں کر سکتے تھے اس لیے آپ کو

**عَجَمِی** کا خطاب دے دیا گیا۔ (تذکرۃ الاولیاء، باب ششم، ذکر حبیب عجمی، ج ۱، ص ۵۶۔۵۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## میدانِ محشر کے چار سوالات

مال کس طرح کمانا اور کہاں خرچ کرنا ہے؟ اس کا خیال رکھنا بھی بہت ضَروری ہے، سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ گُہر بار ہے: ''قِیامت کے دن بندہ اُس وقت تک قدم نہ ہٹا سکے گا جب تک اُس سے یہ **چار سُوالات** نہ کرلئے جائیں: (۱) اپنی عمر کن کاموں میں گزاری (۲) اپنے عِلم پر کتنا عمل کیا (۳) مال کس طرح کمایا اور کہاں خرچ کیا اور (۴) اپنے جسم کو کن کاموں میں بوسیدہ کیا؟'' (جامع الترمذی، الحدیث: ۲۴۲۵، ج ۴ ص ۱۸۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## مال کا استعمال اور اُخروی وبال

حضرتِ سیِّدُنا ابوالدَّرداء رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کا بیان ہے کہ میں نے اَنبیاء کے تاجدار، شَہَنشاہِ اَبرار، دوعالَم کے مالِک ومختار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے سنا ہے کہ بروزِ قِیامت ایک ایسے مال دار شخص کو لایا جائے گا جس نے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی فرماں برداری میں زندگی بَسَر کی ہوگی، پُل صراط پار کرتے ہوئے اُس کا مال اس کے سامنے ہوگا، جب وہ لڑکھڑانے لگے گا تو اُس کا مال کہے گا: ''چلتے جاؤ! کیونکہ تم نے مجھ سے مُتَعَلِّق **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کا حق ادا کردیا ہے۔'' پھر ایک اور مال دار کو لایا جائے

گا جس نے دُنیا میں اپنے مال میں سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا حق ادا نہیں کیا ہوگا، اُس کا مال اُس کے دونوں کندھوں کے درمیان ہوگا، وہ شخص جب پُلِ صِراط پر لڑکھڑائے گا تو اُس کا مال اُس سے کہے گا: تُو برباد ہو! تُو نے مجھ سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا حق کیوں ادا نہیں کیا؟ پس وہ اسی طرح ہلاکت وبربادی کو پکارتا رہے گا۔

(تاریخ دِمَشق لابن عساکر، ج ۷۴ ص ۱۵۳)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** بیان کردہ رِوایت میں عِبرت ہے اُن صاحِبانِ ثَروَت وحیثیت لوگوں کے لئے جو فرض ہونے کے باوُجود **زکوٰۃ** دینے سے کتراتے، اپنی دولت کو گناہوں کے کاموں میں گنواتے، بھلائی کے کاموں میں خَرچ کرنے سے جی چُراتے اور محتاجوں کی مدد سے جان چُھڑاتے ہیں۔ غور فرمالیجئے کہ آج خوش حال کردینے والا مال بروزِ قِیامت **وبال** کی صورت اِختیار کرگیا تو ہمارا کیا بنے گا؟ کاش! ہمارے دلوں سے دُنیا و مالِ دُنیا کی بے جامَحبَّت نکل جائے اور ہماری **قَبر** و **آخِرت** بہتر ہو جائے۔ (ماخوذ از ''خزانے کے انبار'' ص ۱۷)

مِرے دل سے دُنیا کی اُلفت مِٹا دے    مجھے اپنا عاشِق بنا یاالٰہی!
تُو اپنی وِلایَت کی خیرات دے دے    مِرے غوث کا واسِطہ یاالٰہی!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!    صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## مال بچھو کی طرح ہے

حضرتِ سیِّدُنا **یحیٰی بن مُعاذ** رضی اللہ تعالٰی عنہ **فرماتے ہیں**: دِرہَم (یا روپے)

بچّھو ہیں اگر تم اِس کے زَہر کا اُتار نہیں جانتے تو اسے مت پکڑو کیوں کہ اگر اس نے ڈس لیا تو اس کا زَہر تمہیں ہلاک کردے گا۔عرض کی گئی: اِس کا اُتار کیا ہے؟ فرمایا: حلال طریقے سے حاصِل کرنا اور اس کے حقوقِ واجِبہ ادا کرنا۔(احیاءالعلوم، ج۳،ص۲۸۸)

حُبِّ دنیا سے تُو بچا یا ربّ!
اپنا شیدا مجھے بنا یا ربّ!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## مال کے حوالے سے انسان کی پانچ ذمہ داریاں

**حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃُ اللّٰہ الوالی اِحْیَاءُ الْعُلُوْم میں فرماتے ہیں: مال کئی صورتوں میں **اچھا** ہے اور کئی صورتوں میں **بُرا**، یہ سانپ کی مثل ہے سپیرا اس کو پکڑ کر اس سے تر یاق (یعنی زہر کا علاج) نکالتا ہے لیکن اناڑی آدمی پکڑے گا تو سانپ کا زہر اسے ہلاک کردے گا۔ بہرحال مال کے زہر سے وہی شخص بچ سکتا ہے جو (درج ذیل) پانچ ذمہ داریوں کو پورا کرے:

﴿۱﴾ مال کے مقصد کو سمجھے کہ اسے کس مقصد کے لیے پیدا کیا گیا ہے اور اس کی حاجت کیوں ہوتی ہے؟ اِس صورت میں وہ بقدرِ ضَرورت کمائے گا اور بقدرِ حاجت مال کو محفوظ رکھے گا یوں وہ مال کمانے پر اتنی ہی محنت کرے گا جتنی کرنی چاہیے۔

﴿۲﴾ ذریعۂ آمدنی کا خیال رکھے، حرام اور ایسے مکروہ طریقوں سے بھی پرہیز

کرے جو اس کی مُرَوَّت کو نقصان پہنچاتے ہیں جیسے وہ تحائف جن میں رشوت کا شائبہ ہو، اور ایسا سوال کرنا جس کی وجہ سے ذلت اٹھانا پڑتی ہے اور مُرَوَّت ختم ہو جاتی ہے۔

﴿۳﴾ یہ دیکھے کہ مال کتنی مقدار میں کمانا ہے؟ اور اس کا معیار حاجت ہے مثلاً لباس، رہائش اور کھانے کی ہر انسان کو حاجت ہوتی ہے اور ان میں سے ہر ایک کے تین درجے ہیں: (۱) اَدنیٰ (۲) درمیانہ اور (۳) اَعلیٰ۔

﴿۴﴾ مال کہاں خرچ کر رہا ہے اس کا خیال رکھے اور خرچ کرنے میں میانہ رَوِی اختیار کرے، نہ تو ضرورت سے زیادہ خرچ کرے اور نہ کم۔

﴿۵﴾ مال لینے دینے، خرچ کرنے اور جمع کرنے میں نیت صحیح ہونی چاہیے، اس لئے مال حاصل کرے کہ عبادت پر مدد حاصل ہو اور مال چھوڑنا ہو تو زُہد کی نیت سے اور اسے حقیر سمجھتے ہوئے چھوڑے جب یہ طریقہ اختیار کرے گا تو مال کا موجود ہونا اسے نقصان نہیں پہنچائے گا۔ اسی لیے امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: ''اگر کوئی شخص تمام رُوئے زمین کا مال حاصل کرے اور اس کا اِرادہ رضائے خداوندی کا حُصول ہو تو وہ زاہِد ہے اور اگر سارا مال چھوڑ دے لیکن رضائے خداوندی مقصود نہ ہو تو وہ زاہِد نہیں ہے۔''

چنانچہ ہماری تمام حرکات و سکنات اللّٰہ تعالٰی کی رضا کے لئے ہونی چاہئیں۔ کھانا عبادت پر مددگار رہے، چنانچہ جب کھانے سے مقصود عبادت میں مدد حاصل کرنا ہوگا تو یہ

بھی عبادت ہوگا۔اسی طرح جو چیزیں انسان کی حفاظت کرتی ہیں مثلاً لباس، بستر اور برتن وغیرہ، ان میں بھی اچھی نیت ہونی چاہیے کیونکہ دین کے سلسلے میں ان تمام چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے اور جو کچھ ضرورت سے زائد ہو اس سے بندگانِ خدا کو نفع پہنچانے کی نیت ہونی چاہیے اور جب کسی شخص کو اس کی ضرورت ہو تو انکار نہیں کرنا چاہئے۔

**جو** شخص ان (پانچ) **ذمہ داریوں** کو پورا کرے گا، اس نے مال کے سانپ سے اس کا جَوہر اور تریاق لے لیا اور زہر سے محفوظ رہا، **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ایسے شخص کو مال کی کثرت نقصان نہیں پہنچائے گی۔

(احیاء علوم الدین، کتاب ذم البخل وذم حب المال، ج ۳، ص ۳۲۴ تا ۳۲۵ ملخصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## یہ ذمہ داریاں کون پوری کرسکتا ہے؟

**یہ** پانچ ذمہ داریاں وہی شخص نبھا سکتا ہے جو اتنا علم رکھتا ہو کہ مال کے حقوق ادا کرسکے اور اس کے فتنوں کو پہچان کر ان سے بچ سکے۔ چنانچہ امام غزالی علیہ رحمۃ اللّٰہِ الوالی مزید لکھتے ہیں: لیکن یہ ذمہ داریاں وہی شخص پوری کرسکتا ہے جس کا ایمان مضبوط اور علم زیادہ ہو۔ عام آدمی جب زیادہ مال حاصل کرنے میں کسی عالم سے مُشابَہت اختیار کرتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ وہ مالدار صحابہ کرام رضی اللّٰہ تعالٰی عنھم اجمعین کے مشابہ ہے تو وہ اس بچے کی طرح ہے جس نے کسی ماہر سپیرے کو دیکھا کہ وہ سانپ کو

پکڑ کر اپنے عمل کے ذریعے اس میں سے تریاق نکال رہا ہے تو بچے نے سمجھا کہ سپیرے نے سانپ کی شکل وصورت کو اچھا اور اس کی جِلد کو نرم سمجھ کر پکڑا ہے، چنانچہ اس بچے نے سپیرے کی نقل کرتے ہوئے سانپ کو پکڑ لیا تو سانپ نے اس بچے کو ڈس لیا جس سے اس کی موت واقع ہوگئی۔ البتہ سانپ اور مال میں باریک سا فرق یہ ہے کہ سانپ کے ڈسنے سے ہلاک ہونے والے کو اپنی غلطی کا احساس ہوجاتا ہے لیکن جو شخص مال سے ہلاک ہوتا ہے اسے پتا بھی نہیں چلتا۔ دنیا کو بھی سانپ سے تشبیہ دی گئی ہے، چنانچہ منقول ہے: ''هِيَ دُنْيَا كَحَيَّـةٍ تَنْفُثُ السَّمَّ وَاِنْ كَانَتِ الْمُجَسَّةُ لَانَت یعنی یہ دنیا سانپ کی طرح ہے جو زہر اُگلتا ہے اگرچہ اس کا جسم نرم ہوتا ہے۔'' جس طرح نابینا آدمی کا دیکھنے والے کی مشابہت میں پہاڑوں کی چوٹیوں اور دریاؤں کے کناروں تک پہنچنا نیز کانٹے دار راستوں سے گزرنا ناممکن ہے اسی طرح مال حاصل کرنے کے سلسلے میں عام آدمی کا کسی کامل عالم کی مشابہت اختیار کرنا بھی دشوار ترین ہے۔

(احیاء علوم الدین، کتاب ذم البخل وذم حب المال، ج ۳، ص ۳۲۵ ملخصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## ہماری حیثیت ایک خزانچی کی سی ہے

حضرت سیدنا سہل بن عبد اللہ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: کثرتِ مال اس کے لئے رَوا (یعنی مناسب) ہے جو اذنِ خداوندی کو جانتا ہو کہ اپنا مال اسی قدر خرچ

کرے جتنا خرچ کرنے کی اجازت اسے اس کے رب عَزَّوَجَلَّ نے دی ہو اور اگر وہ مال کو اپنے پاس جمع رکھے تو بھی اسی قدر کہ جتنا اللہ تعالیٰ نے اسے اجازت دی ہو اور وہ اس مال کی نگہداشت (یعنی دیکھ بھال) لوگوں کے حقوق کی خاطر کرے نہ کہ اپنے نفس کے لئے، اس شخص کی حیثیت ایک خزانچی کی سی ہے جو مال میں اسی طرح تصرف کرتا ہے جس طرح اس کا مالک اسے کہتا ہے مگر انسان کا اپنی اس حیثیت کو پہچاننا بہت مشکل ہے، بہت سے لوگ غلط فہمی میں اس مال کو صرف اپنا سمجھ بیٹھتے ہیں اور تاریک راہوں میں مارے جاتے ہیں۔ (کتاب اللمع فی التصوف (مترجم) ص ۲۰۳ ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## مال جَمع کرنے، نہ کرنے کی صورتیں

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** مال جمع کرنا بعض صورتوں میں **واجب** ہے، بعض صورتوں میں **محمود** اور بعض صورتوں میں **مذموم و ناجائز** ہے، اس بارے میں اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے جو تفصیل بیان فرمائی ہے اس کا خلاصہ اپنے الفاظ میں پیش کرنے کی کوشش کرتا ہوں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی معلومات میں بے حد اِضافہ ہوگا۔

### آدمیوں کی دو قسمیں

اس دنیا میں بعض لوگ وہ ہوتے ہیں جن پر دیگر افراد مثلاً بال بچوں کی

کفالت کی ذمہ داری ہوتی ہے ان کو **مُعِیْل** کہتے ہیں اور بعض لوگوں پر کسی کی کفالت کی ذمہ داری نہیں ہوتی انہیں **مُنْفَرِد** کہتے ہیں۔

## منفرد کی 7 صورتیں اور ان کے احکام

{1} اگر منفرد اہلِ انقطاع یعنی اُن لوگوں میں سے ہو جنہوں نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی خاطِر دنیا سے کنارہ کشی اختیار کر لی ہو اور ان پر اہل وعِیال کی ذمّے داری نہ ہو یا انکے اہل وعِیال ہی نہ ہوں اور اُس منفرد نے اپنے رب سے کچھ مال نہ رکھنے کا وعدہ کیا ہو تو اس پر لازم ہے کہ مال جمع نہ کرے کیونکہ اگر وہ کچھ بچا کر رکھے گا تو وعدہ خلافی ہوگی اور وعدہ کرنے کے بعد مال جمع کرنا ضرور یقین میں کمزوری کی وجہ سے ہوگا یا کم از کم کمزوری کا وہم ہوگا ،چنانچہ ایسے حضرات اگر مال کا کچھ بھی ذَخیرہ کریں تو مستحقِ عِقاب (یعنی سزا کے حق دار) ہوں۔

{2} منفرد اگر فَقر و توکُّل ظاہر کر کے صَدَقات لینے والوں میں سے ہو تو انہی لوگوں میں شامل رہنے کے لئے اسے اُن صَدَقات میں سے کچھ جمع کر رکھنا **ناجائز** ہوگا کہ یہ دھوکا ہوگا اور اب جو صَدَقہ لے گا **حرام وخبیث** ہوگا۔

{3} وہ منفرد جسے اپنی حالت معلوم ہو کہ حاجت سے زائد جو کچھ بچا کر رکھتا ہے نَفس اُسے سرکشی ونافرمانی پر اُبھارتا ہے، یا اسے کسی گناہ کی عادت پڑی ہوئی ہے جس میں خرچ کرتا ہے تو اُس پر گناہ سے بچنا **فرض** ہے اور جب اس کا راستہ صرف یہ

ہو کہ باقی مال اپنے پاس نہ رکھے تو اِس حالت میں منفرد کے لئے حاجت سے زائد سب آمَدَنی کو بھلائی کے کاموں میں صَرف (یعنی خرچ) کر دینا لازِم ہو گا۔

{4} جو ایسا بے صَبرا ہو کہ اگر اُسے فاقہ پہنچے تو **مَعَاذَ اللّٰہ** ربعَزَّوَجَلَّ کی شکایت کرنے لگے اگرچہ صِرف دل میں کرے زبان سے نہیں، یا پھر ناجائز طریقوں مَثَلاً چوری یا بھیک وغیرہ کا مرتکِب ہو تو اس پر لازِم ہے کہ حاجت کے بقَدَر جَمع رکھے، پھر اگر پیشہ وَر ہے کہ رَوز کماتا رَوز کھاتا ہے تو ایک دن کا، اور ملازِم ہے کہ ماہوار ملتا ہے یا مکانوں دکانوں کے کرائے پر بسر ہے کہ کرایہ مہینے بعد آتا ہے تو ایک مہینے کا اور اگر زمیندار ہے کہ چھ ماہ یا سال بعد فصل پر آمدنی ہوتی ہے تو چھ مہینے یا سال بھر کا خرچ جمع رکھے اور اصل ذَرِیعۂ مَعاش مَثَلاً کام کے اَوزار یا دکان و مکان بقَدرِ کِفایت کا باقی رکھنا تو مُطلَقاً اس پر لازِم ہے۔

{5} اگر کوئی عالمِ دین مُفتی یا بد مذہبیت کو روکنے والا ہے تو اس کی دو صورتیں ہیں: دیکھا جائے گا کہ وہاں کوئی اور عالم دین اِس مَنْصَبِ دینی کی ذمہ داری نبھانے والا موجود ہے یا نہیں؟

(i) اگر نہ ہو تو فتویٰ دینے یا دَفعِ بدعات میں اپنے اَوقات کا صَرف کرنا اِس عالمِ دین پر **فرضِ عین** ہے، اگر ایسے عالمِ دین کے لئے بیت المال سے کوئی وظیفہ مقرر نہ ہو بلکہ وہ اپنا مال و جائداد رکھتا ہے جس کے باعث اُسے مالی طور پر مضبوطی اور

ان فرائضِ دِینیہ کے لیے فارِغُ البالی (یعنی روزگار وغیرہ سے بےفکری) ہے تو اگر وہ سارا ہی مال خَرچ کر دے گا تو کام کاج کرنے کا محتاج ہوگا اور ان اُمُور یعنی ان دینی فریضوں کی ادائیگی میں خَلَل پڑے گا، لہٰذا ایسے عالم دین پر بھی ذریعۂ آمدنی کا باقی رکھنا اور آمَدَنی کا جَمع رکھنا **واجِب** ہے، اگر آمدنی ماہانہ آتی ہو تو ماہانہ بنیاد پر اور اگر ششماہی یا سالانہ آتی ہو تو چھ ماہ یا سال کی بنیاد پر مال جمع رکھے۔

(ii) اور اگر وہاں اور بھی عالم یہ کام کر سکتے ہوں تو حسبِ ضَروت مال جمع کرنا اور مال کے ذرائع باقی رکھنا اگرچہ واجِب نہیں مگر اَہَم ومُؤَکَّدُ (یعنی بےحد تاکیدی) بیشک ہے کہ علمِ دین وحمایتِ دین کے لیے خوشحالی، مال کمانے میں مشغول ہونے سے لاکھوں درجے افضل ہے، دوسری بات یہ ہے کہ ایک سے دو اور دو سے چار بھلے ہوتے ہیں، وہ یوں کہ ایک عالم کی نظر کبھی خطا کرے تو دوسرے عُلَماء اُسے درست بات کی طرف توجہ دلا دیں گے، ایک عالم اگر بیمار پڑ جائے تو دوسرے علماء موجود ہونے کی برکت سے کام بند نہ رہے گا، لہٰذا عُلَمائے دین کی کثرت کی ضَرورحاجت ہے۔

{6} اگر کوئی شخص طلبِ علمِ دین میں مشغول ہے اور مال کمانے میں مشغول ہونا علمِ دین کی طلب میں رکاوٹ بنے گا تو اس کے لئے بھی حسبِ ضَرورت مال جمع کرنا اور مال کے ذرائع کو باقی رکھنا بَہُت اَہَم وضَروری ہے۔

{7} جو شخص اوپر بیان کردہ قسموں سے خارج ہو تو وہ اپنی حالت پر غور

کرے کہ

۞ اگر جَمع نہ رکھنے میں اس کا قلب پریشان ہو، عبادت میں توجہ اور ذِکرِ الٰہی میں خَلَل پڑے تو چوتھی قسم میں بیان کردہ مدت کے مطابق بَقَدرِ حاجت جَمع رکھنا ہی افضل ہے اور اکثر لوگ اِسی قسم کے ہیں۔

۞ اگر جَمع رکھنے میں اس کا دل مُنتَشِر ہو اور مال کی حفاظت یا اس کی طرف مائل ہوجائے تو جمع نہ رکھنا ہی افضل ہے کہ اَصل مقصود ذِکرِ الٰہی کے لئے فارغ البال (فارِغ ہونا) ہے جو اُس میں مُخِل (خلل ڈالنے والا) ہووُہی ممنوع ہے۔

۞ اور اگر وہ اصحاب نُفُوسِ مُطْمَئِنّہ (یعنی اہلِ اطمینان) میں سے ہو کہ مال نہ ہونے سے اُن کا دل پریشان ہو نہ مال ہونے سے اُن کی نظر پریشان ہو تو وہ بااختیار ہے کہ چاہے تو بقیہ مال صَدَقہ وخیرات کردے یا اپنے پاس ہی رکھے۔

**ضروری بات:** تیسری صورت میں منفرد کے لئے حاجت سے زائد سب آمَدَنی کو بھلائی کے کاموں میں صَرف (یعنی خرچ) کردینا لازِم ہے، اس کے علاوہ تمام صورتوں میں حاجت سے زائد سب آمَدَنی کو بھلائی کے کاموں میں صَرْف (یعنی خرچ) کر دینا بہرحال مطلوب (یعنی پسندیدہ) ہے اور جمع رکھنا ناپسند ومَعیوب ہے کیونکہ مال جمع کرنا لمبی اُمّید یا دُنیا سے مَحبَّت ہی کی وجہ سے ہوگا اور یہ دونوں صورتیں اچھی نہیں ہیں۔

**(اِن اقسام کا وضاحتی نقشہ اگلے صفحے پر ملاحظہ کیجئے)**

| منفرد | مال جمع کرنے کا شرعی حکم |
|---|---|
| (1) اہلِ انقطاع میں سے ہے | جمع کرنا باعثِ عقاب ہے |
| (2) اہلِ صدقات میں سے ہے | مالِ صدقہ جمع کرتے ہوئے مزید صدقہ لینا حرام ہے |
| (3) جمع کرنے کی صورت میں گناہ میں جا پڑتا ہے | حاجت سے زائد مال راہِ خدا میں خرچ کر دے |
| (4) بے صبرا ہے، شکوہ یا ناجائز ذرائع میں جا پڑے گا | روزانہ، ماہانہ یا ششماہی کی بنیاد پر بقدرِ حاجت جمع رکھے |
| (5) مفتی یا عالم ہے: اس کا متبادل موجود نہیں | جمع رکھنا واجب ہے |
| (5) مفتی یا عالم ہے: اس کا متبادل موجود ہے | جمع رکھنا اہم و مؤکد ہے |
| (6) طالبِ علمِ دین ہے | جمع رکھنا اہم و مؤکد ہے |
| (7) مذکورہ بالا کسی قسم کے تحت نہیں آتا: جمع نہ رکھنے میں دل پریشان ہوتا ہے | جمع رکھنا افضل ہے |
| (7) مذکورہ بالا کسی قسم کے تحت نہیں آتا: جمع رکھنے میں دل پریشان ہوتا ہے | جمع نہ رکھنا افضل ہے |
| (7) مذکورہ بالا کسی قسم کے تحت نہیں آتا: جمع رکھنا نہ رکھنا اس کے لئے برابر ہے | جمع کرنے یا نہ کرنے دونوں کا اختیار ہے |

# مُعِیل کی 3 صورتیں اور ان کے احکام

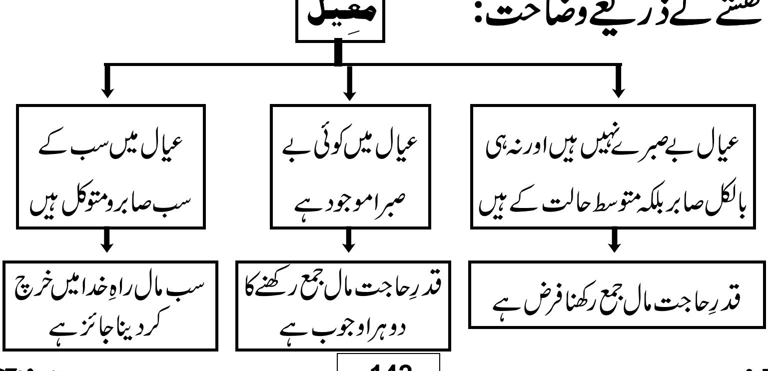
مُعِیل خود اپنے حق میں ''مُنفَرِد'' ہے لہٰذا خود اپنی ذات کے لیے اُسے اوپر بیان کردہ اَحکام کا لحاظ رکھنا چاہیے، جبکہ اس کے عِیال (بال بچوں وغیرہ) کی تین صُورتیں ہیں:

{1} عِیال کی کَفالت شَرع نے اِس پر فَرض کی، وہ ان کو **تَوَکُّل و تَبتُّل** (یعنی دنیا سے کَنارہ کشی) اور بھوک پیاس پر صبر پر مجبورنہیں کرسکتا، اپنی جان کو جتنا چاہے آزمائش میں ڈالے مگر اپنے عِیال کو خالی چھوڑنا اس پر **حرام** ہے۔

{2} وہ جس کی عِیال میں کوئی ایسا بے صبرا ہو کہ اگر اُسے فاقہ پہنچے تو **مَعَاذَ الله** رب عَزَّوَجَلَّ کی شکایت کرنے لگے اگرچہ صِرف دل میں کرے زبان سے نہیں تو اس کے لحاظ سے تو اس پر دوہرا وُجُوب ہوگا کہ قَدرِ حاجت جَمع رکھے۔ بے شک بہُت سے لوگ ایسے نکلیں گے۔

{3} ہاں جس کی سب عِیال (یعنی بال بچّے) صابِر و مُتَوَکِّل ہوں اُسے رَوا (جائز) ہوگا کہ سب مال راہِ خدا میں خَرچ کردے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۱۰ ص ۳۱۱ تا ۳۲۷ ملخصًا)

**نقشے کے ذریعے وضاحت:**



## انسان کا پیٹ تو مِٹّی ہی بھر سکتی ہے

دوسروں کی دولتوں اور نعمتوں کو دیکھ دیکھ کر خود بھی اس کو حاصِل کرنے کی فِکْر میں گُھلتے رہنے اور دن رات اِس مقصد کے حُصول کے لئے غلط و صحیح ہر قسم کی تدبیروں میں لگے رہنے کے پیچھے حِرص ولالچ کا جذبہ کارفرما ہوتا ہے اور یہ درحقیقت انسان کی ایک پیدائشی خصلت ہے۔ چنانچہ **سرکارِ** مدینۂ منورہ، سردارِ مکّہ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: **لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغَى وَادِيًا ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللّٰهُ عَلَى مَنْ تَابَ** یعنی اگر انسان کے لئے مال کی دو وادِیاں ہوں تو وہ تیسری وادی کی تمنّا کرے گا اور انسان کے پیٹ کو تو صِرف **مِٹّی ہی بھر سکتی ہے** اور جو شخص توبہ کرتا ہے **اللہ** تعالٰی اُس کی توبہ قَبول فرماتا ہے۔ (صحیح مسلم، ص ۵۲۱، حدیث ۱۰۴۸)

## مال کی محبت بڑھتی رہتی ہے

حریص آدمی کی کوئی مطلوبہ اِنتہا نہیں ہوتی جس پر جا کر وہ ٹھہر جائے کہ بس اب مجھے مزید مال نہیں چاہئے بلکہ عمر کے ساتھ ساتھ اُس کی **حرص** بھی بڑھتی رہتی ہے، تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جوں جوں ابنِ آدم کی عمر بڑھتی ہے تو اس کے ساتھ دو چیزیں بھی بڑھتی رہتی ہیں: (۱) مال کی محبت اور (۲) لمبی عمر کی خواہش۔ (صحیح البخاری، ج ۴ ص ۲۲۴، حدیث ۶۴۲۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

# مال آزمائش ہے

خَلْق کے رہبر، شافِعِ محشر، محبوبِ دَاوَر صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ نصیحت نشان ہے: اِنَّ لِکُلِّ اُمَّۃٍ فِتْنَۃٌ وَّ فِتْنَۃُ اُمَّتِی الْمَالُ یعنی ہر اُمت کا کوئی فتنہ ہے اور میری اُمت کا فتنہ مال ہے۔

(سنن الترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء ان فتنۃ ھذہ الامۃ فی المال، الحدیث: ۲۳۴۳، ج ۴، ص ۱۵۰)

**مُفَسِّرِشَہِیر حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ **مفتی احمد یار خان** علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی گزشتہ اُمتوں کی آزمائشیں مختلف چیزوں سے ہوئیں، میری امت کی سخت آزمائش مال سے ہوگی۔ رب تعالٰی مال دے کر آزمائے گا کہ یہ لوگ اَب میرے رہتے ہیں یا نہیں! اکثر لوگ اِس امتحان میں ناکام ہوں گے کہ مال پاکر غافل ہوجائیں گے۔ اِس کا تجربہ برابر ہورہا ہے، اکثر قتل و غارت، غفلت اور مال کی وجہ سے ہوتا ہے۔ (مراۃ المناجیح، ج ۷، ص ۹۲)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ''مال آزمائش ہے'' یہ جاننے کے باوجود آج ہمارے مُعاشَرے میں اَکثر لوگوں کے ذِہنوں پر دولتوں اور **خزانوں کے اَنبار** جمع کرنے کی دُھن سُوار ہے اور اِس راہِ پُرخار میں خواہ کتنی ہی تکالیف سے دوچار ہونا پڑے، پرواہ نہیں، بس! ہر وقت دولتِ دُنیا جمع کرنے کی حرص ہے۔

؎ مجھے مال و دولت کی آفت نے گھیرا
بچا یاالٰہی بچا یاالٰہی (وسائلِ بخشش ص ۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## بعض صحابہ کرام نے بھی تو مال جمع کیا تھا

اگر کسی کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو کہ بعض صحابہ کرام رضوانُ اللّٰہ تعالٰی عَلَیْھِم اَجمعین نے بھی تو مال جمع کیا تھا اگر ہم کرلیں تو کیا قباحت ہے؟ تو اس کا جواب امام **غزالی** علیہ رحمۃ اللّٰہِ الوالی کی زبانی سنئے، چنانچہ آپ لکھتے ہیں: بعض صحابہ کرام رضی اللّٰہ تعالٰی عنھم کے پاس مال تھا لیکن ان کا **مقصد** سوال سے بچنا اور راہِ خدا میں خرچ کرنا تھا۔ انہوں نے حلال کمایا، اِعتدال کے ساتھ خرچ کیا اور اپنی آخرت کے لیے آگے بھیجا۔ ان پر جو کچھ لازِم تھا انہوں نے اسے نہ روکا اور نہ ہی بُخل سے کام لیا بلکہ انہوں نے زیادہ مال اللّٰہ تعالٰی کی رضا پانے کے لئے سخاوت سے خرچ کردیا۔ بعض نے تو تمام مال خرچ کردیا اور تنگی کے وقت بھی اللّٰہ تعالٰی کے حکم کو اپنی ذات پر ترجیح دی۔ اے لوگو! قسم کھا کر کہو: **کیا تم بھی ایسے ہو؟** اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تم لوگوں کی ان کے ساتھ مشابَہَت بہت دُور کی بات ہے۔ علاوہ ازیں جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللّٰہ تعالٰی عنھم خالی ہاتھ رہنا پسند کرتے تھے، وہ فَقر کے خوف سے بے نیاز تھے اور اپنے رِزْق کے سلسلے میں اللّٰہ تعالٰی پر پورا یقین رکھتے تھے۔ اللّٰہ تعالٰی نے ان کے لیے جو کچھ مُقدَّر فرمایا اُس پر خوش تھے۔ مصیبت و آزمائش کی حالت میں راضی، کُشادگی کی حالت میں شاکِر، تکلیف پر صابِر، خوشی میں حمدِ الٰہی بجالانے والے تھے۔ وہ اللّٰہ تعالٰی کے لئے تواضُع کرنے والے اور فخر و تکبُّر سے دُور رہنے والے تھے۔ وہ دنیا کے مال سے مُباح کی حد تک حاصل کرتے تھے اور حاجت کی مِقدار پر راضی رہتے تھے۔ انہوں نے دنیا کو

ٹھوکر ماری اور اِس کی سختیوں پر صبر کیا، اِس کا کڑوا گھونٹ بھرا، اِس کی نعمتوں اور تَروتازگی سے بے رغبت رہے۔ **بتاؤ! کیا تم لوگ بھی ایسے ہو؟**

(احیاء علوم الدین، کتاب ذم البخل، ج ۳، ص ۳۲۸، ۳۲۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## میں نے مال کیوں جمع کیا؟

حضرتِ سیدنا عثمانِ غنی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: میں ہرگز **مال** جمع نہ کرتا اگر مجھے اس بات کا خدشہ نہ ہوتا کہ کہیں اسلام میں خلل نہ پڑ جائے تو میں اس **مال** کے ذریعے اس خلل کو دُور کرسکوں گا۔ یہی وجہ ہے کہ راہِ خدا میں مال خرچ کرنا اپنے پاس جمع رکھنے سے آپ کو زیادہ پیارا تھا مثلاً جب جَیشِ عُسْرَت (یعنی غزوہ تبوک) کے لئے سازوسامان کی ضرورت پڑی تو آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے اپنے خزانوں کے منہ کھول دیئے اور 950 اُونٹ، 50 گھوڑے اور 11000 اشرفیاں بارگاہِ رسالت میں پیش کیں[1] اور جب مدینۂ منوَّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْماً میں مسلمانوں کو پانی کی تنگی ہوئی تو بئر رومہ (یعنی رومہ کا کنواں) خرید کر مسلمانوں کے لئے وَقف کردیا۔ آپ کے اِس عمل سے خوش ہوکر سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: آج سے عثمان (رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ) جو کچھ کرے اس پر مُواخَذہ (یعنی پوچھ گچھ) نہیں۔[2] اسی طرح ایک بار حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے

[1]: مراۃ المناجیح ج ۸ ص ۵۹۳ [2]: ترمذی، ج ۵، ص ۳۹۱، حدیث ۳۷۲۰

حضرت سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اپنے غلام کے ذریعے ایک ہزار درہموں کی تھیلی بھیجی اور غلام سے کہا: ''اگر انہوں نے یہ تھیلی قبول کر لی تو تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے آزاد کردوں گا۔'' حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس طَرزِ عمل کی چند ہی جھلکیوں سے یہ بخوبی واضح ہوگیا کہ آپ کا مال اِسی قسم کے کاموں کے لئے تھا۔ (کتاب اللمع فی التصوف (مترجم)، ص ۲۰۲ ماخوذاً)

**اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## آزمائش میں کامیابی کی صورت

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** بلا حاجت دُنیوی مال و دولت جمع کرنے کا جذبہ قابلِ تعریف نہیں اور جسے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے بکثرت دُنیوی دولت عنایت فرمائی ہو اُس کیلئے کامیابی کی صورت یہی ہے کہ وہ اُس کو **اللہ ورسول** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اطاعت کے مطابِق خَرچ کر کے نیکیوں کی دولت میں اِضافہ کرے چُنانچِہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ **417** صَفْحات پر مُشتَمِل مُنْفَرِد کتاب ''**لُبابُ الاِحیاء**'' صَفْحہ **258** پر ہے: **حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللّٰہ** عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اِرشاد فرمایا: ''دُنیا کو **آقا** نہ بناؤ ورنہ وہ تمہیں **غلام** بنالے گی، اپنا مال اُس ذات کے پاس جمع کرو جس کے پاس سے ضائع نہیں ہوتا کیونکہ جس کے پاس دُنیا کا خزانہ ہو اُسے (چوری ہونے یا چِھن جانے وغیرہ کی)

آفت کا ڈر رہتا ہے، لیکن (صدقہ وخیرات کر کے) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاس اپنا مال جمع کرانے والے کو کسی قسم کا خطرہ نہیں ہوتا۔'' (لُبابُ الِاحیاء(عربی)ص۲۳۱ماخوذاً)

تِرے غم میں کاش عطّار، رہے ہر گھڑی گرِفتار
غمِ مال سے بچانا، مَدَنی مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

# بُزرگانِ دین کا مدنی ذہن

زیادہ مال جمع نہ کرنے کے حوالے سے ہمارے بزرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ المُبِین کا کیسا مَدَنی ذِہن تھا! اس ضمن میں 8 روایات وحکایات ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

## (۱) اُحُد پہاڑ جتنا سونا ہوتب بھی۔۔۔۔

**حضرتِ** سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، سرکارِ عالَم مدار، سَخیوں کے سردار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ سَخاوت آثار ہے: **''اگر میرے پاس اُحُد (پہاڑ) کے برابر سونا ہوتو بھی مجھے یہی پسند ہے کہ تین راتیں نہ گزرنے پائیں کہ ان میں سے میرے پاس کچھ رہ جائے، ہاں اگر مجھ پر دَین** (یعنی قرض) **ہوتو اس کیلئے کچھ رکھ لوں گا۔''** (صحیح بُخاری ج ۴ ص ۸۳۴ حدیث ۷۲۲۸)

**سرکارِ مدینہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی **مَحبَّت** کا دم بھرنے والو اور سنّتوں کے ڈنکے بجانے والو! دیکھا آپ نے؟ ہمارے پیارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطَفٰے صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **اُحُد پہاڑ** کے برابر بھی سونا ہوتو اُس کو

اپنے پاس رکھنے کیلئے تیّار نہیں، اور ایک ہم ہیں کہ عشقِ رسول کے دعوے کے باوُجُود مال جمع کرنے کی فِکر سے ہی خَلاصی (یعنی چھٹکارا) نہیں پاتے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## (۲) میرے پاس مال جمع ہو گیا ہے

حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی زوجہ محترمہ نے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ پر کچھ ثِقل محسوس کیا تو دریافت فرمایا: آپ کو کیا ہوا ہے؟ شاید ہم سے کوئی تکلیف پہنچی ہے اس لئے آپ ہم سے ناراض ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ارشاد فرمایا: نہیں، تم مسلمان مرد کی اچھی بیوی ہو مگر بات یہ ہے کہ میرے پاس بہت سا مال جمع ہو گیا ہے اور میں فیصلہ نہیں کر پا رہا کہ اس کا کیا کروں؟ بیوی نے کہا: اس میں غمگین ہونے کی کیا بات ہے! اپنی قوم کے لوگوں کو بلا کر وہ مال ان میں تقسیم کر دیں۔ چنانچِہ آپ نے اپنے غلام سے ارشاد فرمایا: میری قوم کے لوگوں کو بلا لاؤ۔ اس دن جو مال تقسیم ہُوا وہ چار لاکھ درہم تھے۔ (المعجم الکبیر، الحدیث ۱۹۵، ج ۱، ص ۱۱۲، بتغیرٍ قلیلٍ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## (۳) 300 دینار واپس کر دیئے

حضرت سیِّدُنا ابوبکر بن مُنْکَدِر رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ملکِ شام کے گورنر حَبِیب بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضرت سیِّدُنا ابوذَر غِفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس تین سو 300 دینار ہدیہ بھیجے اور کہا: اس سے اپنی ضروریات پوری

فرمالیں۔حضرت سیِّدُ نا ابوذَر غِفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اس کا ہدیہ لوٹا دیا اور فرمایا: ’’**اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ دھوکہ کرنے کے لئے اسے کوئی اور نہیں ملا۔ ہمیں تو سر چھپانے جتنی جگہ اور کچھ بکریاں جو شام کو لوٹ آیا کریں اور ایک کنیز جو ہماری خدمت کر سکے، کافی ہے اور جو اس سے زائد ہو ہم اس سے ڈرتے ہیں۔‘‘

(الزہد للامام احمد بن حنبل، زہد ابی ذر، الحدیث ۷۹۴، ص ۱۷۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## (۴) شوقِ عبادت میں ترکِ تجارت

حضرت سیِّدُ نا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ایک مصروف تاجر تھے۔ جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دل میں عبادت و رِیاضت کا مزید شوق پیدا ہوا تو ان دونوں چیزوں کو ایک ساتھ لے کر چلنا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے لئے کچھ مشکل ہو گیا تو بغیر کسی تردُّد کے تجارت کو خیر آباد کہہ کر اپنا سارا کاروبار تَرْک کر دیا اور عبادت و ریاضت اور علمِ دین سیکھنے میں مصروفِ عمل ہو گئے۔ چنانچہ ایک بار حضرت سیِّدُ نا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا کہ جب شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال، دافعِ رنج و مَلال صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسلَّم کی بِعثت ہوئی اُس وقت میں تجارت کیا کرتا تھا۔ اوّلا میں نے کوشش کی کہ میری تجارت بھی باقی رہے اور میں عبادت بھی کرتا رہوں لیکن ایسا نہ ہو سکا اور بالآخر میں تجارت کو چھوڑ کر عبادت میں مشغول ہو گیا۔ اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں ابودَرْدَاء کی جان ہے! اگر

مسجد کے دروازے پر میری دکان ہو اور اس سے روزانہ چالیس دینار کما کر راہِ خدا میں صدقہ کروں اور میری نمازوں میں بھی خلل واقع نہ ہو تو پھر بھی میں تجارت کرنا پسند نہیں کروں گا۔ اِس پر کسی نے عرض کی: آپ تجارت کو اس قدر ناپسند کیوں جانتے ہیں؟ فرمایا: حساب کی شدّت کے خوف کی وجہ سے۔

(تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر، الرقم ۵۶۴۴ عویمر بن زید، ج ۴۷، ص ۱۰۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## (۵) آپ زیادہ مال کیوں نہیں کماتے؟

حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ دَرْدَاء رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت سَیِّدُنا ابودَرْدَاء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے پوچھا: کیا وجہ ہے کہ آپ ویسی کمائی نہیں کرتے جیسی فلاں کرتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے خلق کے رہبر، شافعِ محشر، محبوبِ داور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کو فرماتے سنا: ''تمہارے لیے دشوار گزار گھاٹی ہے جسے بوجھل لوگ طے نہ کرسکیں گے۔'' لہٰذا! میں چاہتا ہوں کہ اُس گھاٹی کے لئے ہلکا رہوں۔ (شعب الایمان للبیہقی، الحادی والسبعون من شعب الایمان، الحدیث: ۱۰۴۰۹، ج ۷، ص ۳۰۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## (۶) مال مانگنا تو درکنار کوئی پیش بھی کرتا تو منع فرما دیتے

حضرت سیدنا احمد بن حسین رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہما فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیدنا ابوعبداللہ محاملی علیہ رحمۃ اللّٰہِ الوالی کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''عیدالفطر کے

دن نمازِ عید کے بعد میں نے سوچا کہ آج عید کا دن ہے، کیا ہی اچھا ہو کہ میں حضرت سیدنا داؤد بن علی علیہ رحمۃ اللّٰہِ القوی کی بارگاہ میں حاضر ہو کر انہیں عید کی مبارکباد دوں! چنانچہ میں ان کے گھر کی طرف چل دیا۔ آپ سادگی پسند بزرگ تھے اور ایک چھوٹے سے مکان میں رہائش پذیر تھے۔ جب میں ان سے اِجازت لے کر گھر میں داخل ہوا تو دیکھا کہ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے سامنے ایک برتن میں پھلوں اور سبزیوں کے چھلکے اور ایک برتن میں آٹے کی بُور (یعنی بھوسی) رکھی ہوئی تھی جسے آپ تناوُل فرما رہے تھے۔ یہ دیکھ کر مجھے بڑی حیرت ہوئی، میں نے انہیں عید کی مبارکباد دی اور سوچنے لگا کہ آج عید کا دن ہے، ہر شخص اَنواع واَقسام کے کھانوں کا اہتمام کر رہا ہوگا لیکن آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ آج کے دن بھی اس حالت میں ہیں کہ چھلکے اور آٹے کی بھوسی کھا کر گزارہ کر رہے ہیں۔ میں نہایت غم کے عالم میں وہاں سے رخصت ہوا اور اپنے ایک صاحبِ ثروَت دوست ''جُرجانی'' کے پاس پہنچا۔ جب اس نے مجھے پریشان دیکھا تو وجہ دریافت کی۔ میں نے اُسے بتایا: ''تمہارے پڑوس میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ایک ولی رہتے ہیں، آج عید کا دن ہے لیکن ان کی یہ حالت ہے کہ وہ پھلوں کے چھلکے کھا رہے تھے، تم تو نیکیوں کے معاملے میں بہت زیادہ حریص ہو، تم اپنے اس پڑوسی کی خدمت سے غافِل کیوں ہو؟'' یہ سن کر اس نے کہا: ''حضور! آپ جن کی بات کر رہے ہیں وہ دُنیادار لوگوں سے دُور رہنا پسند کرتے ہیں۔ میں نے آج صبح ہی ان کی خدمت میں ایک ہزار درہم بھجوائے تھے اور اپنا ایک غلام بھی ان کی خدمت کے لئے

بھیجا تھا لیکن انہوں نے میرے دراہم اور غلام کو یہ کہہ کر واپس بھیج دیا کہ ''جاؤ! اور اپنے مالک سے کہہ دینا کہ تم نے مجھے کیا سمجھ کر یہ درہم بھجوائے ہیں؟ کیا میں نے تم سے اپنی حالت کے بارے میں کوئی شکایت کی تھی؟ مجھے تمہارے ان درہموں کی کوئی حاجت نہیں، میں ہر حال میں اپنے پَروردگار عزوجل سے خوش ہوں، وہی میرا مقصودِ اصلی ہے، وہی میرا کفیل ہے اور وہ مجھے کافی ہے۔''

اپنے دوست سے یہ بات سن کر میں بہت متعجب ہوا اور اس سے کہا: ''تم وہ درہم مجھے دو، میں ان کی بارگاہ میں یہ پیش کروں گا۔ مجھے امید ہے کہ وہ قبول فرمالیں گے۔'' اُس نے فوراً غلام کو حکم دیا: ''ہزار ہزار درہموں سے بھرے ہوئے دو تھیلے لاؤ۔'' اور مجھ سے کہا: ''ایک ہزار درہم میرے پڑوسی کے لئے ہیں اور ایک ہزار آپ قبول فرما لیں۔'' میں وہ دو ہزار درہم لے کر حضرت سیدنا داؤد بن علی علیہ رحمۃ اللہِ الوالی کے مکان پر پہنچا اور دروازے پر دستک دی، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دروازے پر آئے اور اندر ہی سے پوچھا: ''اے ابوعبداللہ! تم دوبارہ کس لئے یہاں آئے ہو؟'' میں نے عرض کی: ''حضور! ایک معاملہ دَرپیش ہے، اسی کے متعلق کچھ گفتگو کرنی ہے۔'' انہوں نے مجھے اندر آنے کی اجازت عطا فرمادی۔ میں ان کے پاس بیٹھ گیا اور درہم نکال کر ان کے سامنے رکھ دیئے۔ یہ دیکھ کر آپ رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''میں نے تمہیں اپنے پاس آنے کی اجازت دی تھی اسی لئے تم میری حالت سے واقِف ہوگئے۔ میں تو یہ سمجھا تھا کہ تم میری اِس حالت کے امین ہو۔ میں نے تم پر اِعتماد کیا تھا، کیا اس اِعتماد کا صِلہ تم اس دُنیوی

دولت کے ذریعے دے رہے ہو؟ جاؤ! اپنی یہ دنیوی دولت اپنے پاس ہی رکھو، مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں۔''

حضرت سیدنا عبداللہ محاملی علیہ رحمۃ اللہِ الوالی فرماتے ہیں: ان کی یہ شانِ بے نیازی دیکھ کر میں واپس چلا آیا۔ اب میری نظروں میں بھی دنیا حقیر ہوگئی تھی، چنانچہ میں اپنے دوست جُرجانی کے پاس گیا اسے سارا ماجرا سنا کر ساری رقم واپس کرنا چاہی تو اس نے یہ کہتے ہوئے وہ درہم واپس کردیئے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں جو رقم راہِ خدا میں دے چکا ہوں اُسے کبھی واپس نہ لوں گا، یہ سارا مال آپ ہی رکھئے اور جہاں چاہے خرچ کیجئے۔ میں یہ سوچ کر وہاں سے چلا آیا کہ میں یہ ساری رقم ایسے لوگوں میں تقسیم کردوں گا جو شدید حاجت مند ہونے کے باوجود دوسروں کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلاتے بلکہ صبر وشکر سے کام لیتے ہیں اور اپنی حالت حتی الامکان کسی پر ظاہر نہیں ہونے دیتے۔ (عیون الحکایات، ص ۱۷۴ ملخصًا)

نہ دے جاہ وحشمت نہ دولت کی کثرت
گدائے مدینہ بنا یاالٰہی! (وسائل بخشش ص ۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## (۷) ایک عجیب وغریب قوم

منقول ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا ذُوالقرنین رضی اللہ تعالٰی عنہ ایک قوم کے پاس سے گزرے تو دیکھا ان کے پاس دُنیاوی ساز وسامان نام کو بھی نہ تھا، انہوں نے بہت

سی قبریں کھود رکھیں تھیں، صبح کے وقت وہاں کی صفائی کرتے اور نماز ادا کرتے پھر صرف سبزیاں کھا کر پیٹ بھر لیتے کیونکہ وہاں کوئی جانور ہی موجود نہ تھا جس کا وہ گوشت کھاتے۔ حضرتِ سَیِّدُ نا ذُوالقرنین رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کو ان کا سادہ ترین طرزِ زندگی دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی چنانچہ آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے ان کے سردار سے پوچھا: میں نے تم لوگوں کو ایسی حالت میں دیکھا ہے کہ جس پر کسی دوسری قوم کو نہیں دیکھا اس کی کیا وجہ ہے؟ سردار نے سوال کی تفصیل پوچھی تو فرمایا: میرا مطلب یہ کہ تمہارے پاس دنیا کی کوئی چیز نہیں ہے اور تم سونا اور چاندی سے بھی نفع نہیں اٹھاتے! سردار کہنے لگا: ہم نے سونے اور چاندی کو اس لئے بُرا جانا کہ جس کے پاس تھوڑا بہت سونا یا چاندی آجاتی ہے وہ انہی کے پیچھے دوڑنے لگتا ہے۔ آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے پوچھا: تم لوگ قبریں کیوں کھودتے ہوں؟ اور جب صبح ہوتی ہے تو ان کو صاف کرتے ہو اور وہاں نماز پڑھتے ہو۔ بولا: اس لئے کہ اگر ہمیں دنیا کی کوئی حرص و طمع ہو جائے تو قبروں کو دیکھ کر ہم اس سے باز رہیں۔ آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے پوچھا: تمہارا کھانا صرف زمین کی سبزی کیوں ہے؟ تم جانور کیوں نہیں پالتے تاکہ ان کا دودھ حاصل کرو، ان پر سواری کرو اور ان کا گوشت کھاؤ؟ سردار نے کہا: اس سبزی سے ہماری گزر اوقات ہو جاتی ہے اور انسان کو زندگی گزارنے کے لیے ادنیٰ چیز ہی کافی ہے اور ویسے بھی حلق سے نیچے پہنچ کر سب چیزیں ایک جیسی ہو جاتی ہیں ان کا ذائقہ پیٹ میں محسوس نہیں ہوتا۔ حضرتِ سَیِّدُ نا ذوالقرنین رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے اس کی دانائی بھری باتیں سن کر پیش کش کی: میرے ساتھ چلو، میں تمہیں اپنا مشیر بنالوں گا

اور اپنی دولت میں سے بھی حصہ دوں گا۔مگر اس نے معذرت کر لی کہ میں اسی حال میں خوش ہوں۔چنانچہ حضرتِ سَیِّدُ ناذوالقرنین رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ وہاں سے چلے آئے۔(تاریخ مدینہ دمشق، ذکر من اسمہ ذوالقرنین، ج ۱۷، ص ۳۵۳ تا ۳۵۵ ملخصا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## (۸) دُنیوی دولت سے بے رغبتی

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ کے کُرتے میں سینے کی طرف دو جیبیں ہوتی ہیں۔مسواک شریف رکھنے کیلئے آپ اپنے الٹے ہاتھ (یعنی دل کی جانب) والی جیب کے برابر ایک چھوٹی سی جیب بنواتے ہیں۔اس کا سبب آپ نے یہ ارشاد فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ یہ آلۂ ادائے سنّت میرے دل سے قریب رہے۔اس کے برعکس دُنیوی دولت سے بے رغبتی کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیہ کو دیکھا گیا کہ جب کبھی ضرورتاً جیب میں رقم رکھنی پڑے تو سیدھے ہاتھ والی جیب میں رکھتے ہیں۔اس کی حکمت دریافت کرنے پر فرمایا: میں الٹے ہاتھ والی جیب میں رقم اسلئے نہیں رکھتا کہ دنیوی دولت دل سے لگی رہے گی اور یہ مجھے گوارا نہیں، لہٰذا میں ضرورت پڑنے پر رقم سیدھی جانب والی جیب میں ہی رکھتا ہوں۔(فکر مدینہ، ص ۱۲۱)

**اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## بھلائی کس میں ہے؟

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** آج کل مال ودولت میں فراوانی کو ہی خیرو بھلائی سمجھا جاتا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ چنانچہ حضرت سیِّدُنا ابودَرْداء رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ نے اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: بھلائی اس میں نہیں کہ تمہیں کثیر مال واولاد مل جائے بلکہ بھلائی تو اس میں ہے کہ تمہارا حِلم بڑھے، علم ترقی کرے اور تم **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں دوسرے لوگوں سے آگے بڑھ جاؤ اور جب کوئی نیکی کرنے کی سعادت پاؤ تو اس پر **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی حمد بجالاؤ اور گناہ ہوجانے پر **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سے بخشش کا سوال کرو۔ (المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الزہد، الحدیث ٦، ج٨، ص١٦٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## حرصِ مال بھی ایک باطنی بیماری ھے

مال کی مذموم حرص بھی یقیناً ایک باطنی بیماری ہے جو محتاجِ علاج ہے، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: عنقریب میری اُمت کو پچھلی اُمتوں کی بدترین بیماری پہنچے گی جو کہ تکبر، کثرتِ مال کی حرص، دنیوی معاملات میں کینہ رکھنا، باہم ایک دوسرے سے بغض رکھنا اور حسد (کرنے پر مشتمل) ہے، یہاں تک کہ وہ سرکشی اختیار کرلے گی۔

(المستدرک، کتاب البر والصلۃ، باب داء الامم ...الخ، الحدیث ٧١٩٣، ج٥، ص٢٣٢)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## باطنی بیماری جسمانی بیماری سے زیادہ خطرناک ہوتی ہے

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اگر کسی کو کوئی چھوٹی سی جسمانی بیماری لگ جائے تو وہ فوراً علاج کی فکر کرتا ہے حالانکہ اس بیماری کا زیادہ سے زیادہ نقصان یہ ہوسکتا ہے کہ یہ بڑی ہوکر انسان کو دھیرے دھیرے موت کے حوالے کردے لیکن دوسری جانب اسی شخص کو گناہوں کی کتنی ہی بڑی ظاہری بیماریاں مثلاً جھوٹ، غیبت اور چغلی وغیرہ اور حسد، تکبر اور بخل جیسی کتنی ہی بڑی بڑی باطنی بیماریاں لاحق ہوتی ہیں جو عذابِ جہنم میں مبتلا کرواسکتی ہیں مگر اسے ان کے علاج کی کوئی فکر نہیں ہوتی حالانکہ یہ بھی جسمانی بیماریوں کی طرح علاج ہی سے ختم یا کم ہوتی ہیں۔ یادرکھئے کہ جسمانی بیماریوں کا جتنا بھی علاج کروالیں موت سے فرار ممکن نہیں آخر ایک دن مرنا ہی پڑے گا لیکن اگر باطنی بیماریوں کا علاج کرلیا جائے تو اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ عذابِ جہنم سے بچنا ممکن ہے، اس لئے عقلمندی کا تقاضا یہی ہے کہ جسمانی بیماریوں کے علاج سے کہیں زیادہ رُوحانی و باطنی بیماریوں کے علاج پر توجہ دی جائے تاکہ نارِ جہنم سے چھٹکارا مل سکے۔

ؔ ہمارے دل سے نکل جائے الفتِ دنیا
پئے رضا ہو عطا عشقِ مصطفٰے یا ربّ (وسائلِ بخشش ص۹۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## حرصِ مال کا علاج کیسے کیا جائے؟

مال کی مذموم حِرص کے علاج کے لئے ان باتوں پر عمل کرنا بے حد مفید

ہے۔ ۞ بارگاہِ الٰہی میں حرص سے بچنے کی دعا کیجئے ۞ حرصِ مال کے نقصانات پر غور کیجئے ۞ صبر وقناعت اپنا لیجئے ۞ خواہشات کو کنٹرول کیجئے ۞ اخراجات میں میانہ روی اختیار کیجئے ۞ اپنے رب پر حقیقی توکل کیجئے ۞ لمبی امیدیں نہ لگایئے ۞ موت کو یاد کیجئے ۞ میدانِ محشر میں مالداروں سے حساب کا تصور کیجئے ۞ وصفِ سخاوت اپنا لیجئے ۞ مال کے حریصوں کے عبرتناک انجام اپنے پیشِ نظر رکھئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## (پہلا علاج) بارگاہِ الٰہی میں حرص سے بچنے کی دعا کیجئے

دعا مؤمن کا ہتھیار ہے، سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: **اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ** یعنی دعا مومن کا ہتھیار ہے۔ (مسند ابویعلیٰ، ج ۲، ص ۲۰۱، الحدیث: ۱۸۰۶) **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اس ہتھیار کو حرص کے خلاف بھی استعمال کیجئے اور حرص سے نجات کیلئے بارگاہِ ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ میں گڑگڑا کر دعا مانگئے۔

**شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت** بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کرتے ہیں:

تاج وتخت وحکومت مت دے کثرتِ مال ودولت مت دے
اپنی رضا کا دیدے مُژدہ یا اللّٰہ میری جھولی بھر دے

(وسائلِ بخشش، ص ۱۰۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## (دوسرا علاج) حرصِ مال کے نقصانات پر غور کیجئے

حِرصِ مال کا علاج مشکل ضرور ہے ناممکن نہیں، اگر اس کے نقصانات پر ہماری توجہ ہوجائے تو اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ علاج کی مَشَقَّت برداشت کرنا سہل ہوجائے گا کیونکہ انسان نفسیاتی طور پر نقصان سے گھبراتا ہے اور اس سے بچنے کے لئے اپنی پوری صلاحیتیں صَرْف کردیتا ہے۔ بلا شبہ مال ودولت کی بے جا حِرص کے نقصانات بے شمار ہیں مثلاً مال کی لالچ اور بھوک جب کسی انسان کو لگ جاتی ہے تو وہ دولت کے حصول کے لئے بسا اوقات ہر وہ شرمناک کام کرگزرتا ہے جس سے اُسے بعض اوقات دنیا میں رُسوائی اٹھانی پڑتی ہے اور آخرت کی تباہی میں بھی کوئی کسر باقی نہیں رہتی۔ ذرا سوچئے تو سہی کہ جو حِرص انسان کو سُود ورشوت، جھوٹ، خیانت، اِغوا برائے تاوان، بخل، زکوٰۃ کی عدم ادائیگی، بھتہ خوری، دھوکا دہی، ناجائز مقدمہ بازی، عیب جوئی، بلیک میلنگ (Blackmailing یعنی افشائے راز کی دھمکی دے کر رشوت لینا)، ذخیرہ اندوزی، عِصمت فروشی، چوری، ڈکیتی، جعل سازی کے ذریعے دوسروں کی جائیداد ہڑپ کرنے اور زمینوں پر ناجائز قبضے جیسے گناہوں پر اُکساتی، دَربدر پھراتی، لُوٹ مار کرواتی، نسل درنسل دشمنیاں کرواتی حتّٰی کہ لاشیں گرواتی ہے اس میں کیونکر خیر ہوسکتی ہے! لیکن حیرت وافسوس ہے کہ انسان کی آنکھیں نفسانی خواہشات کی جگمگاہٹ سے اس طرح خیرہ ہوجاتی ہیں کہ اسے جہنم میں لے جانے والے اِن قبیح افعال کے عَواقِب ونتائج نظر ہی نہیں آتے کہ وہ ان سے بچ سکے البتہ جب وہ دنیا سے

رختِ سفر باندھتا ہے اور دیکھتا ہے کہ اس نے گناہوں کے بدلے جو مال سمیٹا تھا وہ یہیں رہ جائے گا تو اس وقت آنکھیں کھلتی ہیں کہ اس دنیا میں میری حیثیت وہی تھی جو ایک سرائے (یعنی ہوٹل) میں ایک مسافر کی ہوتی ہے، جو وہاں کچھ دیر قیام کرکے اپنی منزل کی طرف روانہ ہوجاتا ہے وہ اس سرائے کے ساز وسامان میں کسی قسم کا اِضافہ نہیں کرتا اور نہ ہی وہاں کی زیبائش وآرائش پر للچاتا ہے، اُسے صِرْف یہی فکر ہوتی ہے کہ اِس سرائے میں میرا وقت خیریت وعافیت سے گزرجائے اور میں وقتِ مقررہ پر اپنی منزل کی جانب روانہ ہوسکوں۔ یہ سب کچھ سوچ کر موت کے منہ میں جانے والے لالچی شخص کو یقیناً پچھتاوا ہوتا ہے مگر اس وقت بہت دیر ہوچکی ہوتی ہے۔

صُبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے عُمر یونہی تمام ہوتی ہے
مال ودولت کے عاشِقوں کی آرزو ناتمام ہوتی ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## دو بھوکے بھیڑیئے

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان عبرت نشان ہے: دو بھوکے بھیڑیے اگر بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیئے جائیں تو اتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا کہ مال ودولت کی حِرْص اور حبِّ جاہ انسان کے دین کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ (جامع الترمذی، کتاب الزھد، ج ۴، ص ۱۶۶، حدیث ۲۳۸۳)

مُفَسِّرِشَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس

حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: نہایت نفیس تشبیہ ہے مقصد یہ ہے کہ مومن کا دین گویا بکری ہے اور اس کی حرصِ مال، حرصِ عزت گویا دو بھوکے بھیڑیئے ہیں مگر یہ دونوں بھیڑیئے مومن کے دین کو اس سے زیادہ برباد کرتے ہیں جیسے ظاہری بھوکے بھیڑیئے بکریوں کو تباہ کرتے ہیں کہ انسان مال کی حرص میں حرام وحلال کی تمیز نہیں کرتا، اپنے عزیز اوقات کو مال حاصل کرنے میں ہی خرچ کرتا ہے پھر عزت حاصل کرنے کے لئے ایسے جتن کرتے ہیں جو بالکل خلافِ اسلام ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ج ۷، ص ۱۹)

جاہ وجلال دو نہ ہی مال و مَنال دو سَوزِ بلال بس مِری جھولی میں ڈال دو

دُنیا کے سارے غم مِرے دل سے نکال دو غم اپنا یا نبی مجھے بَہرِ بلال دو

(وسائلِ بخشش، ص ۲۹۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## بدترین شخص کون؟

سرکارِ والا تَبار، ہم بےکسوں کے مددگار صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: بَدتَر ہے وہ بندہ جس کا رہنما حرص ہو، بَدتَر ہے وہ بندہ جس کو خواہشات راہِ حق سے بھٹکا دیں، بَدتَر ہے وہ بندہ جس کا شوق اور رغبت اس کو ذلیل وخوار کردے۔

(سنن الترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع، ج ۴، الحدیث: ۲۴۵۶، ص ۲۰۳)

## حرص میں ہلاکت ہے

حضرت سیّدُنا ابوذر غِفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ایک مرتبہ نصیحتیں کرتے

ہوئے بلند آواز سے فرمایا: لوگو! حرص (سے بچو کہ اس) میں تمہارے لئے ہلاکت ہے کیونکہ یہ کبھی ختم نہیں ہوتی اور نہ تم حرص کو پورا کر سکتے ہو۔

(صفۃ الصفوۃ، الرقم ۶۴، ابوذر جُنْدُب بن جُنادۃ، ج۱، ص۳۰۱)

## حریص رُسوا ہو جائے گا

حضرتِ سیّدنا فضیل بن عیاض رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: حریص کبھی اِس چیز کی اور کبھی اُس چیز کی طلب میں رہتا ہے یہاں تک کہ وہ سب کچھ حاصل کر لینا چاہتا ہے اور اس مقصد کے حصول کے لئے اس کا سابقہ مختلف لوگوں سے پڑتا ہے۔ جب وہ اس کی ضرورتیں پوری کریں گے تو اس کی ناک میں نکیل ڈال کر جہاں چاہیں گے لے جائیں گے، وہ اس سے اپنی عزت چاہیں گے حتی کہ حریص رُسوا ہو جائے گا اور اسی محبتِ دنیا کے باعث جب بھی وہ ان کے سامنے سے گزرے گا تو انہیں سلام کرے گا اور جب وہ بیمار ہوں گے، تو عیادت کو جائیگا مگر اس کے یہ تمام افعال خدا کی رضا کے لئے نہیں ہوں گے۔ (مکاشفۃ القلوب، باب القناعۃ، ص ۱۲۴ ملخصا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## دولت سے فائدہ ملنا بھی یقینی نہیں ہے

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ ہمیں سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں: مال و دولت ہماری ہر پریشانی کا علاج نہیں ہے کیونکہ اس سے دوا تو خریدی جا سکتی ہے صحت نہیں، بڑے بڑے دولت مند طرح طرح کی

پریشانیوں میں مبتلا دیکھے جاتے ہیں،کوئی اولاد کے لئے تڑپتا ہے،کسی کی ماں بیمار ہے،کسی کا باپ مریض تو کوئی خود مُوذی بیماری میں گرِفتار ہے۔کتنے مالدار آپ کو ملیں گے جو **ہارٹ** (دل) کے مریض ہیں۔کئی **شُوگر** کے مریض ہیں جو بیچارے میٹھی چیز نہیں کھا سکتے۔طرح طرح کی کھانے کی اَشیاء سامنے موجود مگر **اَرَب پتی** سیٹھ صاحِب چکھ تک نہیں سکتے۔ بے چارے فَقَط دولت وجائیداد کے تصوُّر سے دل بہلاتے رہتے ہوں گے۔پھر بھی دولت کا نشہ عجیب ہے کہ اُترنے کا نام ہی نہیں لیتا! یقین جانئے! دَھن کماتے چلے جانا صِرف اورصرف نادانوں کی دُھن ہے۔اتنا نہیں سوچتے کہ آخر اتنی دولت کہاں ڈالوں گا؟فُلاں فُلاں سرمایہ دار بھی تو آخر موت کے گھاٹ اُتر ہی گئے!ان کی دولت انہیں کیا کام آئی!اُلٹا وارِثوں میں ورثے کی تقسیم میں لڑائیاں ٹھن گئیں،دشمنیاں ہوگئیں،کورٹوں میں پہنچ گئے اوراخباروں میں چَھپ گئے اورخاندانی شرافتوں کی دھجیاں بکھر گئیں۔ ؎

دولتِ دنیا کے پیچھے تُو نہ جا　　آخِرت میں مال کا ہے کام کیا !
مالِ دنیا دو جہاں میں ہے وَبال　　کام آئے گا نہ پیشِ ذوالجلال

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## (تیسرا علاج) صبر وقناعت سے علاج

حِرصِ مال کے قلبی مرض کا ایک علاج صبر وقناعت بھی ہے یعنی جو کچھ رازِقِ حقیقی عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے بندے کو مل جائے اُس پر راضی ہوکر **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کا شکر

بجالائے اور یہ اِعتقاد رکھے کہ انسان جب ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے، اُسی وقت ایک فِرشتہ خداعَزَّوَجَلَّ کے حُکْم سے چار چیزیں لکھ دیتا ہے: انسان کی عمر، روزی، نیک بختی اور بدبختی، یہی انسان کا نوشتۂ تقدیر ہے۔لہٰذا اپنا یہ ذہن بنالیجئے کہ لاکھ حِرص کرو مگر ملے گا وہی جو تقدیر میں لکھ دیا گیا ہے۔اس کے بعد خداعَزَّوَجَلَّ کی رضا اوراس کی عطا پر راضی ہوجایئے اوررزقِ حلال کے لئے کوشاں رہئے۔اگر سہولیات وآسائشات کی کمی کی وجہ سے کبھی دل صدمے میں مبتلا ہواورنَفْس اِدھراُدھر لپکے تو صبر کے ذریعے اس کی لگام کھینچ لیجئے۔اِس سے آپ کو کم ازکم دو فائدے حاصل ہوں گے،**ایک** تو صبر کا ثواب ملے گا اور **دوسرا** حِرص میں کمی آئے گی۔اسی طرح کرتے کرتے ایک دن آئے گا کہ آپ کے دل میں قناعت کا نور چمک اٹھے گا اور حِرص و لالچ کا سیاہ بادل چھٹ جائے گا، **اِنْ شَآءَ اللّٰہ**عَزَّوَجَلَّ۔

حِرص ذلت بھری فقیری ہے
جو قناعت کرے تو نگر ہے

**یاد رکھئے!** مَشَقَّت دونوں میں ہے حِرص میں بھی اورقناعت میں بھی،ایک کا نتیجہ بربادی دوسری کا آبادی! آپ کو کیا چاہئے؟ اس کا فیصلہ آپ نے کرنا ہے۔جو قَنَاعَت کرے گا اِن شاءَ اللّٰہُ الغفّارعَزَّوَجَلَّ خوشگوار زندگی گزارے گا۔جس کے دل میں دنیا کی **حِرص** جتنی زیادہ ہوگی اُتنی ہی زندگی میں بدمزگی بڑھے گی ،مقولہ ہے: **اَلْحِرصُ مِفْتاحُ الذُّلِّ** یعنی حرص ذلّت کی کنجی ہےاور **اَلْقَنَاعَۃُ مِفْتَاحُ الرَّاحَۃِ** یعنی

قَناعَت راحت کی کُنجی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## غوثِ پاک رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی گیارھویں کی نسبت سے قناعت کے فضائل پر مشتمل 11 روایات وحکایات

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** قناعت کی بدولت جہاں حِرص سے چھٹکارہ ملے گا وہیں قناعت کی دیگر برکتیں اور فضیلتیں بھی ملیں گی ،قناعت کے فضائل سے مالا مال 11 روایات وحکایات پڑھئے اور جُھومئے: چنانچہ

## (۱) کامیابی کا راز

نبیِّ محترم ،رسولِ اکرم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ کَفَافًا وَقَنَّعَہُ اللّٰہُ بِمَا اٰتَاہُ یعنی وہ کامیاب ہوگیا جومسلمان ہوا اور بقدرِ کِفایت رِزق دیا گیا اور **اللہ** تعالٰی نے اسے دیئے ہوئے پر قَناعَت دی۔

(مسلم،الحدیث ۱۰۵۴،ص ۵۲۴)

مُفَسِّرِشَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں :یعنی جسے ایمان وتقویٰ بقدَرِ ضَرورت مال اور تھوڑے مال پر صَبْر، یہ چار نعمتیں مل گئیں ،اُس پر **اللہ** تعالٰی کا بڑا ہی کَرَم وفَضْل ہوگیا۔ وہ کامیاب رہا اور دنیا سے کامیاب گیا۔ (مراٰۃ المناجیح ج ۷ ص ۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## (۲) قناعت پسند حقیقی مالدار ہے

حضرتِ سیِّدُ نا موسیٰ کلیمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلام نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عَرْض کی: اے میرے پَرْوَرْدگار عَزَّوَجَلَّ! تیرا کونسا بندہ زیادہ مالدار ہے؟ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے اِرشاد فرمایا: وہ شخص جو میری دی ہوئی چیز پر سب سے زیادہ قناعت کرنے والا ہے۔ (تاریخ مدینۃ دمشق، ۱۴۱۷۷۔موسیٰ بن عمران...الخ، ج۶۱، ص۱۳۹)

## (۳) بہترین کون؟

صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مؤمنوں میں سے بہترین شخص قناعت پسند اور بدترین شخص لالچی ہوتا ہے۔ (فردوس الاخبار للدیلمی، باب الخاء، الحدیث: ۲۷۰۷، ج۱، ص۳۶۵)

## (۴) خشک روٹی پانی میں بھگو کر کھا لیتے

حضرتِ سیدنا محمد بن واسع رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ خشک روٹی پانی میں بھگو کر کھاتے اور فرماتے: جو اِس پر قناعت کرلے وہ کسی کا محتاج نہیں ہوگا۔ (مکاشفۃ القلوب، ص۱۲۲)

## (۵) امام غزالی علیہ رحمۃ اللّٰہِ الوالی کی نصیحت

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُ نا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللّٰہِ الوالی نَقْل کرتے ہیں: **عیش** چند گھڑیوں کا ہے جو گزر جائے گا اور چند دنوں میں حالت بدل جائے گی۔ اپنی زندگی میں قَناعت اِختیار کر، راضی رہے گا اور اپنی خواہش تَرْک کر دے، آزادی کے ساتھ زندَگی گُزارے گا۔ کئی مرتبہ موت سونے، یاقوت اور موتیوں کے

سبب آتی ہے (ڈاکوؤں کے ذَرِیعے)۔ (اِحیاءُ العلوم ج ۳ ص ۲۹۵)

## (۶) ایک دیہاتی کی شاندار نصیحت

ایک اعرابی نے اپنے بھائی کو حِرص کرنے پر جھڑکتے ہوئے کہا: میرے بھائی! ایک چیز وہ ہے جسے تم ڈھونڈ رہے ہو حالانکہ وہ تمہیں مل کر رہے گی (یعنی رزق) اور ایک شے وہ جو تمہیں ڈھونڈ رہی ہے جس سے تم بچ نہیں سکتے (یعنی موت)، کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ حریص کی حِرص کی وجہ سے اسے بہت کچھ مل جاتا ہے اور زاہد (یعنی دنیا سے بے رغبتی رکھنے والے) کو کبھی رزق نہیں ملتا۔ (احیاءعلوم الدین، کتاب ذم البخل، ج ۳، ص ۲۹۶)

غالبًا اعرابی کے کہنے کا مقصد یہ تھا کہ نہ تو حِرص کے سبب بندے کے رزق میں اضافہ ہوتا ہے اور نہ ہی بے رغبتی کی وجہ سے کوئی کمی ہوتی ہے تو حِرص میں مبتلا ہو کر رسک کیوں لیا جائے؟ اس کے بجائے بے رغبتی اپنا کر اس کے فضائل کیوں نہ حاصل کئے جائیں!

## (۷) کاش! مجھے میری ضرورت کے مطابق ہی رزق ملتا

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ہر فقیر اور مالدار اس بات کو پسند کرے گا کہ اسے دنیا میں ضَرورت کے مطابق رِزْق ملتا۔ (المسند للامام احمد بن حنبل، الحدیث: ۱۲۱۶۴، ج ۴، ص ۲۳۵)

## (۸) قلیل کثیر سے بہتر ہے

حضرتِ سَیِّدُ نا عبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ہر دن

ایک فرشتہ آواز دیتا ہے: اے ابنِ آدم! وہ قلیل (یعنی تھوڑا) جو تمہیں کفایت کرے اُس کثیر سے بہتر ہے جو تمہیں سَرکش بنا دے۔ (احیاء علوم الدین، کتاب ذم البخل، ج ۳، ص ۲۹۵)

## (۹) سیِّدُنا ابو حازِم کی قناعت مرحبا!

بنو اُمَیَّہ کے کسی بادشاہ نے حضرتِ سیدنا ابو حازِم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو خط لکھا اور قسم دے کر کہا کہ آپ کی جو حاجات ہوں مجھے بتائیں۔ حضرتِ سیدنا ابو حازِم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے جواباً لکھا: میں نے اپنی حاجات اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں پیش کر دی ہیں، وہ جو کچھ دے گا لے لوں گا اور جو کچھ مجھ سے روک رکھے گا اس پر صبر کروں گا۔ (احیاء علوم الدین، کتاب ذم البخل وذم حب المال، ج ۳، ص ۲۹۵)

## (۱۰) قناعت میں عزت ہے

یاد رکھئے کہ حِرص سے رِزْق نہیں بڑھتا مگر ذِلت بڑھ جاتی ہے اور قناعت سے رِزْق نہیں گھٹتا مگر عزت بڑھ جاتی ہے۔ ہادیٔ راہِ نَجات، سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: **عَزَّ مَنْ قَنَعَ وَ ذَلَّ مَنْ طَمَعَ** یعنی جس نے قَناعت کی اُس نے عزّت پائی اور جس نے لالچ کیا ذلیل ہوا۔

(روح البیان ج ۱ ص ۱۶۱ تحت الایۃ: ۷۱)

**ذرا** تاریخ کے اوراق اُٹھا کر دیکھئے تو آپ کو فِرعون، شَداد، نَمرود، ہامان اور یزید جیسے بہت سے نام ملیں گے جنہوں نے دولت و اِقتدار کی حِرص و لالچ کو پورا کرنے کیلئے انسانیت پر اَن گنت مَظالِم ڈھائے، اُن کے نام تاریخِ انسانیت کے سیاہ

ترین باب میں شمار کئے گئے ہیں اور آج بھی ان کا ذِکر نفرت سے کیا جاتا ہے جبکہ دوسری طرف حضرتِ سیِّدُنا ابودَرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ ، حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز اور حضرتِ سیِّدُنا اِبراھیم بن اَدھم رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہما جیسے بے شُمار بُزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ المُبِین نے دنیا میں قناعت پسندی کی ایسی ایسی مثالیں قائم کی ہیں کہ تاریخ نے انہیں سنہری الفاظ میں یاد کیا ہے اور آج ان کا نام لیتے ہی نگاہ ودل ان کی عظمت کے سامنے جھک جاتے ہیں ، ان کا ذِکر دِلوں کو سکون بخشتا ہے اور ان کی سیرت آج بھی بھٹکی ہوئی انسانیت کیلئے مشعلِ راہ ہے۔

## (۱۱) واپس لوٹ آتے

حضرت سیدنا ابوالقاسم مُنَادِی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اپنے گھر سے روزی کمانے کے لئے نکلتے ، جب ان کے پاس اَخراجات کے لئے رقم جمع ہوجاتی تو مزید کمانے کے لئے نہ رُکتے بلکہ فوراً گھر واپس آجاتے چاہے کوئی بھی وقت ہوتا۔

(کتاب اللمع فی التصوف (مترجم)، ص۲۹۰ ملخصًا)

**اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو**۔ اٰمین بِجاہِ النَّبیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## دوسروں کے مال پر بھی نظر نہ رکھئے

**شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں: **میٹھے میٹھے اسلامی**

**بھائیو!** دوسرے کے مال کے آسرے پر رہنا کہ وہ مجھ سے بَہُت مَحَبَّت کرتا ہے، خود ہی مجھے آفر بھی کرتا رَہتا ہے کہ جب بھی ضَرورت ہو، کہہ دیا کرو۔ اِس لئے کبھی ضَرورت پڑی تو اس سے مانگ لوں گا، مَنْع نہیں کریگا وغیرہ اُمّیدیں بَہُت ہی کھوکھلی ہیں کہ آدمی کا دل بدلتا رَہتا ہے۔ یاد رکھئے! ''دینے والا'' انسان ''لینے والے'' سے مُتأَثِّر نہیں ہوسکتا البتّہ اگر کوئی دینے آئے اور آپ قَبول نہیں کریں گے تو ضَرور مُتأَثِّر ہوگا۔ **حضرتِ سیِّدُنا** ابوایّوب اَنصاری رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے کہ ایک دَیہاتی نے سرکارِ مدینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضِر ہوکر عرض کی، یارسولَ اللہ! صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مجھے ایک مختصر وصیّت فرمائیے! فرمایا: جب نَماز پڑھو تو زندَگی کی آخری نَماز (سمجھ کر) پڑھو اور ہرگز ایسی بات نہ کرو جس سے تمہیں کل معذِرت کرنا پڑے اور لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اُس سے نااُمّید ہوجاؤ۔

(سُنَنِ ابنِ ماجہ، ج ۴، ص ۴۵۵، حدیث ۴۱۷۱) (فیضانِ سنت ج ۱ ص ۵۰۵)

مِرے دل سے ہَوَس دنیا کی دولت کی نکل جائے
عطا کردو مجھے بس اپنی اُلفت یارسولَ اللّٰہ (وسائلِ بخشش ص ۲۵۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## (چوتھا علاج) خواہشات کو کنٹرول کیجئے

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** مہنگے ترین فرنیچر سے سجے سجائے فُل ائیر کنڈیشنڈ بنگلوں، چمکتی دَمکتی قیمتی گاڑیوں اور نت نئے کپڑوں جیسی خواہشات پوری کرنے کے

لئے بہت سا مال دَرکار ہوتا ہے، اگر ان خواہشات کو ہی کنٹرول کرلیا جائے تو حرصِ مال سے کافی حد تک نجات حاصل کی جاسکتی ہے کیونکہ جو سادَگی اپنائے اور سادہ غِذا ولباس پر قَناعت کرے، اُس کو نہ دولت کی حاجت ہوتی ہے نہ دولت مند کی۔اس بات کو ایک دلچسپ حکایت سے سمجھنے کی کوشش کیجئے، چنانچہ

## خواہشات کا پیالہ

کہتے ہیں کسی سلطنت کا ایک بادشاہ بڑا طاقتور، سربلند اور شان وشوکت والا تھا۔اُسے اپنی عظیم الشان سلطنت، سونا اُگلتی زمینوں اور زر وجواہر کے خزانوں پر بڑا ناز تھا۔ برسوں کی محنت سے اُس نے اپنے اِقتدار کو اِس قدر مُستحکم کر دیا تھا کہ اب اُسے کسی دشمن کا خطرہ نہیں تھا۔ایک روز وہ اپنے دارُالحکومت میں دَورے کے لیے نکلا۔وزیر اور کچھ درباریوں کے علاوہ محافظوں کا دستہ بھی ساتھ تھا۔ بادشاہ کو شہر کا چکر لگانا بڑا مَرغُوب تھا۔شان وشوکت کے مظاہرے کے ساتھ ساتھ کچھ فریادیوں کی دادرَسی کا موقع بھی مل جاتا۔واپسی پر محل کے قریب اُسے ایک فقیر نظر آیا جو پرانے کپڑوں میں ملبوس ایک سائیڈ پر بے نیاز بیٹھا تھا۔ بادشاہ نے نَرم لہجے میں دریافت کیا: اپنی کوئی ضرورت بتاؤ، تاکہ میں اسے پورا کرسکوں۔فقیر کی ہنسی نکل گئی۔ بادشاہ نے قدرے سختی سے پوچھا: اس میں ہنسنے والی کیا بات ہے! اپنی خواہش بتاؤ، میں تمہیں ابھی مالا مال کردوں گا۔فقیر نے کہا: بادشاہ سلامت! پیشکش تو آپ ایسے کر رہے ہیں جیسے میری ہر خواہش پوری کرسکتے ہوں؟ اب بادشاہ نے برہمی سے کہا: بے شک میں تمہاری ہر

بات پوری کرسکتا ہوں، میں بہت طاقتور بادشاہ ہوں، تمہاری کوئی خواہش ایسی نہیں، جو میں پوری نہ کرپاؤں۔ فقیر نے اپنی جھولی سے ایک بھیک مانگنے والا کشکول نکالا اور کہا: اگر آپ کو اپنی دولت پر اتنا ہی ناز ہے تو اِس پیالے کو بھر دیجئے۔ بادشاہ نے حیرت سے کشکول کو دیکھا، وہ سیاہ رنگ کا عام سا لکڑی کا خالی پیالہ تھا۔ اُس نے اِشارے سے ایک وزیر کو قریب بلایا اور نخوت سے حکم دیا: اس پیالے کو سونے کی اَشرفیوں سے بھر دو، یہ فقیر بھی یاد کرے گا کہ کس فیاض اور سخی بادشاہ سے پالا پڑا تھا! وزیر نے حکم کی تعمیل میں کمر سے بندھی اشرفیوں کی تھیلی کھولی اور پیالے میں خالی کردی۔ کھنکھناتے سکے پیالے میں گرے اور فوراً غائب ہوگئے۔ وزیر نے حیرت سے پیالے میں جھانکا، پھر ایک اور تھیلی کھولی اور پیالے میں ڈال دی۔ اس بار بھی سکے غائب ہوگئے، بادشاہ کے اِشارے پر وزیر نے سپاہیوں کو بھیجا کہ محل میں رکھی اشرفیوں کی کچھ تھیلیاں لے آئیں۔ وہ تھیلیاں بھی ختم ہوگئیں مگر پیالہ ویسے کا ویسا خالی ہی رہا۔ یہ ماجرا دیکھ کر بادشاہ نے خزانے سے سُچے قیمتی موتیوں سے بھری ایک بوری منگوائی، وہ بھی خالی ہوگئی۔ اب کی بار بادشاہ کا چہرہ سرخ ہوگیا، اُس نے ضدی لہجے میں وزیر سے کہا: اور بوریاں منگوالو، جو کچھ بھی ہے اِس پیالے میں ڈال دو، اسے ہر حال میں بھرنا چاہیے۔ وزیر نے ایسا ہی کیا۔ دوپہر ہوگئی لیکن پیالہ بدستور خالی رہا کیونکہ جو چیز پیالے میں ڈالی جاتی وہ فوراً ہی غائب ہوجاتی اور پیالہ ویسے کا ویسے خالی رہتا۔ آخر شام ہونے کو آئی تو بادشاہ کے چہرے پر بے بسی جھلکنے لگی، شکست خوردگی کے عالَم میں اس نے آگے بڑھ کر فقیر کا

ہاتھ تھام لیا، نظریں جھکا کر اس سے معافی مانگی اور گویا ہوا: اے مردِ درویش! اب تم ہی بتاؤ کہ اس پیالے میں ایسا کیا راز ہے جو یہ بھرتا ہی نہیں؟ فقیر نے سنجیدگی سے جواب دیا: اس میں کوئی خاص راز کی بات نہیں ہے، دراصل یہ پیالہ **انسانی خواہشات** سے بنا ہے۔ انسان کی خواہشات کبھی پوری نہیں ہوسکتیں، جتنا چاہو ڈال دو، خواہشات اور تمناؤں کا پیالہ ہمیشہ خالی رہتا ہے ہمیشہ مزید کی طلب میں کھلا رہتا ہے۔

## عیب میں ڈالنے والی خواہش سے بچو

مُخزنِ جود وسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''**اللّٰہ** عزوجل کی پناہ مانگو ایسی خواہش سے جو عیب میں ڈال دے اور ایسی خواہش سے جو دوسری خواہش میں ڈال دے اور بے فائدہ چیز کی خواہش سے۔'' (المسند لا مام احمد بن حنبل، مسند الانصار، الحدیث: ۲۲۰۸۲، ج۸، ص ۲۳۷)

## طویل غم میں مبتلاء کردیتی ہیں

حضرت سیدنا حُذَیفہ بن یَمان رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: بہت سی خواہشات محض ایک گھڑی کے لئے ہوتی ہیں مگر انسان کو طویل غم میں مبتلاء کردیتی ہیں۔ (کتاب اللمع فی التصوف (مترجم)، ص ۲۱۷)

## آخرت سے اتنا حصہ کم کردیا جاتا ہے

حضرت فُضیل بن عِیاض رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ ارشاد فرماتے ہیں: جس شخص کو دنیا میں سے کچھ حصّہ دیا جاتا ہے تو کہا جاتا ہے: یہ لے لو اور اِس سے دُگنی حرص،

دُگنی مشغولیت اور دُگنا غم بھی لے لو۔ اور جس کو دنیا میں کوئی نعمت دی جاتی ہے تو اس کی آخرت سے اتنا حصہ کم کردیا جاتا ہے۔ پھر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم کھا کر ارشاد فرمایا: دنیا سے جو بھی لو سوچ سمجھ لو، پس چاہو تو کم کرو اور چاہو تو زیادہ لو۔

(شعب الایمان للشیخ اسعد محمد سعید الصاغرجی، ج ۳ ص ۱۷۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## ہمارے لئے آخرت ان کے لئے دنیا ہو

**سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم آسائشات سے پاک زندگی بسر کرتے تھے۔ جب صحابہ کرام رضی اللّٰہ تعالٰی عنھم کے سامنے آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خانگی زندگی کا ایسا ہی کوئی منظر آجاتا تو وہ فرطِ محبت سے آبدیدہ ہوجاتے۔ ایک بار حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروق رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم چٹائی پر لیٹے ہوئے ہیں، جس پر کوئی بستر نہیں ہے۔ جسم مبارک پر تہبند کے سوا کچھ نہیں، پہلو میں چٹائی کے نشانات پڑے ہیں، توشہ خانہ میں مٹھی بھر جَو کے سوا اور کچھ نہیں۔ یہ دیکھ کر آنکھوں سے بے ساختہ آنسو نکل آئے، اِرشاد ہوا: عمر کیوں روتے ہو؟ عَرْض کی: کیوں نہ روؤں! آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی یہ حالت ہے اور قیصر و کسریٰ دنیا کے مزے اُڑا رہے ہیں! فرمایا: کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ ہمارے لئے آخرت اور ان

کے لئے دنیا ہو! (صحیح مسلم، کتاب الطلاق، الحدیث :۱۴۷۹، ص ۷۸۴)

ہے چٹائی کا بچھونا کبھی خاک ہی پہ سونا　　کبھی ہاتھ کا سرہانا مدَنی مدینے والے

تِری سادَگی پہ لاکھوں تِری عاجِزی پہ لاکھوں　　ہوں سلامِ عاجزانہ مدَنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش، ص ۲۸۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## رہن سہن میں اِنقلابی تبدیلی

حضرتِ سیِّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز جب تک خلیفہ نہیں بنے تھے آپ کی نَفاسَت پسندی کا یہ حال تھا کہ نہایت بیش قیمت لباس زیب تن کرتے تھے اور تھوڑی دیر بعد اسے اُتار کر دوسرا قیمتی لباس پہن لیتے تھے۔ لباس کے متعلق خود ان کا بیان ہے کہ جب میرے کپڑوں کو لوگ ایک مرتبہ دیکھ لیتے تھے تو میں سمجھتا تھا کہ پرانا ہوگیا۔ (سیرت ابن جوزی ص ۱۷۳) بسا اوقات آپ کے لئے ایک ہزار دینار میں عالیشان جُبّہ خریدا جاتا تھا مگر فرماتے: اگر یہ کُھردرا نہ ہوتا تو کتنا اچھا تھا! لیکن جب تختِ خلافت پر رونق افروز ہوئے تو مِزاج میں ایسی اِنْقِلابی تبدیلی آئی کہ آپ کے لئے پانچ دِرْہم کا معمولی سا کپڑا خریدا جاتا مگر آپ فرماتے: اگر یہ نَرْم نہ ہوتا تو کتنا اچھا تھا! آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ سے پوچھا گیا: **یاامیرَالمُؤمنین!** آپ کا وہ عالیشان لباس، اعلٰی سواری اور مہنگا عِطْر کہاں گیا؟ آپ نے فرمایا: میرا نفس زِینت کا شوق رکھنے والا ہے وہ جب کسی دُنیوی مرتبے کا مزا چکھتا تو اِس سے اُوپر والے مرتبے کا شوق رکھتا، یہاں تک کہ جب خلافت کا مزا چکھا جو سب سے بلند طبقہ ہے تو اب اُس

چیز کا شوق ہوا جو **اللہ** تعالیٰ کے پاس ہے۔(احیاء العلوم، ج ۳، ص ۴۳۶)

## بارونق گھر دیکھ کر رو پڑے

**حضرتِ** سَیِّدُنا ابنِ مُطیع علیہ رَحْمۃُ السَّمِیع نے ایک دن اپنے **بارونق گھر** کو دیکھا تو خوش ہو گئے مگر پھر فوراً رونا شروع کر دیا اور فرمایا، ''اے خوبصورت مکان! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر موت نہ ہوتی تو میں تجھ سے خوش ہوتا اور اگر آخِر کار تنگ قَبر میں جانا نہ ہوتا تو دنیا اور اس کی رَنگینیوں سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں۔'' یہ فرمانے کے بعد اِس قدَر روئے کہ ہچکیاں بندھ گئیں۔ (اِتحافُ السَّادَةِ الْمُتَّقِین، ج ۱۴ ص ۳۲)

**اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو**۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## (پانچواں علاج) احساسِ نعمت کیجئے

**اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے محض اپنے فضل سے جو نعمتیں ہمیں بن مانگے عطا کر دی ہیں ان پر غور کیجئے مثلاً آنکھ، کان، دانت، ہاتھ پاؤں وغیرہ۔ جب سر چھپانے کو چھت، پیٹ بھر کر کھانا مل رہا ہو تو خوامخواہ اپنے سے بَرتَر لوگوں کی آسائشوں اور عیشوں پر نگاہیں نہ جمائیے ورنہ آپ کے دل میں لالچ کا پودا اُگ آئے گا، بلکہ اپنے سے کم تَر لوگوں کی طرف دیکھنے کی عادت ڈالئے تو زبان پر بے اختیار کلماتِ شُکر جاری ہو جائیں گے، اِنْ شَآءَ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ۔

## اوپر نہیں نیچے دیکھو

تاجدارِرسالت،شہنشاہِ نُبوت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے : جب تم میں سے کوئی کسی ایسے شخص کو دیکھے جسے اس پر مال اور صورت میں فضیلت حاصل ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے سے کمتر پر بھی نظر ڈال لے۔

(صحیح البخاری، ج ۴،ص ۲۴۴ حدیث:۶۴۹۰)

## میرے پاؤں تو سلامت ہیں

حضرت شیخ سعدی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی فرماتے ہیں کہ ایک وقت مجھے جوتے پہننے کو میسر نہ ہوئے۔ اس سے میں تھوڑا غم زدہ ہو رہا تھا۔ خدائے تعالیٰ کی قدرت کہ اُسی وقت میری نظر ایک شخص پر پڑی جو دونوں پاؤں سے معذور تھا۔ یہ دیکھ کر میں پَرْوَرْدگار عَزَّوَجَلَّ کا شکر بجالایا اور جوتے نہ ہونے پر صبر کیا۔ (گلستانِ سعدی ص ۹۵)

**اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## کوئی اپنی آمدنی پر راضی نہیں ہے

اگر تھوڑا غور کیا جائے تو لکھ پتی ہو یا ککھ پتی (یعنی کنگال) کوئی اپنی حالت پر مطمئن دکھائی نہیں دیتا اور خواہشات کا درخت اپنی شاخیں پھیلاتا ہی چلا جاتا ہے۔ سائیکل والے کو اِسکوٹر چاہئے ، اِسکوٹر والے کو کار اور کار والے کو پجارو (Pajero) جبکہ

پجارو والے کو مَرسڈیز (Mercedes) چاہئے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ **خوش نصیب وہ ہے جو اپنے نصیب پر خوش ہے**۔ ایک سبق آموز **حکایت** ملاحظہ ہو:

چنانچہ منقول ہے کہ ایک بُزُرگ جو مستجابُ الدعوات تھے (یعنی ان کی دعائیں قبول ہوتی تھیں) ان کی خدمت میں ایک شخص آیا اور اپنی تنگ دستی کا رونا روتے ہوئے کہنے لگا: حضرت! میرے گھر میں چار آدمی کھانے والے ہیں اور میری آمدنی صِرْف پانچ ہزار روپے ماہانہ ہے جس سے میرے اَخراجات پورے نہیں ہوتے، آپ میرے حق میں دعا کیجئے کہ میری آمدنی میں کچھ اضافہ ہو جائے۔ انہوں نے دعا کردی۔ پھر ایک دکاندار آیا اور عَرْض کی: حضور! میرے یہاں چار آدمی کھانے والے ہیں جبکہ کمانے والا میں اکیلا ہوں، مجھے دس ہزار روپے مہینے کے ملتے ہیں، میرا خرچ پورا نہیں ہوتا، آمدنی میں اِضافے کی دعا کر دیجئے۔ جب وہ چلا گیا تو ایک تاجر آیا اور اِلتجاء کی: حضرت! میرا کنبہ چار افراد پر مشتمل ہے اور میری ماہانہ آمدنی فقط پچاس ہزار ہے، خرچہ پورا نہیں ہوتا میرے لئے دعا کیجئے۔ وہ بزرگ حاضِرین سے فرمانے لگے: لگتا ایسا ہے کہ ہم میں سے کوئی اپنی قسمت پر راضی نہیں اگرچہ اس کو دوسرے سے زیادہ ملتا ہے، اگر انسان خود کو دنیا میں خوش اور عاقبت میں سرفراز رکھنا چاہتا ہے تو اس پر لازِم ہے کہ جو کچھ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اسے دیا ہے اس پر قناعت کرے اور صبر و شکر کرتا رہے کہ اس کی برکت سے مالک کریم عَزَّوَجَلَّ اس کو زیادہ دے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## اپنی تنگ دستی پر زیادہ غور نہ کریں

بعض حُکَماء کا قول ہے: تین چیزوں میں غور نہ کر{۱} اپنی مفلِسی و تنگدستی (اور مصیبت) پر، اس لئے کہ اس میں غور کرتے رہنے سے تیرے غم (اور ٹینشن) میں اِضافہ اور حِرص میں زیادَتی ہوگی{۲} خود پر ظلم کرنے والے کے ظلم پر غور نہ کر کہ اِس سے تیرے دل میں کینہ بڑھے گا اور غصّہ باقی رہے گا{۳} دنیا میں زِیادہ دیر زندہ رہنے کے بارے میں نہ سوچ کہ اس طرح تو مال جَمع کرنے میں اپنی عُمر ضائع کردے گا اور عمل کے مُعامَلے میں ٹالَم ٹَول (ٹالَم۔ٹول) سے کام لے گا۔

مِرے آنسو نہ ہوں برباد دنیا کی محبت میں
رُلائے بس مجھے تیری محبت یارسولَ اللّٰہ (وسائل بخشش ص ۲۵۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## (چھٹا علاج) اخراجات میں میانہ روی اختیار کیجئے

بے تحاشہ اور بے جا اَخراجات سے تو بڑے سے بڑا خزانہ بھی ختم ہوجاتا ہے۔ جب آمدنی اور خرچ میں توازُن نہ رہے تو انسان کو مال کی کمی کا اِحساس ستانے لگتا ہے اور جب وہ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے کوشاں ہوتا ہے تو حِرص اُسے اپنا شکار بنالیتی ہے۔ لہٰذا شروع سے ہی اَخراجات میں میانہ روی اپنا کر حِرصِ مال سے بچا جاسکتا ہے۔ سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جوشخص (اخراجات میں) اِعتدال اختیار کرتا ہے اللّٰہ

تعالیٰ اسے مالدار بناتا ہے اور جو آدمی ضَرورت سے زائد خرچ کرتا ہے **اللّٰہ** تعالیٰ اُسے محتاج کر دیتا ہے اور جو شخص تواضُع (اِنکساری) کرتا ہے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اسے بلندی عطا کرتا ہے۔ (المسند البزار، مسند طلحۃ بن عبید اللّٰہ، الحدیث: ۹۴۶، ج ۳، ص ۱۶۰)

نہ دے جاہ وحَشمت نہ دولت کی کثرت
گدائے مدینہ بنا یا الٰہی (وسائلِ بخشش ص ۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## (ساتواں علاج) اپنے رب پر حقیقی توکل کیجئے

بعض اسلامی بھائی یہ سوچ کر زیادہ سے زیادہ مال جمع کرنے کی فکر میں رہتے ہیں کہ کل کلاں کو کاروبار ڈُوب گیا، نوکری چھوٹ گئی یا بیمار ہو گئے تو کہاں سے کھائیں گے؟ یا میرے مرنے کے بعد بچوں کا کیا بنے گا؟ یاد رکھئے جس رب عَزَّوَجَلَّ نے آج کھلایا ہے کل بھی وہی کھلائے گا۔ لہٰذا اپنے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ پر توکُّل مضبوط کر کے حِرص مال سے بچا جا سکتا ہے کہ بے شک وُہی چیُونٹی کو کَن اور ہاتھی کو مَن عطا فرمانے والا ہے۔ یقیناً یقیناً یقیناً ہر جاندار کی روزی اُسی کے ذِمّۂ کرم پر ہے، چُنانچِہ بارھویں پارے کی ابتداء میں **ارشادِ باری** عَزَّوَجَلَّ ہے:

وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا (پ ۱۲، ھود ۶)

ترجَمۂ کنزُالایمان: اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رِزق اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے ذِمّۂ کرم پر نہ ہو۔

## توکل کسے کہتے ہیں؟

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: تَوَکُّل تَرکِ اَسباب کا نام نہیں بلکہ اِعتماد علی الاسباب کا تَرک ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۴ ص ۳۷۹) یعنی اَسباب ہی کو چھوڑ دینا توکُّل نہیں ہے بلکہ توکُّل تو یہ ہے کہ اَسباب پر بھروسہ نہ کرے، چنانچہ ہماری نظر اَسباب پر نہیں خالقِ اسباب یعنی رب عَزَّوَجَلَّ پر ہونی چاہیے مثلاً مریض دوا کھانا نہ چھوڑے بلکہ دوا کھائے اور نظر خالقِ اسباب کی طرف رکھے کہ میرا رب عَزَّوَجَلَّ چاہے گا تو ہی اِس دوا سے شِفا ملے گی۔ اے کاش ہمیں حقیقی توکُّل نصیب ہو جائے۔ **اٰمین بِجاہِ النَّبیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## توکل کیسا ہونا چاہئے؟

حُضُورِ نبیِّ کریم، رءوفٌ رَّحیم، محبوبِ ربِّ عظیم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ راحت نشان ہے: لَوْ اَنَّکُمْ کُنْتُمْ تَوَکَّلُوْنَ عَلَی اللّٰہِ حَقَّ تَوَکُّلِہٖ لَرُزِقْتُمْ کَمَا یُرْزَقُ الطَّیْرُ تَغْدُوْا خِمَاصًا وَّتَرُوْحُ بِطَانًا یعنی اگر تم **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ پر ایسا توکُّل کرو جیسا کہ اُس پر توکُّل کرنے کا حق ہے تو تم کو ایسے رِزْق دے جیسے پرندوں کو دیتا ہے کہ وہ (پرندے) صبح کو بھوکے جاتے ہیں اور شام کو شکم سیر لوٹتے ہیں۔

(سُنَنُ التِّرمِذی، ج ۴ ص ۱۵۴ حدیث ۲۳۵۱)

# رزق پہنچ کر رہے گا

حضرتِ سیّدُ نا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز نے فرمایا: اَیُّھَا النَّاسُ ! اِتَّقُوااللّٰہَ وَاَجْمِلُوْا فِی الطَّلَبِ فَاِنَّہٗ اِنْ کَانَ لِاَحَدِکُمْ رِزْقٌ فِیْ رَأْسِ جَبَلٍ اَوْحَضِیْضِ اَرْضٍ یَاْتِیْہٖ یعنی لوگو! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو اور حلال ذریعے سے رِزْق تلاش کرو کیونکہ اگر تمہارا رِزْق کسی پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہے یا زمین کی تہہ میں، تمہیں مل کر رہے گا۔ (سیرت ابن جوزی ص ۲۳۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

# دانے دانے پہ لکھا ہے کھانے والے کا نام

حضرت مولانا سیّد ایوب علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک صاحب نے **اعلیٰ حضرت**، مجدِّدِ دین وملت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے دریافت کیا: ''حضور! یہ جو مشہور ہے کہ دانہ دانہ پر مہر ہوتی ہے کیا یہ صحیح ہے؟'' ارشاد فرمایا: ہر دانہ پر ایک ہی مہر نہیں بلکہ اس دانہ کے ہر ریزے پر جن جن کو پہنچتے ہیں ان سب کی مہریں ہوتی ہیں۔ (پھر فرمایا) بنگال میں لوگ چاول زیادہ کھاتے ہیں، ایک مسلمان رئیس کے کھانا کھاتے وقت ایک دانہ چاول کا دماغ پر چڑھ گیا، بہت کوشش کی طبیب ڈاکٹر وغیرہ سب مُعالج حیران ہوئے مگر دانہ دماغ سے نہ اُترنا تھا، نہ اُترا۔ شروع میں تو بڑی تکلیف رہی پھر وہ بے چارے اِس تکلیف کے عادی ہوگئے۔ برسوں گزر گئے۔ پھر وہ ایک سال حَرَمَین طیبین حاضر ہوتے

ہیں، جس وقت مکہ معظّمہ پہنچ کرحرم شریف میں داخل ہوتے ہیں، ایک چھینک آتی ہے اوروہ دانہ جو برسوں سے پَرْوَرْدگار عالَم نے ان کے دماغ میں محفوظ رکھا تھا، نکل کرزمین پر گرتا ہے جسے فوراً حرم شریف کا ایک کبوتر قبول کرلیتا ہے۔(حیات اعلیٰ حضرت، ص ۲۲۱)

نہ ہوں اَشک برباد دنیا کے غم میں
محمد کے غم میں رُلا یاالٰہی (وسائل بخشش ص ۷۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## (آٹھواں علاج) لمبی امیدیں نہ لگایئے

حضرت سیدنا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جُوں جُوں ابنِ آدم کی عمر بڑھتی ہے تو اس کے ساتھ دو چیزیں بھی بڑھتی رہتی ہیں: (1) مال کی محبت اور (2) لمبی عمر کی خواہش۔(صحیح البخاری، کتاب الرقاق، ج ۴، ص ۲۲۴، الحدیث ۶۴۲۱)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** طویل عرصہ جینے کی امید بھی حِرص کا سبب ہے۔ انسان سوچتا ہے کہ میں زیادہ سے زیادہ مال جمع کرلوں تاکہ میرا بڑھاپا آرام سے کٹ جائے حالانکہ زندگی کا تو ایک پل کا بھی بھروسہ نہیں کہ جو سانس لے لیا وہ بھی باہر نکلے گا یا نہیں؟ لہٰذا ''مستقبل'' کی فکر میں اپنا ''حال'' خراب نہیں کرنا چاہیے۔

## تمہیں شرم نہیں آتی

**رسولِ** بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک

موقع پرارشادفرمایا:یَا اَیُّھَا النَّاسُ اَمَا تَسْتَحْیُوْنَ اے لوگو! کیا تمہیں شرم نہیں آتی؟ حاضرین نے عَرض کی : یارسولَ اللّٰہ! کس بات سے؟ فرمایا: جَمع کرتے ہو جو نہ کھاؤ گے اور عمارت بناتے ہو جس میں نہ رہو گے اور وہ آرزُوئیں باندھتے ہو جن تک نہ پہنچو گے اس سے شرماتے نہیں۔ (اَلْمعجمُ الْکبیر لِلطّبَرانی، ج۲۵،ص ۱۷۲،حدیث۴۲۱)

## انسان کا معاملہ بھی عجیب ہے!

ایک دانشور کا کہنا ہے کہ انسان کا معاملہ بھی عجیب ہے اگر اُسے یہ کہا جائے کہ تم دنیا میں ہمیشہ رہو گے تو اسے جمع کرنے کی اس قدر حرص نہ ہوگی جتنی اب ہے حالانکہ نفع حاصل کرنے کی مدت کم ہے اور زندگی چند دنوں کی ہے۔

(احیاءعلوم الدین، کتاب ذم البخل وذم حب المال، ج ۳،ص ۲۹۷)

## اس حرص سے کیا حاصل؟

ایک بزرگ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے ایک دنیا دار شخص کو نصیحت آموز خط لکھا کہ مجھے بتایئے کہ آپ دنیا کے کاموں میں اَن تھک محنت کرتے اور دنیا ہی کے کاموں کا لالچ کرتے ہیں، کیا آپ کو دنیا میں وہ چیز ملی جو آپ چاہتے تھے؟اور کیا آپ کی ساری تمنائیں پوری ہوگئیں؟ اس شخص نے جواب دیا: اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! نہیں! بزرگ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: اب دیکھ لیجئے جس کے آپ اس قدر حریص ہیں وہ آپ کو نہیں مل سکی! تو آخرت جس کی طرف آپ کی توجہ ہی نہیں، اس کی نعمتیں کیسے حاصل کرسکیں گے! میرے خیال میں آپ صرف ٹھنڈے لوہے پر ضرب

لگا رہے ہیں۔ (قوت القلوب، الفصل الثامن والعشرون، ذکر المقام الاول من المراقبۃ، ج۱، ص۱۷۸)

؎ حرصِ دنیا نکال دے دل سے

بس رہوں طالبِ رضا یا ربّ (وسائل بخشش ص۸۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## (نواں علاج) موت اور اس کے بعد والے معاملات میں غور وفکر کیجئے

یقیناً جو موت اور اس کے بعد والے مُعامَلات سے آگاہ ہے وہ دنیا کی رنگینیوں اور اس کی آسائشوں کے دھوکے میں پڑ کر حرصِ مال میں مبتلا نہیں ہوسکتا مگر افسوس ہماری ساری توجہ دنیا بہتر بنانے کے لئے حصولِ مال پر مرکوز ہوتی ہے لیکن ہماری ساری ترجیحات اس وقت دھری کی دھری رہ جاتی ہیں جب ہم تنگ وتاریک قبر میں جاسوتے ہیں۔ اِدھر انسان کی آنکھیں بند ہوئیں اُدھر مال کا ساتھ خَتْم! انسان دُنیا سے پُھوٹی کوڑی تک بھی اپنے ساتھ نہیں لے جاسکتا مگر حساب اُسے سارے مال کا دینا پڑے گا حالانکہ وہ مال اس کے وارِث استعمال کرتے ہیں، کسی بُزرگ کے سامنے ایک شخص کا ذکر ہوا کہ اس نے بہت مال جمع کرلیا ہے تو انہوں نے دریافت فرمایا: کیا اس کو خَرْچ کرنے کے لئے اَیّام بھی جمع کر لئے ہیں؟ (منہاج القاصدین) یقیناً یہ بے وفا دنیا نہ پہلے کسی کی ہوئی نہ اب ہوگی، اِس دنیا کے مال واَسباب کے پیچھے ہم کتنا ہی دوڑیں یہ پیٹ بھرنے والا نہیں ہے، اکثر لوگ اپنا وقت اور صلاحیتیں محض دنیا کمانے میں صَرْف کرتے ہیں حالانکہ دنیا کی حقیقت تو یہ ہے کہ **محنت سے جوڑنا، مَشَقَّت**

سے سنبھالنا اور حَسْرَت سے چھوڑنا۔ مگر ہمارا اندازِ زندگی یہ بتا رہا ہے کہ **مَعَاذَ الله** گویا ہمیں کبھی مرنا ہی نہیں کیونکہ اگر موت ہمارے پیشِ نظر ہوتی تو ہم اپنے اَنجام سے غافل نہ ہوتے۔ حدیث پاک میں ہے: ''لذتوں کو ختم کرنے والی (یعنی موت) کو کثرت سے یاد کرو۔'' (سنن الترمذی، کتاب الزہد، حدیث ۲۳۱۴، ج ۴، ص ۱۳۸) ظاہر ہے جب انسان ہر وقت اس تصور کو اپنے ذہن میں رکھے گا کہ ''مجھے ایک دن اس دنیا سے خالی ہاتھ جانا ہے'' تو اس کی امیدیں بھی کم ہوں گی، حِرص وطمع بھی نہیں ہوگی، الغرض وہ دنیا کی رنگینیوں میں منہمک رہنے کے بجائے **الله** عَزَّوَجَلَّ کی رضا ہی کو پیشِ نظر رکھے گا اور مقصد حیات کو پانے کے لیے کوشاں رہے گا۔ **اِنْ شَآءَ الله** عَزَّوَجَلَّ

؎ مِری زندگی بس تِری بندگی میں

ہی اے کاش گزرے سدا یاالٰہی (وسائل بخشش ص ۷۷)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## لوگ مرنے کے لئے پیدا ہوتے ہیں

حضرت سیِّدُنا ابوذَر غِفَاری رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: لوگ مرنے کے لئے پیدا ہوتے ہیں، ویران کرنے کے لئے مکان تعمیر کرواتے ہیں، فناء ہونے والی چیز کی حِرص رکھتے ہیں اور باقی رہنے والی (یعنی آخرت) کو بھلا دیتے ہیں۔

(الزہد لابن المبارک، باب النہی عن طول الأمل، الحدیث ۲۶۲، ص ۸۸)

## دُنیا سے کیا لے کر جا رہا ہوں؟

حضرتِ سیِّدنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃُ اللہِ العَزیز نے وصال سے قبل اپنے پاس موجود لوگوں سے فرمایا: میری حالت سے عبرت پکڑو کیونکہ ایک دن تمہیں بھی موت کا سامنا کرنا ہے اور جب تم مجھے قَبْر میں اُتار چکو تو دیکھ لینا کہ میں تمہاری دُنیا سے کیا لے کر جا رہا ہوں۔ (سیرت ابن جوزی ص ۳۲۲)

دُنیا کے نظارے ہمیں اِک آنکھ نہ بھائیں
نظروں میں بسیں کاش بیابانِ مدینہ (وسائل بخشش ص ۳۲۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## سونے کی اینٹ

ایک نیک شخص کو کہیں سے سونے کی اینٹ مل گئی جس نے اس کا دماغ آسمان پر پہنچا دیا۔ وہ ساری رات رَقْص کرتا رہا اور اپنی آنکھوں میں طرح طرح کے خواب سجاتا رہا، مثلاً میں سنگِ مَرمَر کا محل بناؤں گا اس میں صندل کی لکڑی کا کام کرواؤں گا۔ دوستوں کے لئے ایک خاص کمرہ بناؤں گا جس کا دروازہ باغ کی طرف کھلے گا۔ کپڑوں کو پیوند لگا لگا کر تنگ آ گیا ہوں اب میں نئے نئے مخملی لباس پہنا کروں گا، میں کُھردرا کمبل چھوڑ دوں گا کہ اس نے میرا جسم چھیل دیا ہے۔ اب تو ریشمی بستر تیار کراؤں گا اور چین کی نیند سویا کروں گا۔ انہی سوچوں میں گم وہ اپنی نماز بھی قضا کر بیٹھا۔ صبح کے وقت متکبرانہ چال چلتے چلتے جنگل کی طرف چل دیا۔ اچانک کیا دیکھتا

ہے کہ ایک قبر کے سرہانے ایک شخص مٹی کی اینٹیں بنا رہا ہے۔ جب اُس نے یہ منظر دیکھا تو آنکھیں کھل گئیں اور اپنے آپ سے کہنے لگا: شرم کر! سونے کی اینٹ میں دل لگا کر سب کچھ بھول گیا ہے کہ ایک دن تیرا اپنا وجود مٹی کے ڈھیر تلے ڈال دیا جائے گا! لالچ کا منہ ایک اینٹ سے تو نہیں بھرتا، حرص کے دریا کے آگے ایک اینٹ سے بند نہیں باندھا جاسکتا! تو مال کی فکر میں اپنی عمر کی پُونجی برباد کر بیٹھا! تمناؤں کی گرد نے تیری آنکھوں کو سی دیا ہے اور ہَوَس کی آگ نے تیری زندگی کی کھیتی برباد کر دی ہے! اب بھی وقت ہے غفلت کا سُرمہ آنکھوں سے نکال دے اور اپنی آخرت کی طرف دیکھ کیونکہ کل تو خود قبر کی مٹی کے نیچے خاک کا سُرمہ بننے والا ہے۔ یہ سوچنے کے بعد اس نے تمام تر غلط منصوبے ختم کر دیئے اور پھر سے نیکیاں کمانے میں مصروف ہو گیا۔

گھپ اندھیری قبر میں جب جائے گا — بے عمل! بے انتہا گھبرائے گا

کام مال و زر وہاں نہ آئے گا — غافِل انساں یاد رکھ پچھتائے گا

جب ترے ساتھی تجھے چھوڑ آئیں گے — قبر میں کیڑے تجھے کھا جائیں گے

(وسائل بخشش ص۶۶۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## (دسواں علاج) قِیامت میں حسابِ مال کی لرزہ خیز کیفیت کو یاد کیجئے

بروزِ قِیامت دیگر چیزوں کے ساتھ ساتھ مال کے بارے میں بھی حساب ہوگا، حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللّٰہِ الوالی

اِحیاءُ العُلُوم کی تیسری جلد میں نَقل کرتے ہیں: قِیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا جس نے **حرام مال کمایا اور حرام جگہ پرخَرچ کیا**، کہا جائے گا: اسے جہنَّم کی طرف لے جاؤ اور ایک دوسرے شخص کو لایا جائے گا جس نے **حلال طریقے سے مال کمایا اور حرام جگہ پرخَرچ کیا**، کہا جائے گا: اسے بھی جہنَّم میں لے جاؤ، پھر ایک تیسرے شخص کو لایا جائے گا جس نے **حرام ذرائع سے مال جَمع کر کے حلال جگہ پرخَرچ کیا**، کہا جائے گا: اسے بھی جہنَّم میں لے جاؤ پھر (چوتھے) ایک اور شخص کو لایا جائے گا جس نے **حلال ذرائع سے کما کر حلال جگہ پرخَرچ کیا**، اُس سے کہا جائے گا: ٹھہر جاؤ! ممکِن ہے تم نے طلبِ مال میں کسی فرض میں کوتاہی کی ہو، وقت پرنَماز نہ پڑھی ہو، اور اس کے رُکوع وسُجُود اور وُضو میں کوئی کوتاہی کی ہو! وہ کہے گا: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے حلال طریقے پر کمایا اور جائز مَقام پرخَرچ کیا، اور تیرے فرائض میں سے کوئی فَرض بھی ضائع نہیں کیا۔ کہا جائے گا: ممکن ہے تو نے اس مال میں تکبُّر سے کام لیا ہو، سُواری یا لباس کے ذَرِیعے دوسروں پر فَخر ظاہر کیا ہو! وہ عَرض کرے گا: اے میرے رب! میں نے تکبُّر بھی نہیں کیا اور فَخر کا اظہار بھی نہیں کیا۔ کہا جائے گا: ممکن ہے تو نے کسی کا حق دبایا ہو جس کی ادائیگی کا میں نے حکم دیا ہے کہ اپنے رشتے داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کو ان کا حق دو! وہ کہے گا: اے میرے رب! میں نے ایسا نہیں کیا، میں نے حلال طریقے پر کمایا اور جائز مقام پرخَرچ کیا اور تیرے کسی فَرض کو ترک نہیں کیا، تکبُّر وغُرُور بھی نہیں کیا اور کسی کا حق بھی ضائع نہیں کیا، تُو نے جسے دینے کا

حکم دیا (میں نے اُسے دیا)۔

**پھر** وہ سب لوگ آئیں گے اور اس سے جھگڑا کریں گے، وہ کہیں گے:

**یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! تُو نے اسے مال عطا کیا اور مال دار بنایا اور اسے حکم دیا کہ وہ ہمیں دے اور ہماری مدد کرے۔ اب اگر اس نے ان کو دیا ہوگا، اور فرائض میں کوتاہی بھی نہیں کی ہوگی، تکبُّر اور فخر بھی نہیں کیا ہوگا پھر بھی کہا جائے گا **رُک جا! میں نے تجھے جو بھی نعمت عنایت کی تھی، خواہ وہ کھانا تھا، پانی تھا یا کوئی سی بھی لذّت، ان سب کا شکر ادا کر، اِسی طرح سُوال پر سُوال ہوتا رہے گا۔**

(اِحیاءُ العُلوم، ج ۳ ص ۳۳۱)

## سُوال اُس سے ہوگا جس نے حلال کمایا ہوگا

**شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالے ''خزانے کے انبار'' کے صفحہ 15 پر لکھتے ہیں: یہ روایت نقل کرنے کے بعد سیِّدُنا امام غزالی علیہِ رَحمۃُ اللہِ الوَالِی نے جو کچھ فرمایا ہے اُس کو اپنے انداز میں عَرْض کرنے کی سعی کرتا ہوں: **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** بتایئے! اِن سُوالات کے جوابات دینے کے لیے کون تیار ہوگا؟ سُوالات اُس آدَمی سے ہوں گے جس نے حلال طریقے پر کمایا ہوگا نیز تمام حُقُوق اور فرائض بھی کَمَا حَقُّہٗ (مکمّل طور پر) ادا کیے ہوں گے۔ جب ایسے شخص سے یہ **حِساب** ہوگا تو ہم جیسے لوگوں کا کیا حال ہوگا جو دُنیوی فتنوں، شُبہوں، نفسانی خواہشوں، آرائشوں اور زینتوں میں ڈوبے ہوئے ہیں! ان سُوالات ہی کے خوف

کے باعث اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے دُنیا اور اس کے مال ومَتاع سے آلُودہ ہونے سے ڈرتے ہیں، وہ فَقَط ضَرورت کے مطابِق مختصر سے مالِ دُنیا پر قَناعت کرتے ہیں اور اپنے مال سے طرح طرح کے اچّھے کام کرتے ہیں۔ **حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہ رَحمۃُ اللہِ الوَالی نیک بندوں کے کثرتِ مال سے بچنے کی کیفیت بیان کرنے کے بعد عام مسلمانوں کو ''نیکی کی دعوت'' دیتے ہوئے فرماتے ہیں: آپ کو اُن نیک لوگوں کے طریقے کو اختیار کرنا چاہئے، اگر اس بات کو آپ اِس لئے تسلیم نہیں کرتے کہ آپ اپنے خیال میں پرہیزگار اور نہایت ہی محتاط ہیں اور صرف حلال مال کماتے ہیں اور کمانے سے مقصود بھی محتاجی اور سُوال سے بچنا اور راہِ خدا میں خَرچ کرنا ہے اور آپ کا ذِہن یہ بنا ہوا ہے کہ میں اپنا حلال مال نہ تو گناہوں میں صَرف کرتا ہوں نہ ہی اِس سے فُضُول خَرچی کرتا ہوں نیز مال کی وجہ سے میرا دل اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پسندیدہ راستے سے بھی نہیں بدلتا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ میرے کسی ظاہِر اور پوشیدہ عمل سے ناراض بھی نہیں ہے، اگرچِہ ایسا ہونا **ناممکِن** ہے۔ بِالفرض ایسا ہو تب بھی آپ کو چاہئے کہ صِرف ضَرورت کے مطابِق مال پر ہی راضی رہیں اور مال داروں سے علیٰحِدگی اختیار کریں، **اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ جب ان مالداروں کو قِیامت میں حساب کیلئے روکا جائے گا تو آپ پہلے ہی قافلے کے ساتھ سرورِ کائنات** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **کے پیچھے پیچھے آگے بڑھ جائیں گے اور آپ کو حساب وکتاب اور سُوالات کے لیے نہیں**

روکا جائے گا کیونکہ حساب کے بعد نَجات ہوگی یا سختی۔ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، نبیِّ مُحتَشَم، شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: فُقَراءِ مُہاجرین، مالدار مُہاجرین سے پانچ سو سال پہلے جنّت میں جائیں گے۔ (ترمِذی، ج۴ص۱۵۷، حدیث ۲۳۵۸) (ماخوذاً اِحیاءُ العُلوم، ج۳ص۳۳۲)

مجھ کو دنیا کی دولت نہ زَر چاہیے
شاہِ کوثر کی میٹھی نظر چاہیے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## سواونٹ صدقہ کردیئے

عَشَرَۂ مُبَشَّرہ کے روشن ستارے حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن عَوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان میں سب سے زیادہ مالدار تھے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سارا ہی مال یقینی طور پر حَلال تھا اور کثرتِ مال غفلت شعاری کے بجائے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے خشیتِ الٰہی کا سبب بن گئی تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حسابِ قیامت کی حِکایت بھی سراپا عبرت ہے، ملاحظہ فرمایئے چُنانچہ ایک بار سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کے پاس تشریف لاکر فرمایا: ''اے اصحابِ محمد! آج رات اللہ تَعَالٰی نے جنّت میں تمہارے مکان اور منزلیں نیز میرے مکان سے کس کا مکان کتنا دُور ہے سب مجھے دکھائے۔'' پھر آپ صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جلیل القدر اصحابِ کرام کی منزلیں فرداً فرداً

بیان کرنے کے بعد حضرتِ عبدالرحمٰن بن عَوف رضی اللہ تعالٰی عنہ سے فرمایا: اے عبدالرحمٰن! (میں نے دیکھا کہ) تم مجھ سے بہُت دُور ہوگئے یہاں تک کہ مجھے تمہاری ہلاکت کا خَدشہ ہونے لگا پھر کچھ دیر بعد تم پسینے میں شَرابور مجھ تک پہنچے تو میرے پوچھنے پر تم نے بتایا: مجھے حساب کے لیے روک لینے کے بعد مجھ سے پوچھ گچھ شُروع ہوگئی کہ مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ راوی کہتے ہیں، حضرتِ عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالٰی عنہ یہ سُن کر رو پڑے اور عرض کی: یا رسولَ الله! یہ سو اُونٹ جو آج ہی رات مِصر سے مالِ تجارت سَمیت آئے ہیں، آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو گواہ بنا کر انہیں مدینۂ پاک کے غریبوں اور یتیموں پر صَدَقہ کرتا ہوں۔ (تاریخ دِمشق ج ۳۵ ص ۲۶۶)

حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن عَوف رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اُمُّ الْمؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی خدمت میں عرض کی: مجھے اندیشہ ہے کہ کثرتِ مال کہیں (آخرت میں) مجھے ہلاکت میں نہ ڈال دے! انہوں نے فرمایا: اپنا مال راہِ خدا میں خرچ کرتے رہا کرو۔ (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ج ۲ ص ۳۸۹)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** یقینی قَطعی حلال مال رکھنے والے اپنا مالِ حلال دونوں ہاتھوں سے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں لٹانے والے کے حسابِ قیامت کی اس لرزہ خیز حکایت پر نظر رکھتے ہوئے مال داروں کو غور کرنا اور قِیامت کے ہوشرُبا اَحوال (یعنی دہشتوں اور گھبراہٹوں) سے ڈرنا چاہیے اور جو لوگ محض دُنیوی حرص کے سبب مال اِکٹھا

کئے جاتے، اس کیلئے در بدر بھٹکتے پھرتے اور مال بڑھانے کے نظام کو بہتر سے بہترین بناتے چلے جاتے ہیں اُنہیں اپنی اس رَوِش پر نظرِ ثانی کر لینی چاہئے اور جو صورت دنیا وآخرت دونوں کیلئے بہتر ہو وہ اختیار کرنی چاہئے۔ (نیکی کی دعوت ص ۳۵۳)

میری ہر خصلتِ بد دُور ہو جانِ عالَم!
نیک بن جاؤں میں سرکار، رسول عَرَبی (وسائل بخشش ص ۳۲۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## (گیارھواں علاج) سخاوت اپنا لیجئے

مال کا تریاق یہ ہے کہ اس سے گزر اوقات کے لئے لینے کے بعد بقیہ اچھے کاموں پر خرچ کر دیا جائے۔ امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: اگر تمہارے پاس دنیا آ جائے تو اس سے خرچ کرو کیونکہ اسے ہمیشگی نہیں اور اگر دنیا تم سے جانے لگے تب بھی اس میں سے خرچ کرو کیونکہ یہ باقی رہنے والی نہیں ہے۔

(احیاء علوم الدین، کتاب ذم البخل وذم حب المال، ج ۳، ص ۳۰۴)

## جنتی درخت

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** سخاوت کی فضیلتوں کے کیا کہنے! سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: سخاوت جنت کے درختوں میں سے ایک درخت ہے جس کی ٹہنیاں دنیا کی طرف جھکی ہوئی ہیں تو جو

شخص ان میں سے ایک ٹہنی پکڑتا ہے وہ اس کو جنت کی طرف لے جاتی ہے۔

(الجامع الصغیر للسیوطی، حرف السین، فصل فی المحلی بأل...الخ، الحدیث: ۴۸۰۳، ص ۲۹۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## ہر حال میں سخاوت کرنی چاہئے

امام غزالی علیہ رحمۃ اللّٰہِ الوالی لکھتے ہیں: جب مال نہ ہو تو بندے کو قناعت اپنا کر حرص کو کم کرنا چاہیے اور جب مال موجود ہو تو اِیثار اور سخاوت اختیار کرے، اچھے کام کرے اور کنجوسی اور بخل سے دُور رہے کیونکہ سخاوت انبیاء کرام علیہم الصلٰوۃ والسلام کے اخلاق سے ہے اور نجات کی اصل بھی یہی ہے۔

(احیاء علوم الدین، کتاب ذم البخل وذم حب المال، ج ۳، ص ۳۰۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## مال کے تین حصے دار

حضرت سیِّدُنا ابوذَر غِفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''مال میں تین حصے دار ہوتے ہیں: (۱) تقدیر، یہ وہ حصے دار ہے جسے بھلائی اور برائی (یعنی مال یا تجھے ہلاک کرنے) میں تیری اجازت کی حاجت نہیں (۲) دوسرا حصے دار تیرا وارث، اسے اس بات کا انتظار ہے کہ تو مرے اور یہ تیرے مال پر قبضہ کرے اور (۳) تیسرا حصے دار تُو خود ہے، یقیناً تم ان دونوں حصے داروں کو عاجز نہیں کر سکتے لہٰذا اپنا مال راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں خرچ کر دو۔'' بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا فرمان عالیشان ہے:

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ؕ (پ ۴،ال عمران: ۹۲) ترجمۂ کنز الایمان: تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو۔

اس آیت کریمہ کی تلاوت کرنے کے بعد حضرت سیِّدُ نا ابوذر غِفاری رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ اپنے اونٹوں کی طرف اشارہ کرکے فرمانے لگے: مجھے میرے مال میں یہ اونٹ سب سے بڑھ کر پسند ہیں اس لئے میں انہیں خیرات کرکے اپنے لئے آخرت میں ذخیرہ کرنا پسند کرتا ہوں۔ (الزہد لہناد بن السری، باب الطعام فی اللہ، الحدیث ۶۵۱، ج ۱، ص ۳۴۸)

**اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## (بارھواں علاج) مال کے حریصوں کے عبرتناک انجام اپنے پیشِ نظر رکھئے

بہت سی باتیں انسان اپنی غلطیوں سے سیکھتا ہے اور بہت سی دوسروں کی غلطیوں سے! مال کی مذموم حِرص میں مبتلا ہو کر ٹھوکر کھا کر سنبھلنے کا انتظار کرنے کے بجائے ان حریصوں سے سبق حاصل کرنا چاہئے جو حِرصِ مال کا انجام بھگت چکے ہیں، ایسی ہی 9 حکایات ملاحظہ کیجئے۔

## (۱) تیسری روٹی کہاں گئی؟

حضرتِ سیِّدُ نا عیسٰی روحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی خدمت میں ایک آدمی نے عرض کی: میں آپ کی صُحبتِ بابَرَکت میں رَہ کر خدمت کرنا اور علمِ

شریعت حاصِل کرنا چاہتا ہوں۔آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اُس کو اجازت دے دی۔ چلتے چلتے جب دونوں ایک نَہر کے کَنارے پہنچے تو آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا:''آؤ کھانا کھالیں۔'' آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے پاس تین روٹیاں تھیں۔جب ایک ایک روٹی دونوں کھا چکے تو حضرتِ سیِّدُ نا عیسٰی روحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نَہر سے پانی نوش فرمانے لگے۔اِسی دوران اُس شخص نے تیسری روٹی چُھپالی۔جب آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام تشریف لائے تو روٹی موجود نہ پاکر اِستِفسار فرمایا:'' **تیسری روٹی کہاں گئی؟**'' اُس نے جھوٹ بولتے ہوئے کہا: مجھے نہیں معلوم۔آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام خاموش ہو رہے۔تھوڑی دیر بعد فرمایا:'' آؤ آگے چلیں۔'' راستہ میں ایک ہرنی ملی جس کے ساتھ دو بچّے تھے،آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے ہرنی کے ایک بچّے کو اپنے پاس بلایا،وہ آگیا،آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اُسے ذَبح کیا،بُھونا اور دونوں نے مل کر کھایا۔گوشت کھا چکنے کے بعد آپ نے ہڈِّیوں کو جمع کیا اور فرمایا: قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہ (اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے زندہ ہوکر کھڑا ہوجا) ہرنی کا بچّہ زندہ ہوکر اپنی ماں کے ساتھ چلا گیا۔آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اُس شخص سے فرمایا: تجھے اُس اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم جس نے مجھے یہ مُعجِزہ دکھانے کی قُدرت عطا کی! سچ بتا،وہ **تیسری روٹی کہاں گئی؟** وہ بولا:'' مجھے نہیں معلوم۔'' فرمایا:'' آؤ آگے چلیں۔'' چلتے چلتے ایک دریا پر پہنچے۔آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اُس شخص کا ہاتھ پکڑا اور پانی کے

اُوپر چلتے ہوئے دریا کے دوسرے کنارے پہنچ گئے۔آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اُس شخص سے فرمایا: تجھے اُس خداعَزَّوَجَلَّ کی قسم! جس نے مجھے یہ مُعجِزہ دکھانے کی قُدرت عطا کی، سچ بتا کہ **وہ تیسری روٹی کہاں گئی**؟ وہ بولا: ''مجھے نہیں معلوم!'' آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: ''آؤ آگے چلیں۔'' چلتے چلتے ایک ریگستان میں پہنچے،آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے رَیت کی ایک ڈھیری بنائی اورفرمایا: ''اے رَیت کی ڈھیری! **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے حُکم سے **سونا** بن جا۔'' وہ فوراً **سونا** بن گئی،آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اُس کے **تین حصّے** کئے پھر فرمایا: ''یہ ایک حصّہ میرا ہے اور ایک حصّہ تیرا اور ایک اُس کا جس نے **وہ تیسری روٹی لی**۔'' یہ سُنتے ہی وہ شخص جھٹ بول اُٹھا: **یارُوحَ اللّٰہ**! وہ تیسری روٹی میں نے ہی لی تھی۔آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: یہ سارا **سونا** تُو ہی لے لے۔ پھر اس کو چھوڑ کر آگے تشریف لے گئے۔

**یہ** شخص سونا چادر میں لپیٹ کر اکیلا ہی روانہ ہوا۔راستے میں اسے دو شخص ملے، اُنہوں نے جب دیکھا کہ اس کے پاس **سونا** ہے تو اس کو قتل کر دینے کے لئے تیّار ہو گئے تا کہ سونا لے لیں۔ وہ شخص جان بچانے کی خاطر بولا: **تم مجھے قتل کیوں** کرتے ہو! ہم اس سونے کے تین حصّے کر لیتے ہیں اور ایک ایک حصّہ بانٹ لیتے ہیں۔ وہ دونوں اس پر راضی ہو گئے ۔ وہ شخص بولا: بہتر یہ ہے کہ ہم میں سے ایک شخص تھوڑا سا سونا لے کر قریب کے شہر میں جائے اور **کھانا** خرید کر لے آئے تا کہ کھاپی

کر سونا تقسیم کرلیں۔ چُنانچہ ان میں سے ایک شخص شہر پہنچا، کھانا خرید کر واپَس ہونے لگا تو اس نے سوچا کہ بہتر یہ ہے کہ کھانے میں زَہر ملا دُوں تا کہ وہ دونوں کھا کر مر جائیں اور سارا سونا میں ہی لے لوں ۔ یہ سوچ کر اس نے زَہر خرید کر کھانے میں ملا دیا۔ اُدھر اُن دونوں نے یہ سازش کی کہ جیسے ہی وہ کھانا لیکر آئے گا ہم دونوں ملکر اُس کو مار ڈالیں گے اور پھر سارا سونا آدھا آدھا بانٹ لیں گے۔ چُنانچِہ جب وہ شخص کھانا لیکر آیا تو دونوں اُس پر پِل پڑے اور اُس کو قتل کر دیا۔ اس کے بعد خوشی خوشی کھانا کھانے کیلئے بیٹھے تو زَہر نے اپنا کام کر دکھایا اور یہ دونوں لالچی بھی تڑپ تڑپ کر ٹھنڈے ہو گئے اور سونا جُوں کا تُوں پڑا رہا۔ پھر حضرتِ سیِّدُ نا عیسیٰ روحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام واپَس لوٹے تو چند آدمی آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے ہمراہ تھے۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے سونے اور تینوں لاشوں کی طرف اشارہ کرکے ہمراہیوں سے فرمایا: دیکھ لو دُنیا کا یہ حال ہے پس تم کو لازم ہے کہ اس سے بچتے رہو۔

(اتحافُ السّادۃِ المُتّقین ، ج ۹ ص ۸۳۵)

نہ مجھ کو آزما دنیا کا مال وزر عطا کر کے
عطا کر اپنا غم اور چشمِ گریاں یا رسول اللّٰہ!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

## (۲) لالچی بیوی کا انجام

حضرتِ سیدنا شَمْعُون رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے ہزار ماہ اِس طرح عِبادت کی کہ

رات کو قِیام اور دِن کو روزہ رکھنے کے ساتھ ساتھ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں کُفّار کے ساتھ جِہاد بھی کرتے۔ وہ اِس قَدَر **طاقتور** تھے کہ لوہے کی وَزنی اور مَضبوط **زنجیروں** کو اپنے ہاتھوں سے توڑ ڈالتے تھے۔ **کُفّارِ نابَنجار** نے جب دیکھا کہ **حضرتِ شَمْعُون** رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ پر کوئی بھی حَربہ کارگر نہیں ہوتا تو باہم مشورہ کرنے کے بعد بَہُت سارے **مال و دولت** کا لالچ دیکر آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی زَوجہ کو اِس بات پر آمادہ کرلیا کہ وہ کسی رات نیند کی حالت میں پائے تو انہیں نِہایَت ہی **مضبوط رَسیّوں** سے خوب اچھّی طرح جَکَڑ کر اِن کے حوالے کر دے۔ چُنانچِہ **بے وَفا بیوی** نے ایسا ہی کیا۔ جب آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ بیدار ہوئے اور اپنے آپ کو **رَسیّوں** سے بندھا ہوا پایا تو فوراً اپنے اَعضاء کو حَرَکت دی۔ دیکھتے ہی دیکھتے رسیّاں ٹوٹ گئیں اور آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ آزاد ہوگئے۔ پھر اپنی بیوی سے اِسْتِفسار کیا: **مجھے** کس نے باندھا تھا؟ **بے وفا بیوی** نے وفاداری کی نَقلی اَداؤں سے جُھوٹ مُوٹ کہہ دیا کہ میں تو آپ کی طاقت کا اندازہ کر رہی تھی کہ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ اِن رسیّوں سے کِس طرح اپنے آپ کو آزاد کرواتے ہیں۔ بات رَفع دَفع ہوگئی۔ ایک بار ناکام ہونے کے باوُجُود **بے وفا بیوی** نے ہِمّت نہیں ہاری اور مُسَلْسَل اِس بات کی تاک میں رہی کہ کب آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ پر نیند طاری ہو اور وہ انہیں باندھ دے۔ **آخر کار** ایکبار پھر موقع مل ہی گیا۔ لِہٰذا جب آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ پر نیند کا غَلَبہ ہُوا تو اُس **ظالمہ** نے نِہایَت ہی چالاکی کے ساتھ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو **لوہے کی زنجیروں** میں اچھّی طرح

جکڑ دیا۔ جُوں ہی آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی آنکھ کُھلی، آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے ایک ہی جھٹکے میں زنجیر کی ایک ایک کڑی الگ کر دی اور بآسانی آزاد ہو گئے۔ بیوی یہ منظر دیکھ کر سٹپٹا گئی مگر پھر مَکّاری سے کام لیتے ہوئے وُہی بات دُہرادی کہ میں تو آپ (رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ) کو آزما رہی تھی۔ دَورانِ گفتگو حضرتِ **شَمْعَون** رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اپنی بیوی کے آگے اپنا راز اِفشاء کر دیا کہ مجھ پر **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کا بڑا کرم ہے اُس نے مجھے اپنی وِلایت کا شَرَف عِنایَت فرمایا ہے، مجھ پر دُنیا کی کوئی چیز اثر نہیں کرسکتی مگر ہاں! ''**میرے سَر کے بال**''۔ چالاک عورت ساری بات سمجھ گئی۔ آخر ایک بار مَوقع پاکر اُس نے آپ (رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ) کو آپ ہی کے اُن **آٹھ گیسوؤں** سے باندھ دیا جن کی درازی زَمین تک تھی۔ (یہ اگلی اُمّت کے بزرگ تھے، ہمارے آقا صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّتِ گیسو زیادہ سے زیادہ شانوں تک ہے) آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے آنکھ کُھلنے پر بڑا زور لگایا مگر آزاد نہ ہو سکے۔ دُنیا کی دولت کے نَشہ میں بَدمست بے وفا عورت نے اپنے نیک اور پارسا شوہر کو دشمنوں کے حوالے کر دیا۔ کُفّارِ بَد اَطوار نے **حضرتِ شَمْعُون** (رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ) **کو ایک سُتُون سے باندھ دیا اور اِنتہائی بے دردی اور سَفّاکی سے اُن کے ناک، کان کاٹ ڈالے اور آنکھیں نِکال لیں**۔ اپنے وَلیِ کامِل کی بے کَسی پر رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی غیرت کو جوش آیا۔ قَہرِ قَہّار و غَضَبِ جَبّار نے ظالم کافِروں کو زَمین کے اندر دھنسا دیا اور دُنیا کے لالچ میں آکر بے وفائی کرنے والی **بدنصیب بیوی پر قَہرِ** خُداوندی کی بجلی گِری اور وہ بھی

خاکِستر ہوگئی۔ (ماخوذ از مُکاشفۃُ القُلوب، ص۳۰۶)

ے گناہ بے عَدَد اور جُرم بھی ہیں لاتعداد
کر عَفْو سہ نہ سکوں گا کوئی سزا یاربّ (وسائلِ بخشش ص ۹۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## (۳)ایک حریص کو چڑیا کی نصیحت

حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے چڑیا کو شکار کیا تو اس نے کہا: تم میرا کیا کرو گے؟ اس آدمی نے کہا: ذَبح کر کے کھاؤں گا۔ چڑیا نے کہا: میرے کھانے سے تمہارا پیٹ نہیں بھرے گا، میں تمہیں تین ایسی باتیں بتاؤں گی جو میرے کھانے سے کہیں بہتر ہیں، **ایک** تو میں تم کو اس قید کی حالت میں ہی بتاؤں گی، **دوسری** درخت پر بیٹھ کر اور تیسری پہاڑ پر بیٹھ کر بتاؤں گی۔ آدمی نے کہا: چلو ٹھیک ہے پہلی بات بتاؤ۔ چڑیا نے کہا: یاد رکھو! **گزری بات پر افسوس نہ کرنا**۔ یہ سنتے ہی آدمی نے اسے چھوڑ دیا، جب وہ درخت پر جا کر بیٹھ گئی تو آدمی نے کہا: دوسری بات بتاؤ۔ چڑیا نے کہا: **ناممکن بات کو ممکن نہ سمجھنا**۔ پھر وہ اڑ کر پہاڑ پر جا بیٹھی اور کہنے لگی: اے بدنصیب! اگر تو مجھے ذَبح کر دیتا تو میرے پوٹے سے بیس بیس مِثقال کے دو موتی نکلتے! یہ سن کر وہ شخص افسوس سے اپنے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہنے لگا: اب تیسری بات بھی بتا دے۔ چڑیا بولی: تم نے تو پہلی دو کو بھلا دیا ہے، اب تیسری بات کس لئے پوچھتے ہو؟ میں نے تم سے کہا تھا کہ گزشتہ بات پر افسوس نہ

کرنا اور ناممکن چیز کو ممکن نہ سمجھنا، میں تو اپنے گوشت، خون اور پَروں سمیت بھی بیس مِثقال کی نہیں ہوں تو میرے پوٹے میں بیس بیس مثقال کے دو موتی کیونکر ہو سکتے ہیں! یہ کہا اور پُھر سے اُڑ گئی۔ (مکاشفۃ القلوب، باب فضل القناعۃ، ص ۱۲۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## (۴) زبان لٹک کر سینے پر آ گئی

بَلْعَمْ بِنْ بَاعُوْرَاء اپنے دور کا بہت بڑا عالم اور عابد وزاہد تھا۔ اس کو اسمِ اعظم کا بھی علم تھا۔ یہ اپنی جگہ بیٹھا ہوا اپنی روحانیت سے عرشِ اعظم کو دیکھ لیا کرتا تھا۔ بہت ہی مستجاب الدعوات تھا کہ اس کی دعائیں بہت زیادہ مقبول ہوا کرتی تھیں۔ اس کے شاگردوں کی تعداد بھی بہت زیادہ تھی۔ مشہور یہ ہے کہ اس کی درسگاہ میں طالب علموں کی صرف دواتیں بارہ ہزار تھیں۔ جب حضرتِ سیِّدُ نا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ''قومِ جبارین'' سے جہاد کرنے کے لئے بنی اسرائیل کے لشکروں کو لے کر روانہ ہوئے تو بلعم بن باعوراء کی قوم اس کے پاس گھبرائی ہوئی آئی اور کہا کہ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) بہت ہی بڑا اور نہایت ہی طاقتور لشکر لے کر حملہ آور ہونے والے ہیں، وہ یہ چاہتے ہیں کہ ہم لوگوں کو ہماری زمینوں سے نکال کر یہ زمین اپنی قوم بنی اسرائیل کو دے دیں۔ اس لئے (مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ) آپ موسیٰ (عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) کے لئے ایسی بددعا کر دیجئے کہ وہ شکست کھا کر واپس چلے جائیں، آپ چونکہ مستجاب الدعوات ہیں اس لئے آپ کی دعا ضرور مقبول ہو جائے گی۔ یہ سن کر بلعم

بن باعوراء کانپ اٹھا اور کہنے لگا: تمہارا ناس ہو، خدا کی پناہ! حضرت موسیٰ (علیہ السلام) اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول ہیں اور ان کے لشکر میں مومنوں اور فرشتوں کی جماعت ہے ان پر بھلا میں کیسے اور کس طرح بددعا کرسکتا ہوں؟ لیکن اس کی قوم نے رورو کر اور گڑ گڑا کر اس طرح اِصرار کیا کہ اس کو کہنا پڑا کہ اِستخارہ کرلینے کے بعد اگر مجھے اجازت مل گئی تو بددعا کردوں گا۔ جب اِستخارے میں بددعا کی اجازت نہیں ملی تو اس نے صاف صاف جواب دے دیا کہ اگر میں بددعا کروں گا تو میری دنیا وآخرت دونوں برباد ہوجائیں گی۔ اب کی بار اس کی قوم نے بہت سے گراں قدر ہدایا اور تحائف اس کے سامنے رکھے اور بددعا کرنے پر بے پناہ اِصرار کیا۔ یہاں تک کہ بلعم بن باعوراء پر **حرص و لالچ** کا بھوت سوار ہوگیا اور وہ مال کے جال میں پھنس کر ان کی خواہش پوری کرنے پر تیار ہوگیا اور اپنی گدھی پر سوار ہوکر بددعا کے لئے چل پڑا۔ راستے میں بار بار اس کی گدھی ٹھہر جاتی اور منہ موڑ کر بھاگ جانا چاہتی تھی مگر یہ اس کو مار مار کر آگے بڑھاتا رہا۔ یہاں تک کہ گدھی کو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے گویائی کی طاقت عطا فرمائی اور اس نے کہا: افسوس! اے بلعم باعوراء تو کہاں اور کدھر جارہا ہے؟ دیکھ! میرے آگے فرشتے ہیں جو میرا راستہ روکتے اور میرا منہ موڑ کر مجھے پیچھے دھکیل رہے ہیں۔ اے بلعم! تیرا برا ہو کیا تُو اللّٰہ کے نبی اور مومنین کی جماعت پر بددعا کرے گا؟ مگر بلعم بن باعوراء کی آنکھوں پر لالچ کی پٹی بندھ چکی تھی لہٰذا وہ گدھی کی تنبیہ سن کر بھی واپس نہیں ہوا اور ''حُسْبَان'' نامی پہاڑ پر چڑھ گیا اور بلندی سے حضرتِ سیّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے

لشکروں کو بغور دیکھا اور بددعا شروع کر دی۔ لیکن خدا عَزَّوَجَلَّ کی شان دیکھئے کہ وہ حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے لئے بددعا کرتا تھا مگر اس کی زبان پر اس کی اپنی قوم کے لئے بددعا جاری ہو جاتی تھی۔ یہ دیکھ کر کئی مرتبہ اس کی قوم نے ٹوکا کہ اے بلعم! تم تو اُلٹی بددعا کر رہے ہو۔ کہنے لگا: میں کیا کروں! میں بولتا کچھ اور ہوں اور میری زبان سے کچھ اور ہی نکلتا ہے! پھر اچانک اس پر غضبِ الٰہی نازل ہوا اور اس کی **زبان لٹک کر اس کے سینے پر آ گئی**۔ اس وقت بلعم بن باعوراء نے اپنی قوم سے رو کر کہا: افسوس میری دنیا و آخرت دونوں تباہ و برباد ہو گئیں، میرا ایمان جاتا رہا اور میں قہرِ قہار و غضبِ جبار میں گرفتار ہو گیا ہوں۔ جاؤ! اب میری کوئی دعا قبول نہیں ہو سکتی۔ (تفسیر الصاوی، ج ۲، ص ۷۲۷، پ ۹، الاعراف: ۱۷۵ ملخصًا)

؎ کس کے در پر میں جاؤں گا مولا
گر تُو ناراض ہوگیا یارب (وسائل بخشش ص ۸۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## (۵) پُراسرار بھکاری

**شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں: **ایک** صاحِب کا بیان ہے: مدینۃُ الاولیاء ملتان شریف میں **حضرتِ سَیِّدُنا غوث بہاؤ الحقِّ وَالدِّین زکریا مُلتانی** قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کے **مزار**ِ پُراَنوار پر سلام عرض کرنے کے لئے میں حاضر ہوا، فاتحہ کے بعد جب لوٹنے لگا تو ایک شخص پر میری نظر پڑی جو مشغولِ دُعا

تھا۔ میں ٹِھٹھک کر وَہیں کھڑا رہ گیا۔ دراز قد، مگر بدن نہایت ہی کمزور اور چہرے پر اُداسی چھائی ہوئی تھی۔ چونک کر کھڑے ہونے کی وجہ یہ تھی کہ **اس کے گلے میں پانی کا ایک ڈَول لٹکا ہوا تھا جس میں اس نے اپنے دائیں ہاتھ کی انگلیاں ڈَبو رکھی تھیں**، اُس کے چہرے کو بغور دیکھا تو کچھ آشنائی کی بُو آئی۔ میں اس کے فارِغ ہونے کا انتِظار کرنے لگا، جب اُس نے دعا ختم کی تو میں نے اُس کو سلام کیا، اُس نے سلام کا جواب دے کر میری طرف بغور دیکھا اور مجھے پہچان لیا۔ لمحہ بھر کے لئے اُس کے سُوکھے ہونٹوں پر پھیکی سی مُسکُراہٹ آئی اور فوراً ختم ہوگئی پھر حسبِ سابِق وہ اُداس ہوگیا۔ میں نے اُس سے گلے میں پانی کا ڈَول لٹکانے اور اُس میں دائیں ہاتھ کی اُنگلیاں ڈَبوئے رکھنے کا سبب دریافت کیا۔ اِس پر اُس نے ایک آہِ سَرد، دلِ پُر دَرد سے کھینچنے کے بعد کہنا شُروع کیا:

**میری** ایک چھوٹی سی پرچُون کی دُوکان ہے۔ ایک بار میرے پاس آکر ایک **بھکاری** نے دستِ سُوال دراز کیا، میں نے ایک سِکّہ نکال کر اُس کی ہتھیلی پر رکھ دیا، وہ دُعائیں دیتا ہوا چلا گیا۔ پھر دُوسرے دن بھی آیا اور اِسی طرح سِکّہ لے کر چلتا بنا۔ اب وہ روز روز آنے لگا اور میں بھی کچھ نہ کچھ اُس کو دینے لگا۔ کبھی کبھی وہ میری دُکان پر تھوڑی دیر بیٹھ بھی جاتا اور اپنے دُکھ بھرے اَفسانے مجھے سُناتا۔ اُس کی داستانِ غم نِشان سُن کر مجھے اُس پر بڑا ترس آتا، یُوں مجھے اُس سے کافی ہمدردی ہوگئی اور ہمارے درمیان ٹھیک ٹھاک یارانہ قائم ہوگیا۔ دِن گُزرتے رہے۔ ایک بار خِلافِ

معمول وہ کئی روز تک نظر نہ آیا مجھے اُس کی فِکر لاحق ہوئی کہ ہو نہ ہو وہ بے چارہ بیمار ہوگیا ہے ورنہ اتنے ناغے تو اُس نے آج تک نہیں کئے میں نے اُس کا مکان تو دیکھا نہیں تھا البتّہ اتنا ضَرور معلوم تھا کہ وہ شہر کے باہَر ویرانے میں ایک جَھونپڑی میں تنہا رَہتا ہے۔ خیر میں تلاش کرتا ہوا بِالآخر اُس کی جَھونپڑی تک پہنچ ہی گیا۔ جب اندر داخِل ہوا تو دیکھا کہ ہر طرف پُرانے چیتھڑے بکھرے پڑے ہیں، ایک طرف چند ٹُوٹے پُھوٹے برتن رکھے ہیں، اَلغَرَض دَر و دِیوار غُربت واِفلاس کے افسانے سُنا رہے تھے۔ ایک طرف وہ ایک ٹُوٹی ہوئی چار پائی پر لیٹا کَراہ رہا تھا، وہ سخت بیمار تھا اور ایسا لگتا تھا کہ اب **جانْبَر** (جاں۔بَر) نہ ہوسکے گا۔ میں سلام کرکے اُس کی چار پائی کے پاس کھڑا ہوگیا۔ اُس نے آنکھیں کھولیں اور میری طرف دیکھ کر اُس کی آنکھوں میں ہلکی سی چمک آئی، اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ کیا، میں بیٹھ گیا۔ بَمُشکِل تمام اُس نے لَب کھولے اور مَدہم آواز میں بولا: **بھائی!** مجھے مُعاف کردو کہ میں نے تم سے بَہُت **دھوکہ** کیا ہے۔ میں نے حیرت سے کہا: وہ کیا؟ کہنے لگا: میں نے تم کو اپنے دُکھ دَرد کے جتنے بھی اَفسانے سُنائے وہ سب کے سب مَن گھڑت تھے اور اِسی طرح **گھڑھی ہوئی داستانیں** سُنا سُنا کر میں لوگوں سے بھیک مانگتا رہا ہوں۔ اَب چُونکہ بچنے کی بَظاہِر کوئی اُمّید نظر نہیں آتی اِس لیے تمہارے سامنے حقائق کا اِنکشاف کئے دیتا ہوں:

''**میں** مُتَوَسِّطُ الْحَال گھرانے میں پَیدا ہوا، شادی بھی کی، بچّے بھی ہوئے۔ میں کام چَور ہوگیا اور مُجھے **بھیک مانگنے** کی لَت پڑ گئی۔ میری بیوی کو میرے اِس پَیشے

سے سخت نفرت تھی۔ اس سلسلے میں اکثر ہماری لڑائی ٹھنی رہتی۔ رَفتہ رَفتہ بچّے جوان ہوئے میں نے اُن کو اعلیٰ دَرَجے کی تعلیم دِلوائی تھی۔ اُن کو بڑی بڑی مُلازَمتیں مِل گئیں۔ اب وہ بھی مُجھ پر خفا ہونے لگے۔ اُن کا پَیہَم اِصرار تھا کہ میں **بھیک مانگنا** چھوڑ دُوں لیکن میں عادت سے مجبور تھا، مجھے دولت سے بے حد پیار تھا اور بغیر محنت کے آتی ہوئی دولت کو میں چھوڑ نا نہیں چاہتا تھا۔ آخِر کار ہمارا اِختِلاف بڑھتا گیا اور میں نے بیوی بچّوں کو خیر باد کہہ کر اِس ویرانے میں جَھونپڑی باندھ لی۔''

**اتنا** کہنے کے بعد اُس نے چیتھڑوں کے ایک ڈَھیر کی طرف جو جھونپڑی کے ایک کونے میں تھا اِشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہاں سے چیتھڑے ہٹاؤ اس کے نیچے تمہیں چار بوریاں نظر آئیں گی اُن میں سے ایک بوری کا مُنہ کھول دو۔ چُنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔ **میں نے جُونہی بوری کا مُنہ کھولا تو میری آنکھیں پھٹی کی پھٹی رَہ گئیں اِس پُوری بوری میں نوٹوں کی گڈّیاں تِہ دَرتِہ رکھی ہوئی تھیں** اور یہ ایک اچھّی خاصی رقم تھی۔ اب وہ **بھکاری** مجھے بڑا **پُر اَسرار** لگ رہا تھا۔ کہنے لگا: یہ چاروں بوریاں اِسی طرح نوٹوں سے بھری ہوئی ہیں۔ میرے بھائی! دیکھو میں نے تم پر اِعتِماد کر کے اپنا سارا راز فاش کر دیا ہے اب تم کو میری **وصیَّت** پر عمل کرنا ہوگا، کرو گے نا! میں نے حامی بھر لی تو کہا: دیکھو! میں نے اس دولت سے بڑا پیار کیا ہے، اِسی کی خاطِر اپنا بھرا گھر اُجاڑا، نہ کبھی اچھّا کھایا، نہ عمدہ لباس پہنا، بس اس کو دیکھ دیکھ کر خوش ہوتا رہا۔۔۔۔ پھر تھوڑا رُک کر کہا، ذرا نوٹوں کی

چند گڈِّیاں تو اُٹھا کر لاؤ کہ انہیں تھوڑا پیار کرلوں!! میں نے بوری میں سے چند گڈِّیاں نکال کر اس کی طرف بڑھا دیں، اُس کی آنکھوں میں ایک دَم چمک آ گئی اور اس نے اپنے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے انہیں لے لیا اور اپنے سینے پر رکھ دیا اور باری باری چومنے لگا، ہر ایک گڈِّی کو چومتا اور آنکھوں سے لگا تا جاتا اور کہتا جاتا کہ میری **وصیّت خاص وصیّت** ہے اور اس کو تمہیں پُورا کرنا ہی پڑے گا اور وہ یہ ہے کہ میری زِندَگی بھر کی پُونجی یعنی چاروں نوٹوں کی بوریوں کو تمہیں کسی طرح بھی میرے ساتھ دَفن کرنا ہوگا۔ میں نے وعدہ کرلیا۔ **وہ نہایت حسرت کے ساتھ نوٹوں کو چوم رہا تھا کہ اچانک اس کے حَلق سے ایک خوفناک چیخ نکل کر فضا کی پہنائیوں میں گُم ہوگئی، میں خوف کے مارے تھَر تھَر کانپنے لگا، اُس کا نوٹوں والا ہاتھ چارپائی کے نیچے کی طرف لٹک گیا، نوٹ ہاتھ سے گِر پڑے۔ اور سَر دُوسری طرف ڈھلک گیا اور اُس کی رُوح قَفَسِ عُنصُری سے پرواز کرگئی۔**

**میں** نے جلد ہی اپنے آپ پر قابو پالیا اور اس کے سینے وغیرہ سے اور نیچے سے بھی نوٹ اکٹھے کر کے اس بوری میں واپس ڈال دیئے۔ بوری کا مُنہ اچھّی طرح بند کر کے چاروں بوریاں حسبِ سابِق چیتھڑوں میں چُھپا دِیں۔ پھر چند آدمیوں کو ساتھ لے کر اس کی تکفین کی اور کسی بھی حِیلے سے بڑی سی قَبْر کُھدوا کر حسبِ **وصیَّت** وہ چاروں بوریاں اُس کے ساتھ ہی دَفْن کر دیں۔

**کچھ** عَرصے بعد مجھے کاروبار میں خَسارہ شروع ہوگیا اور نوبت یہاں تک

آ گئی کہ میں اچھّا خاصا مَقروض ہوگیا۔ قرض خواہوں کے تقاضوں نے میرے ناک میں دم کردیا، ادائے قرض کی کوئی سبیل نظر نہیں آتی تھی۔ ایک دن اچانک مجھے اپناوُہی پُرانا یار **پُراَسرار بھکاری** یاد آ گیا اور مجھے اپنی نادانی پر رَہ رَہ کر افسوس ہونے لگا کہ میں نے اُس کی **وصیّت** پر عمل کر کے اتنی ساری رقم اس کے ساتھ کیوں دَفن کردی۔ یقیناً مرنے کے بعد اُسے قَبْر میں اس کے مال نے کوئی نَفع نہ دینا تھا، اگر میں اُس مال کو رکھ لیتا تو آج ضَرور مالدار ہوتا۔ مزید شیطان نے مجھے مشورے دینے شروع کیے کہ اب بھی کیا گیا ہے۔ وہاں قَبْر میں اب بھی وہ دولت سلامت ہوگی۔ میں نے کسی پر ابھی تک یہ راز ظاہِر کیا ہی نہیں ہے، حِیلہ کر کے میں نے تو بوریاں دَفن کی ہیں، وہ اب بھی قَبْر میں موجود ہوں گی۔ شیطان کے اِس مشورے نے مجھ میں کچھ ڈھارس پیدا کی اور میں نے عزم کرلیا کہ خواہ کچھ بھی ہو جائے میں وہ نوٹوں کی بوریاں ضَرور حاصِل کر کے رہوں گا۔

**ایک** رات کُدال وغیرہ لے کر میں قَبرِستان پہنچ ہی گیا۔ میں اب اُس کی قَبْر کے پاس کھڑا تھا، **ہرطرف ہولناک سنّاٹا اور خوفناک خاموشی چھائی ہوئی تھی، میرا دل کسی نامعلوم خوف کے سبب زور زور سے دَھڑک رہا تھا اور میں پسینے میں شرابُور ہورہا تھا۔ آخِرِ کار ساری ہمّت جَمع کر کے میں نے اُس کی قَبْر پر کُدال چلا ہی دی۔** دو[۲] تین[۳] کُدال چلانے کے بعد میرا خوف تقریباً جاتا رہا، تھوڑی دیر کی محنت کے بعد میں اُس میں ایک مُناسِب سا شِگاف کرنے میں کامیاب ہوگیا۔ اب

بس ہاتھ اندر بڑھانے ہی کی دیر تھی لیکن پھر میری ہمّت جواب دینے لگی، خوف و دَہشت کے سبب میرا سارا وُجود تَھر تَھر کانپنے لگا، طرح طرح کے ڈراؤنے خیالات نے مجھ پر غَلَبہ پانا شُروع کیا، ضمیر بھی چِلاّ چِلاّ کر کہہ رہا تھا کہ لَوٹ چلو اور مالِ حرام سے اپنی عاقِبت کو برباد مَت کرو لیکن بِالآخر حِرص وطمع غالِب آئی اور مالدار ہوجانے کے سُنہرے خواب نے ایک بار پھر ڈھارس بندھائی کہ اب تھوڑی سی ہمّت کرلو منزلِ مُراد ہاتھ میں ہے۔ **آہ! دولت کے نشے نے مجھے انجام سے بالکل غافِل کردیا اور میں نے اپنا سیدھا ہاتھ قَبْر کے شِگاف میں داخل کردیا! ابھی بوری ٹٹَول ہی رہا تھا کہ میرے ہاتھ میں اَنگارا آ گیا۔ دَرْد وکَرْب سے میرے مُنہ سے ایک زوردار چیخ نکل گئی اور قبرِستان کے بھیانک سنّاٹے میں گم ہوگئی، میں نے ایک دَم اپنا ہاتھ قَبْر سے باہَر نکالا اور سر پر پاؤں رکھ کر بھاگ کھڑا ہوا۔** میرا ہاتھ بُری طرح جُھلَس چکا تھا اور مجھے سخت جَلَن ہورہی تھی، میں نے خوب رو رو کر بارگاہِ خُداوندی عزوجل میں توبہ کی لیکن میرے ہاتھ کی جلن نہ گئی۔ اب تک بے شُمار ڈاکٹروں اور حکیموں سے علاج بھی کرا چکا ہوں مگر ہاتھ کی جلن نہیں جاتی۔ ہاں اُنگلیاں پانی میں ڈَبونے سے کچھ آرام ملتا ہے۔ اسی لیے ہر وَقت اپنا دایاں ہاتھ پانی میں رکھتا ہوں۔

**اُس** شخص کی یہ رِقّت انگیز داستان سُن کر میرا دل ایک دم دُنیا سے اُچاٹ ہوگیا۔ دنیا کی دولت سے مجھے نفرت ہوگئی اور بے ساختہ قرآن عظیم کی یہ آیات مجھے یاد آ گئیں:

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
اَلۡهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ﴿۱﴾ حَتّٰی زُرۡتُمُ الۡمَقَابِرَ ؕ﴿۲﴾ (پ۳۰، التکاثر ۱، ۲)

ترجَمۂ کنزالایمان: **اللہ** کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔ تمہیں غافِل رکھا مال کی زیادہ طلبی نے یہاں تک کہ تم نے قبروں کا منہ دیکھا۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے؟ مال کی مَحبت نے کس قدر تباہی مچائی۔ بھکاری اپنے مالِ حرام کو چُومتے چُومتے مرا اور اُس کا دوست اس مالِ حرام کو حاصل کرنے گیا تو اِس مصیبت میں پڑا۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس پُر اسرار بھکاری اور اُس کے دوست کے گناہوں کو معاف فرمائے اور ان دونوں کی بے حساب مغفِرت کرے اور یہ دعائیں ہم گنہگاروں کے حق میں بھی قبول فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الۡاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سُو نمونے　　مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بو نے
کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تو نے　　جو آباد تھے وہ محل اب ہیں سُونے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

(پُراسرار بھکاری، ص۱)

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

# (٦) شیخ چلّی کی حکایت

شیخ چلّی کو طرح طرح کے خواب دیکھنے کی بہت عادت تھی، ایک دن وہ اپنے گہرے خوابوں میں کھویا ہوا تھا کہ اسے ایک آواز سنائی دی: بھائی! یہ انڈوں کا ٹوکرا میرے گھر تک چھوڑ آؤ تو تمہیں ایک انڈہ دوں گا۔ شیخ چلی نے فوراً حامی بھر لی۔ انڈوں کا ٹوکرا سر پر رکھا اور اس شخص کے پیچھے پیچھے اس کے گھر کی طرف چل پڑا۔ راستے میں اس نے جاگتی آنکھوں سے لالچ بھرا خواب دیکھنا شروع کر دیا اور سوچنے لگا کہ جب یہ آدمی مجھے ایک انڈہ دے گا تو میں اسے پڑوسیوں کی مرغی کے نیچے رکھوں گا تو اس سے ایک عدد چوزہ نکل آئے گا۔ میں اسے دانہ دُنکا ڈال کر بڑا کروں گا تو وہ بڑی مرغی بن جائے گی۔ پھر وہ روزانہ ایک انڈہ دیا کرے گی پھر میں ان سے بچے نکلواؤں گا۔ جب وہ بچے بڑے ہو کر مرغیاں بنیں گے تو پھر وہ روزانہ ڈھیر سارے انڈے دیں گے، یوں پھر ان سے بچے نکلیں گے اور آگے مزید انڈے اور مرغیاں بنتی جائیں گی۔ اسی طرح کرتے کرتے جب میں ایک بہت بڑے مرغی خانے کا مالک بن جاؤں گا تو آدھی مرغیاں بیچ کر ایک بکری لے لوں گا۔ پھر وہ بکری بھی اسی طرح بچے دیتی رہے گی اور پھر اس کے بچے آگے بچے دیتے رہیں گے، اس طرح میں ایک بہت بڑے ریوڑ کا مالک بن جاؤں گا۔ پھر اس آدھے ریوڑ کو بیچ کر میں کافی ساری گائیں لے لوں گا، اسی طرح جب گائیں اور بیلوں کا ایک بہت بڑا ریوڑ ہو جائے گا تو اس میں سے آدھے کو بیچ کر میں بھینسیں لے لوں گا۔ ان کا دودھ

اور بچے بیچتے بیچتے میں ایک بہت بڑا رئیس بن جاؤں گا، میرے بہت سارے نوکر چاکر ہوں گے۔ پھر میں شادی کروں گا تو میرے بہت سارے بچے ہوں گے جب وہ مجھ سے پیسے مانگیں گے: ابو ابو! ہمیں پیسے دو تو میں انھیں تھپڑ مارنے کا ڈراوا دیتے ہوئے کہوں گا: بھاگو یہاں سے۔ جونہی شیخ چلی نے ڈروا دینے کا عملی انداز اپنانے کے لئے ہاتھ گھمائے انڈوں کا ٹوکرا زمین پر جا پڑا اور ان سے زردی نکل کر زمین کو رنگنے لگی۔ انڈوں کے مالک نے یہ دیکھ کر شور مچا دیا اور شیخ چلی کو مارنے کے لئے لپکا کہ تم نے میرے اتنے سارے انڈے توڑ دیئے! شیخ چلی نے جلے ہوئے دل سے کہا: تمہارے تو صرف انڈے ٹوٹے ہیں جبکہ **میرا تو بنا بنایا گھر تباہ و برباد ہو گیا ہے۔**

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّى اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## (۷) قارون کا انجام

قارون حضرتِ سیّدُ نا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے چچا ''یَصْہَر'' کا بیٹا تھا۔ بہت ہی شکیل اور خوبصورت آدمی تھا۔ اسی لئے لوگ اُس کے حسن و جمال سے متاثر ہو کر اُس کو ''مُنَوَّر'' کہا کرتے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ اُس میں یہ کمال بھی تھا کہ وہ بنی اسرائیل میں ''توراۃ'' کا بہت بڑا عالم، اور بہت ہی ملنسار و با اخلاق انسان تھا اور لوگ اُس کا بہت ہی ادب و احترام کرتے تھے لیکن بے شمار دولت اُس کے ہاتھ میں آتے ہی اُس کے حالات میں ایک دَم تَغَیُّر پیدا ہو گیا اور سامری کی طرح مُنافِق ہو کر حضرتِ سیّدُ نا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا بہت بڑا دشمن ہو گیا اور

بہت زیادہ متکبر اور مغرور ہو گیا۔ جب زکوٰۃ کا حکم نازل ہوا تو اُس نے آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے روبرو یہ عہد کیا کہ وہ اپنے تمام مالوں میں سے ہزارہواں حصہ زکوٰۃ نکالے گا مگر جب اُس نے مالوں کا حساب لگایا تو ایک بہت بڑی رقم زکوٰۃ کی نکلی۔ یہ دیکھ کر اس پر ایک دم حِرص وبُخل کا بھوت سوار ہو گیا اور نہ صرف زکوٰۃ کا مُنکِر ہو گیا بلکہ عام طور پر بنی اسرائیل کو بہکانے لگا کہ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) اس بہانے تمہارے مالوں کو لے لینا چاہتے ہیں۔ یہاں تک کہ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) سے لوگوں کو بَرگشتہ (یعنی خلاف) کرنے کے لئے اُس خبیث نے یہ گندی اور گھناؤنی چال چلی کہ ایک بے شرم عورت کو بہت زیادہ مال و دولت دے کر آمادہ کر لیا کہ وہ آپ پر بدکاری کا الزام لگائے۔ چنانچہ عین اُس وقت جب کہ حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام وعظ فرما رہے تھے۔ قارون نے آپ کو ٹوکا کہ آپ نے فلانی عورت سے بدکاری کی ہے۔ آپ عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا کہ اُس عورت کو میرے سامنے لاؤ۔ چنانچہ وہ عورت بلائی گئی تو حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: اے عورت! اُس **اللہ** کی قسم! جس نے بنی اسرائیل کے لئے دریا کو پھاڑ دیا اور عافیت و سلامتی کے ساتھ دریا کے پار کرا کر فرعون سے نجات دی، سچ سچ کہہ دے کہ **اصل بات کیا ہے؟** وہ عورت سہم کر کانپنے لگی اور اس نے مجمع عام میں صاف صاف کہہ دیا: اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نبی! مجھ کو قارون نے کثیر دولت دے کر آپ پر **بہتان** لگانے کے لئے آمادہ کیا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنا

وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام آبدیدہ ہوکر سجدہ شکر میں گر گئے اور بحالتِ سجدہ آپ نے یہ دعا مانگی کہ **یااللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! قارون پر اپنا **قہر وغضب** نازل فرمادے۔ پھر آپ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے لوگوں سے فرمایا کہ جو قارون کا ساتھی ہو وہ قارون کے ساتھ ٹھہرا رہے اور جو میرا ساتھی ہو وہ قارون سے جدا ہو جائے۔ چنانچہ دو خبیثوں کے سوا تمام بنی اسرائیل قارون سے الگ ہو گئے۔

پھر حضرتِ سیِّدُ نا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے زمین کو حکم دیا کہ اے زمین! تو اس کو پکڑ لے تو قارون ایک دم گھٹنوں تک زمین میں دھنس گیا پھر آپ نے دوبارہ زمین سے یہی فرمایا تو وہ کمر تک زمین میں دھنس گیا۔ یہ دیکھ کر قارون رونے اور بلبلانے لگا اور قرابت ورشتہ داری کا واسطہ دینے لگا مگر آپ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اس پر توجُّہ نہیں فرمائی یہاں تک کہ وہ بالکل زمین میں دھنس گیا۔ دو منحوس آدمی جو قارون کے ساتھی ہوئے تھے، لوگوں سے کہنے لگے کہ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) نے قارون کو اِس لئے دھنسا دیا ہے تاکہ قارون کے مکان اور اُس کے خزانوں پر خود قبضہ کرلیں۔ یہ سن کر آپ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سے دعا مانگی کہ قارون کا مکان اور خزانہ بھی زمین میں دھنس جائے۔ چنانچہ قارون کا مکان جو سونے کا تھا اور اس کا سارا خزانہ، سبھی زمین میں دھنس گیا۔

(تفسیر صاوی، ج ۴، ص ۱۵۴۶۔ ۱۵۴۷، پ ۲۰، القصص: ۸۱ ملخصًا)

گناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی
بُری عادتیں بھی چُھڑا یا الٰہی (وسائل بخشش ص ۷۹)

## (۸)دولت کے لالچ میں دوستی کرنے والا نادان

ایک غریب آدمی کے تین بیٹے تھے، جو کچھ اس کو دال روٹی میسر ہوتی ان کو کھلاتا تھا۔ اِن میں سے ایک بیٹا باپ کی غریبی اور دال روٹی سے ناخوش رہتا تھا، چنانچِہ اس نے ایک دولتمند نوجوان سے دوستی کرلی اوراچھا کھانا ملنے کے لالچ میں اس کے گھر آنے جانے لگا۔ایک دن ان کے درمیان کسی بات پراَن بن ہوگئی۔ دولت مند نے اپنی امیری کے گھمنڈ میں اسے خُوب مارا پیٹا اور دانت توڑ ڈالے۔تب وہ غریب اپنے دل ہی دل میں توبہ کرتے ہوئے کہنے لگا کہ میرے باپ کی پیار سے دی ہوئی دال روٹی اس ماردھاڑ اور ذلت کے تَرنوالے سے بہتر ہے، اگر میں اچھے کھانے پینے کی حِرص نہ کرتا تو آج اتنی مار نہیں کھاتا اور میرے دانت نہیں ٹوٹتے۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اس طرح کے بہت سے غریب نوجوان ہمارے معاشرے میں پائے جاتے ہیں جو دولت سے ملنے والے عارضی فائدوں کے لئے امیرزادوں سے دوستیاں لگاتے ہیں اور حِرص ولالچ کے ہاتھوں ذلت اٹھاتے ہیں بلکہ بعض اوقات تو نشے جیسی مہلک عادت اور جرائم میں بھی ملوث ہوکر اپنے غریب والدین کے لئے مزید دُشواریوں کا باعث بنتے ہیں۔ دوستی نیک اسلامی بھائیوں سے ہونی چاہئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے ہونی چاہئے۔ پیارے آقا مکی مدنی سلطان، رحمت عالمیان صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلّم نے اِرشاد فرمایا: اچھے اور برے مصاحِب کی مِثال، مشک اٹھانے والے اور بھٹی جھونکنے والے کی طرح ہے، کستوری اٹھانے والا تمہیں

تحفہ دے گا یا تم اس سے خریدو گے یا تمہیں اس سے عمدہ خوشبو آئے گی ، جبکہ بھٹی جھونکنے والا یا تمہارے کپڑے جلائے گا یا تمہیں اس سے ناگوار بو آئے گی۔

(مسلم ،ص ۱۴۱۴ ،رقم الحدیث ۲۶۲۸)

ہمیں چاہیے کہ دینی مَشغلوں اور دُنیا کے ضَروری کاموں سے فَراغت کے بعد خَلْوَت یعنی تنہائی اِختیار کریں یا صِرْف ایسے سنجیدہ اور سنّتوں کے پابند اسلامی بھائیوں کی صُحبت حاصِل کریں جن کی باتیں خوفِ خدا و عِشقِ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم میں اضافے کا باعِث بنیں اور وہ وقتاً فوقتاً ظاہری برائیوں اور باطِنی بیماریوں کی نشاندہی کرتے اور ان کا علاج تجویز فرماتے ہوں۔اچّھی صحبت کے مُتَعَلِّق **دو فرامینِ مصطَفٰے** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم مُلاحَظہ ہوں: **(1)** اچّھا رفیق وہ ہے کہ جب تو خدا عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرے تو وہ تیری مدد کرے اور جب تو بُھولے تو وہ یاد دلائے۔ (موسوعۃ الامام لِابْنِ اَبِی الدُّنیا، ج ۸ ،ص ۱۶۱ رقم ۴۲) **(2)** اچّھا رفیق وہ ہے کہ اُس کے دیکھنے سے تمہیں خدا عَزَّوَجَلَّ یاد آئے اور اُس کی گفتگو سے تمہارے عمل میں زیادَتی ہو اور اس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ۷ ص ۵۷ حدیث ۹۴۴۶)

(ماخوذ از غیبت کی تباہ کاریاں ص ۲۵۷)

بنا دے مجھے نیک نیکوں کا صدْقہ

گناہوں سے ہر دم بچا یا الٰہی (وسائلِ بخشش ص ۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## (۹) مال کی حرص نے تباہ کردیا

حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ ثَعْلَبَہ نامی شخص، جناب رحمتِ عالمیان، مکّی مَدَنی سلطان، سرورِ ذیشان صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہا: یارسول اللہ! صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم آپ اللہ عزوجل سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے مال عطا کرے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: اے ثعلبہ! قلیل مال جس کا تو شکر ادا کرے اس کثیر مال سے بہتر ہے جس کا تو شکر ادا نہ کرے۔ کہنے لگا: یارسول اللہ! صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم نہیں بس آپ اللہ عزوجل سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے مال عطا کرے، اللہ کی قسم! اگر اس نے مجھے مال دے دیا تو میں ضرور صدقہ کروں گا، اور میں یہ کروں گا وہ کروں گا، سرکار صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم نے دعا فرمائی: یا اللہ! عزوجل ثعلبہ کو مال عطا کر۔ (راوی کہتے ہیں کہ) اللہ عزوجل نے اس کو بکریاں عطا کردیں وہ سرکار صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کے پاس حاضری دیتا تھا جب بکریاں زیادہ ہوگئیں تو وہ مدینہ سے چلا گیا پھر وہ صرف مغرب اور عشاء میں حضورِ اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کے پاس آتا تھا، جب بکریاں اور بڑھ گئیں تو پھر وہ صرف جمعہ میں حضورِ اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کے پاس آتا تھا، جب بکریاں مزید بڑھ گئیں تو اس نے جمعہ کے دن آنا بھی چھوڑ دیا، پھر نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم نے کچھ لوگ بھیجے کہ اس سے صدقہ یعنی زکوٰۃ وصول کر آئیں وہ جب پہنچے تو اس نے ان سے ٹال مٹول کی اور کہا کہ پہلے اور

لوگوں سے لے آئیں جب واپس جانے لگیں تو میری طرف آئیں۔وہ لوگ جب فارغ ہوکر پہنچےتو اس نے کہا: اللّٰہ کی قسم! یہ مال دینا تو جزیہ (ٹیکس) ہی ہے۔وہ یہ سن کراس سے مالِ زکوۃ وصول کئے بغیر ہی لوٹ گئے،انہوں نے حضور صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کو جو کچھ اس نے کہا تھا بتایا۔اللّٰہ عزوجل نے یہ آیاتِ مبارکہ نازل فرمائیں:

وَ مِنۡهُمۡ مَّنۡ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنۡ اٰتٰنَا مِنۡ فَضۡلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَ لَنَكُوۡنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيۡنَ ۝۷۵ فَلَمَّاۤ اٰتٰهُمۡ مِّنۡ فَضۡلِهٖ بَخِلُوۡا بِهٖ وَ تَوَلَّوْا وَّهُمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ ۝۷۶ فَاَعۡقَبَهُمۡ نِفَاقًا فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ اِلٰى يَوۡمِ يَلۡقَوۡنَهٗ بِمَاۤ اَخۡلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوۡهُ وَبِمَا كَانُوۡا يَكۡذِبُوۡنَ ۝۷۷

(پ۱۰،التوبۃ:۷۵۔۷۷)

ترجمۂ کنز الایمان:اور ان میں کوئی وہ ہیں جنہوں نے اللّٰہ سے عہد کیا تھا کہ اگر ہمیں اپنے فضل سے دے گا تو ہم ضرور خیرات کریں گے اور ہم ضرور بھلے آدمی ہو جائیں گےتو جب اللّٰہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا اس میں بخل کرنے لگے اور منہ پھیر کر پلٹ گئےتو اس کے پیچھے اللّٰہ نے ان کے دلوں میں نفاق رکھ دیا اس دن تک کہ اس سےملیں گے بدلہ اس کا کہ انہوں نے اللّٰہ سے وعدہ جھوٹا کیا اور بدلہ اس کا کہ جھوٹ بولتے تھے۔

جب قرآن کی یہ آیات نازل ہوئیں تو ثعلبہ اپنی زکوۃ وصدقات لے کرحضور صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کے پاس آیا مگر آپ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم نے اس سے زکوٰۃ لینے سے انکار کردیا۔جب سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ظاہری وصال فرمایا تو وہ اپنا صدقہ لے کر امیر المؤمنین حضرت

سیدنا صدیق اکبر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کے پاس آیا انہوں نے بھی لینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ جو مال سرکار صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہ وسلم نے نہیں لیا میں بھی نہیں لوں گا۔ جب امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کا وصال ہو گیا تو وہ مالِ زکوٰۃ لے کر امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کے پاس آیا انہوں نے بھی لینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ جو مال حضور صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہ وسلم نے نہیں لیا اور امیر المؤمنین حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے نہیں لیا میں بھی نہیں لوں گا۔

شیخ ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہ وسلم نے زکوٰۃ نہ لی اور امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق و امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے آپ کی سنت پر عمل کیا اس لیے کہ وہ منافق تھا اور وہ آیت جو اس کے بارے میں کتابُ اللّٰہ میں نازل ہوئی وہ اس بات کی دلیل ہے اور اسی پر ناطِق ہے وہ یہ ہے:

فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِیْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰی یَوْمِ یَلْقَوْنَهٗ بِمَاۤ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَ بِمَا كَانُوْا یَكْذِبُوْنَ۝۷۷ (پ ۱۰، التوبۃ: ۷۷)

ترجمۂ کنز الایمان: تو اس کے پیچھے اللّٰہ نے ان کے دلوں میں نفاق رکھ دیا اس دن تک کہ اس سے ملیں گے بدلہ اس کا کہ انہوں نے اللّٰہ سے وعدہ جھوٹا کیا اور بدلہ اس کا کہ جھوٹ بولتے تھے۔

اسی آیت سے انھوں نے جان لیا تھا کہ اب وہ موت تک نفاق پر قائم رہے

گا، باقی رہا اس کا اپنے مال کی زکوۃ لے کر پیش ہونا وہ اس خوف سے تھا کہ وہ اس سے زبردستی وصول نہ کریں۔ (شعب الایمان، الباب الثانی والثلاثون، الحدیث: ۷۵۴۳۷، ج ۴، ص ۹۷ ملتقطاً)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ایسے کئی اسلامی بھائی ہوں گے جو یہ سوچ کر مال کمانے میں اپنے دن رات صرف کرتے ہوں گے کہ ہم مالدار بننے کے بعد غریبوں کی مدد کریں گے، راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں خوب خوب خرچ کیا کریں گے وغیرہ وغیرہ مگر جونہی مال کی آمد شروع ہوئی سب ارادے بھول بھال کر عیش کوشیوں کی راہ پر چل پڑے اور مال سے اتنا دل لگا لیا کہ زکوٰۃ وفطرہ وغیرہ ادا کرنے سے بھی کترانے لگے، مولا کریم ایسوں کے حال پر رحم فرمائے اور انہیں مال کے حقوق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ **اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

## اگر آپ سُدھرنا چاھتے ھیں تو ......

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** آپ سے مَدَنی اِلتجا ہے کہ دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول اپنا لیجئے کہ یہ ماحول **خزانوں کا اَنبار** اِکٹھے کرنے کے بجائے اَبدی سعادَتوں کا حقدار بننے کا ذِہن دیتا ہے، لہٰذا **اگر آپ سُدھرنا چاہتے ہیں** تو دل سے دُنیا کی بے جا مَحبَّت نکالنے، رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ حاصل کرنے کی تڑپ قلب میں ڈالنے، سینہ سنّتِ مصطفٰی صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا مدینہ بنانے، مال ودولت کو صحیح مَصرَف (یعنی خرچ کی دُرُست جگہ) میں اِستِعمال کرنے کا عِلْم پانے اور دل کو فکرِ

آخِرت کی آماجگاہ بنانے کیلئے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** سے ہر دم وابَستہ رہیے، **مَدَنی اِنعامات** کے مطابِق زندگی گزاریئے اور سُـــــنّتـــــوں کی تربیت کے **مَدَنی قافِلوں** کے مسافِر بنتے رہیے، **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ دونوں جہاں میں بیڑا پار ہوگا۔آپ کی ترغیب وتَحریص کیلئے ایک **مَدَنی بہار** پیش کی جاتی ہے چُنانچِہ

# منزل مل گئی

**نواب شاہ** (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک ذمّہ دار اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ یہ اُس وقت کی بات ہے جب میں روزگار کے سلسلے میں کراچی میں مقیم تھا ۔میں فیشن زدہ اور اسٹیج پر **گانے** کا شوقین تھا۔رمضان المبارک کا مُبارک مہینہ تشریف لایا تو میں نے بھی نمازوں کی پابندی شروع کردی ۔ دل عمل کی طرف مزید مائل ہوا مگر میرے ساتھ پریشانی یہ تھی کہ میں کسی مکتبِ فکر سے سو فیصد **مطمئن** نہیں تھا،لوگوں کے ایک مخصوص طبقے کی طرح میرا بھی یہی خیال تھا کہ مذہبی لوگوں سے دُور ہی رہنا چاہیے کہ ہر گروہ خُود کو صحیح اور دُوسرے کو غلط کہتا ہے۔بالآخر مجھے **دعوتِ اسلامی** کے صدقے مذہبِ مہذب اہلسنّت کے حق ہونے کا **یقینِ کامل** ہوگیا۔جس کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ 27ویں رمضان کی مقدس رات تھی، میں نے بھی چوکی مسجد بیلہ انجینئرنگ میں شب بیداری کی اور بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں رورو کر دُعا کی: **’’یااللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے اپنے نیک بندوں کے قریب کردے، مجھے اہلِ حق سے ملادے،سیدھا راستہ دکھادے۔‘‘** مجھ پر ایسی رقت طاری ہوئی کہ میں سحری بھی نہ کرسکا اور بغیر سحری کے روزہ رکھا۔

**رَمَضَان** شریف کا مہینہ تشریف لے گیا تو با جماعت **نمازوں** کا جذبہ کچھ کم ہوگیا۔ ایک دن ظہر کے وقت **نفس کی پکار** پر میں نے سوچا کہ آج مسجد کے بجائے فیکٹری ہی میں نماز پڑھ لیتا ہوں مگر کوئی **رُوحانی قوت** مجھے مسجد کی جانب کھینچ رہی تھی، چنانچہ میں نماز ادا کرنے کے لئے مسجد بیلہ انجینئرنگ پہنچ گیا۔ وہاں پر میں نے بہت سے **عمامے** اور داڑھی والوں کو دیکھا تو دل ہی دل میں اُن کا مذاق اڑانے لگا۔ مگر نہ جانے اُن میں کیا **کشش** تھی کہ کچھ ہی دیر میں میری حالت ایسی ہوگئی کہ میں بار بار انہی کی طرف دیکھنے لگا، ان کی داڑھی اور عمامہ اب مجھے **اچھا** لگنے لگا۔ جماعت کا وقت ہوا تو امام صاحب نے **امامت** کے لئے اُنہی عمامے والوں میں سے ایک کو آگے کردیا۔ نماز کے بعد **اعلان** ہوا کہ ''نماز کے بعد تشریف رکھیں، ہم سنّتیں سیکھیں گے اور سنت پر بیان ہوگا۔'' کچھ اسی طرح کے الفاظ تھے۔ ان کی دعوت میں بڑی **مٹھاس** تھی جس کی حلاوت سے میں پہلی بار آشنا ہوا تھا۔ بقیہ نماز کے بعد نفس نے مجھے **بھاگ** نکلنے کا مشورہ دیا مگر میں نے دیکھا کہ دو عمامے والے وہاں سے جانے والوں کو محبت وشفقت سے بیان میں بیٹھنے کی درخواست کررہے ہیں تو میں نے اٹھنے کے بارے میں سوچنا چھوڑ دیا اور وہیں بیٹھ گیا۔ ایک عمامے والے نے جن کا چہرہ بڑا **نُورانی** تھا، بیان فرمایا۔ ان کی ایک بات میرے دل پر چوٹ کرگئی کہ ''**اپنے سر سے لیکر پاؤں تک دیکھیں کہ ہم عملی طور پر کیسے مسلمان ہیں کہ چہرہ یہودیوں جیسا اور لباس عیسائیوں جیسا! اگر مَدَنی آقا** صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم **نے بروزِ محشر ہمیں چھوڑ دیا تو ہم کیا کریں گے!**'' بیان کے بعد اُس مبلغ نے مسلسل چار جمعرات جامع

مسجد گلزار حبیب گلستانِ اوکاڑوی باب المدینہ کراچی میں **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار اجتماع میں شریک ہونے کی نیتیں کروائیں تو میں نے بھی ہاتھ اٹھا دیا۔ بیان کے بعد ملاقات کی تو معلوم ہوا کہ وہ مبلغ ہمارے میٹھے میٹھے امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ **مولانا محمد الیاس عطّار** قادری دَامَت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ تھے۔

**اب** میں بے چینی سے جمعرات کا انتظار کرنے لگا۔ جمعرات کو اجتماع میں پہنچا، بیان سنا، دعا میں شرکت کی اور ہمیشہ کے لئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول میں رہنے کی نیت کی۔ گانا گانے اور دیگر گناہوں سے **توبہ** کرلی۔ پھر وہ گھڑی بھی آئی جب میری **امیرِ اہلسنّت** دَامَت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے دوبارہ مُلاقات ہوئی۔ میں نے جب آپ دَامَت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو بتایا کہ ''حضور! میں آپ کا چوکی مسجد بیلہ والا بیان سن کر یہاں آیا ہوں۔'' تو آپ دَامَت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس قدر **شفقت** دی کہ میں دل وجان سے فریفتہ ہوا جارہا تھا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں **امیرِ اہلسنّت** دَامَت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی غلامی اختیار کر کے **عطّاری** بھی ہوگیا کہ یہی وہ ہستی ہیں جنہوں نے مجھے صحیح العقیدہ سُنّی بنا دیا، مجھے **عشقِ مصطفٰی** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے ایسے جام پلا دیئے کہ آج تک ان کی لذت باقی ہے، اور **سنتوں کی خدمت** کا ایسا درس دیا کہ مجھے اپنی ۲۷ ویں شبِ رمضان کی دُعا کا حاصل مل گیا۔ **الحمدللہ** عَزَّوَجَلَّ مجھے **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی غلامی کے صدقے **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی کام کرنے کی سعادت اور اس پر اِستقامت نصیب ہوئی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

# مأخذ و مراجع



| نام کتاب | مطبوعہ | نام کتاب | مطبوعہ |
|---|---|---|---|
| کنزالایمان ترجمۂ قران | مکتبۃ المدینہ باب المدینہ | تفسیر قرطبی | دار الفکر بیروت |
| تفسیر الخازن | اکوڑہ خٹک پاکستان | تفسیر در منثور | دار الفکر بیروت |
| تفسیر الصاوی | دار الفکر بیروت | تفسیرنعیمی | ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور |
| تفسیر روح البیان | کوئٹہ | المعجم الکبیر | داراحیاء التراث العربی بیروت |
| صحیح البخاری | دار الکتب العلمیۃ بیروت | الجامع الصغیر | دار الکتب العلمیۃ بیروت |
| صحیح مسلم | دار ابن حزم بیروت | مصنف ابن ابی شیبۃ | دار الفکر بیروت |
| سنن الترمذی | دار الفکر بیروت | مسند عبد بن حمید | المکتبۃ الشاملۃ |
| سنن ابن ماجہ | دار المعرفۃ بیروت | الترغیب والترھیب | دار الکتب العلمیۃ بیروت |
| سنن الدارمی | دارالکتاب العربی بیروت | شرح السنۃ | دار الکتب العلمیۃ بیروت |
| فردوس الاخبار | دار الفکر بیروت | شعب الایمان | دار الکتب العلمیۃ بیروت |
| الموسوعۃ لابن ابی الدنیا | مکتبۃ العصریۃ بیروت | مشکاۃ المصابیح | دار الکتب العلمیۃ بیروت |
| المستدرک | دار المعرفۃ بیروت | حلیۃ الاولیاء | دارالکتب العلمیۃ بیروت |
| السنن الکبریٰ | دار الکتب العلمیۃ بیروت | کنز العمال | دارالکتب العلمیۃ بیروت |
| المسند | دار الفکر بیروت | کشف الخفاء | دارالکتب العلمیۃ بیروت |
| الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان | دار الکتب العلمیۃ بیروت | مسند البزار | مکتبۃالعلوم والحکم المدینۃ المنورۃ |
| شرح النووی علی المسلم | دارالکتب العلمیۃ بیروت | اشعۃ اللمعات | کوئٹہ |
| مراٰۃ المناجیح | ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور | الاشباہ والنظائر | باب المدینہ کراچی |
| رد المحتار | دار المعرفۃ بیروت | فتاویٰ رضویہ(مخرجہ) | رضا فاؤنڈیشن لاہور |
| البحرالرائق | کوئٹہ | بہارِ شریعت | مکتبۃ المدینہ باب المدینہ |
| الفتاوی الھندیۃ | دار الفکر بیروت | تاریخ بغداد | دارالکتب العلمیۃ بیروت |
| تاریخ مدینۃ دمشق | دار الفکر بیروت | الزھد الکبیر | مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ بیروت |
| الزھد | دارالغد الحدید مصر | کتاب الزھد | دارالکتب العلمیۃ بیروت |
| کتاب الزھد | دار الخلفاء للکتاب الاسلامی کویت | قوت القلوب | مرکزاھل سنّت(الھند) |
| کتاب اللمع فی التصوف (مترجم) | اسلام آباد | کشف المحجوب | مرکز الاولیاء لاہور |
| احیاء علوم الدین | دار صادر بیروت | اتحاف السادۃ المتقین | دارالکتب العلمیۃ بیروت |
| کیمیائے سعادت | تہران ،ایران | کتاب التوابین | دارالکتب العلمیۃ بیروت |
| مکاشفۃ القلوب | دارالکتب العلمیۃ بیروت | تنبیہ المغترین | دار المعرفۃ بیروت |
| لباب الاحیاء | دار البیروتی دمشق | بحر الدموع | دار الفجر دمشق |
| ادب الدنیا والدین | المکتبہ الشاملۃ | گلستانِ سعدی | ایران |
| صید الخاطر | نزار مصطفی الباز عرب | فکرِ مدینہ | مکتبۃ المدینہ باب المدینہ |
| الزواجرعن اقتراف الکبائر | دار المعرفۃ بیروت | کتاب الکبائر | پشاور پاکستان |
| تعلیم المتعلم(مترجم) | مکتبۃ المدینہ باب المدینہ | اولیائے رجال الحدیث | شبیر برادرز مرکز الاولیاء لاہور |
| جنتی زیور | مکتبۃ المدینہ باب المدینہ | غیبت کی تباہ کاریاں | مکتبۃ المدینہ باب المدینہ |
| فیضان سنت(جلد اول) | مکتبۃ المدینہ باب المدینہ | نیکی کی دعوت | مکتبۃ المدینہ باب المدینہ |
| اَنمول ہیرے | مکتبۃ المدینہ باب المدینہ | پردے کے بارے میں سوال جواب | مکتبۃ المدینہ باب المدینہ |
| خزانے کے انبار | مکتبۃ المدینہ باب المدینہ | تذکرۂ صدر الشریعہ | مکتبۃ المدینہ باب المدینہ |
| پراسرار بھکاری | مکتبۃ المدینہ باب المدینہ | T.V کی تباہ کاریاں | مکتبۃ المدینہ باب المدینہ |
| قوم لوط کی تباہ کاریاں | مکتبۃ المدینہ باب المدینہ | الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب | دارالکتب العلمیۃ بیروت |
| سیرۃ عمر بن عبد العزیز | دارالکتب العلمیۃ بیروت | حیاتِ اعلیٰ حضرت | مکتبۃ المدینہ باب المدینہ |
| صفۃ الصفوۃ | دارالکتب العلمیۃ بیروت | روحانی حکایات | رومی پبلیکیشنز لاہور |
| تذکرۃ الاولیاء | انتشارات گنجینہ تہران | الروض الفائق | کوئٹہ |
| عیون الحکایات | دارالکتب العلمیۃ بیروت | سامانِ بخشش | ضیاء الدین پبلیکیشنز کراچی |
| وسائلِ بخشش | مکتبۃ المدینہ باب المدینہ | | |

## فہرس

# مجلس المدینۃ العلمیۃ شعبہ اِصلاحی کُتُب کی طرف سے پیش کردہ39 کُتُب و رسائل

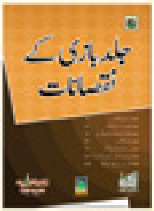
01......غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ کے حالات (صفحات:106) 02......تکبر (صفحات:97)
03......فرامینِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (صفحات:87) 04......بدگُمانی (صفحات:57)
05......تنگ دستی کے اسباب (صفحات:33) 06......نور کا کھلونا (صفحات:32)
07......اعلیٰ حضرت کی انفرادی کوشش (صفحات:49) 08......فکرِ مدینہ (صفحات:164)
09......امتحان کی تیاری کیسے کریں؟ (صفحات:32) 10......ریا کاری (صفحات:170)
11......قومِ جنات اور امیرِ اہلسنّت (صفحات:262) 12......عشر کے احکام (صفحات:48)
13......توبہ کی روایات وحکایات (صفحات:124) 14......فیضانِ زکوٰۃ (صفحات:150)
15......احادیثِ مبارکہ کے انوار (صفحات:66) 16......تربیتِ اولاد (صفحات:187)
17......کامیاب طالب علم کون؟ (صفحات:63) 18......ٹی وی اور مووی (صفحات:32)
19......طلاق کے آسان مسائل (صفحات:30) 20......مفتیٔ دعوتِ اسلامی (صفحات:96)
21......فیضانِ چہل احادیث (صفحات:120) 22......شرح شجرہ قادریہ (صفحات:215)
23......نماز میں لقمہ دینے کے مسائل (صفحات:39) 24......خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ (صفحات:160)
25......تعارفِ امیرِ اہلسنّت (صفحات:100) 26......انفرادی کوشش (صفحات:200)
27......آیاتِ قرآنی کے انوار (صفحات:62) 28......قبر میں آنے والا دوست (صفحات:115)
29......فیضانِ احیاء العلوم (صفحات:325) 30......ضیائے صدقات (صفحات:408)
31......جنت کی دو چابیاں (صفحات:152) 32......کامیاب استاذ کون؟ (صفحات:43)
33......آدابِ مرشدِ کامل (مکمل 5 حصے) (صفحات:275) 34......تذکرۂ صدر الافاضل (صفحات:25)
35......مزاراتِ اولیاء کی حکایات (صفحات:48) 36......نیک بننے اور بنانے کے طریقے (صفحات:696)
37......جلد بازی کے نقصانات (صفحات:168) 38......آسان نیکیاں (صفحات:192)
39......حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کی 425 حکایات (صفحات:590)

# سنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے **مَدَنی قافلوں** میں بہ نیتِ ثواب سنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذریعے **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی انعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ










## مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردار آباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں، میر پور۔ فون: 058274-37212
- حیدر آباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور اسٹریٹ، صدر۔
- خان پور: دُرّانی چوک، نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار، نزد MCB۔ فون: 0244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزارِ طیبہ (سرگودھا): [illegible] فون: 048-6007128

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 021-34921389-93 Ext: 1284

MC 1288

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net